بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رحمۃ للعالمین

# الحقائق فی الحدائق
# المعروف
# شرح حدائق بخشش

(جلد اول)

تصنیف لطیف


شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم القدسیہ


()-----☆-----☆-----☆-----()

()-----☆-----☆-----()

()-----☆-----()

# تعارف

# اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ

از علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ

جس بحرالعلوم وکنزالفنون کے متعلق فقیر کچھ لکھنا چاہتا ہے پہلے ان کی زندگی مبارک کا اجمالی خاکہ سامنے رکھئے کہ اس شخصیت کے لمحات زندگی کتنا ہے اوران قدوسی لمحات کواس قدسی صفات نے سرورکائنات آقائے مخلوقات ﷺ کے دین ومتین کی خدمات میں کس طرح صرف فرمائے۔

## حیات رضا کا اجمالی خاکہ

| | سن ہجری | سن عیسوئی |
|---|---|---|
| ولادت باسعادت | ۱۲۷۲ھ | ۱۸۵۶ء |
| ختم کلام پاک | ۱۲۷۶ھ | ۱۸۶۰ء |
| پہلا وعظ | ۱۲۷۸ھ | ۱۸۶۲ء |
| پہلی تصنیف | ۱۲۸۰ھ | ۱۸۶۳ء |
| وصال جدامجد مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ولادت ۱۲۲۴ھ | ۱۲۸۲ھ | ۱۸۶۵ء |
| تحصیل علم سے فراغت | ۱۲۸۶ھ | ۱۸۶۹ء |
| مسند افتاء پر جلوہ افروزی | ۱۲۸۶ھ | ۱۸۶۹ء |
| شادی مبارک | ۱۲۹۱ھ | ۱۸۷۴ء |
| ولادت خلف اکبر مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۱۲۹۲ھ | ۱۸۷۴ء |
| بیعت مبارکہ | ۱۲۹۴ھ | ۱۸۷۶ء |
| پہلا حج وحاضری مدینہ طیبہ | ۱۲۹۵ھ | ۱۸۷۷ء |
| مکہ ومدینہ میں علم وفضل کی دھوم | ۱۲۹۶ھ | ۱۸۷۸ء |
| وصال والد ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ولادت ۱۲۴۶ھ) | ۱۲۹۷ھ | ۱۸۷۹ء |
| شیعیت اور تفضیلیت کی بیخ کنی از ۱۲۹۷ھ | | |

| | | |
|---|---|---|
| مقام مجددیت پر جلوہ افروزی آفتاب مجددیت کا طلوع | ۱۳۰۱ھ | ۱۸۸۳ء |
| ندویوں کا تاریخی رد، مکہ مدینہ کے علماء کی تصدیق | ۱۳۱۶ھ | ۱۸۸۸ء |
| منکر ختم نبوت کی تکفیر پر تصنیفی کارنامہ | ۱۳۱۷ھ | ۱۸۸۹ء |
| نجدیوں کے خلاف متحدہ محاذ | ۱۳۱۸ھ | ۱۹۰۱ء |
| توہین رسالت پر امور وہابیہ کی تکفیر | ۱۳۲۰ھ | ۱۹۰۲ء |
| دوسرا حج و حاضری مدینہ طیبہ | ۱۳۲۳ھ | ۱۹۰۵ء |
| علمائے عرب و عجم کا آپ کی مجددیت پر اتفاق | ۱۳۲۶ھ | ۱۹۰۸ء |
| ہندو مسلم اتحاد کے نام پر غیر اسلامی طریقہ کار کی شدید مخالفت | ۱۳۲۸ھ | ۱۹۱۰ء |
| ہندوستان اور افریقہ میں آپ اور آپ کے خلفاء کا دو قومی نظریہ کا پہلا نعرہ | ۱۳۲۹ھ | ۱۹۱۱ء |
| اشرف علی کا آخری دعوت مناظرہ سے فرار | ۱۳۲۹ھ | ۱۹۱۱ء |
| خلافت کمیٹی کی ہندو نواز پالیسی کے خلاف انتباہ | ۱۳۲۹ھ | ۱۹۱۱ء |
| ہندوستانی ائمہ وہابیہ کی تکفیر پر علمائے عرب و عجم کا اتفاق | ۱۳۳۴ھ | ۱۹۲۰ء |
| وصال برادر اوسط مولانا حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۱۳۲۶ھ | ۱۹۰۸ء |
| وصال شریف آفتاب مجددیت کا غروب (انا للہ و انا الیہ راجعون) | ۱۳۴۰ھ | ۱۹۲۱ء |

ان لمحاتِ مبارکہ سے بچپن اور تحصیل علوم اور سفر و حضر کے لوازمات و حوائج ضروریہ روزمرہ اور تدریس و دیگر ضروری اوقات کو منہا کر کے بقایا اوقات کو آپ کی تصنیفات کے اوراق کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو منصف مزاج انسان کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس انسانی شکل میں نورِ حقانی جلوہ گر تھی۔ فقیر آپ کی ہزاروں تصانیف جو اکثر و بیشتر ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں ان کا نقشہ تو نہیں پیش کر سکتا البتہ مشتے نمونہ ضرور چند حواشی کی نشاندہی کرتا ہے اس سے باقی تصانیف مبارکہ کا اندازہ لگانا آسان ہو جائے گا۔

## نقشہ حواشی بزبانِ عربی

### فن تفسیر

(۱) حاشیہ تفسیر بیضاوی شریف (۲) حاشیہ عنایت القاضی (۳) حاشیہ معالم التنزیل

(۴) تفسیر خازن (۵) حاشیہ اتقان فی علوم القرآن (۶) حاشیہ الملخ الفکریہ

(۷) حاشیہ درالمنثور۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے شجر فی التفسیر کی تفصیل فقیر نے اجمالاً لکھی تھی جو ترجمانِ اہل سنت کراچی میں شائع ہوئی۔ آپ نے اگرچہ مستقل کوئی تفسیر نہیں لکھی لیکن آپ کی تصانیف مبارکہ سے مواد جمع کیا جائے تو ایک ضخیم تفسیر تیار ہوسکتی ہے۔ فقیر نے چند تصانیف سے چند آیات کو مرتب کرکے تفسیر احمد رضا کے نام سے موسوم کیا ہے اگر کسی صاحب ثروت نے اشاعت کا ذمہ اُٹھایا تو اہل علم بہرہ ور ہوکر یقیناً بے ساختہ کہہ اُٹھیں گے کہ آج اگر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زندہ ہوتے تو رضوی قلم کو چوم لیتے۔

| فن حدیث | نام حاشیہ | نام حاشیہ | نام حاشیہ | نام حاشیہ | نام حاشیہ |
|---|---|---|---|---|---|
| کتاب الحج | کتاب الآثار | حاشیہ صحیح بخاری شریف | حاشیہ صحیح مسلم شریف | حاشیہ ترمذی شریف | حاشیہ نسائی شریف |
| خصائص الکبریٰ | معانی الآثار | حاشیہ ابن ماجہ شریف | حاشیہ شرح جامع صغیر | حاشیہ تقریب | مسند امام اعظم |
| نیل الاوطار | المقاصد الحسنہ | شرح الصدور | حاشیہ طحاوی شریف شرح | مسند امام احمد بن حنبل | سنن دارمی شریف |
| کشف الاحوال فی | نقد رجال | کنز الاعمال | ترغیب وترہیب | کتاب الاسماء عنہ الصفاء | القول البدیع |
| ارشاد الساری | دوم سوم چہارم | الالی المصنوعہ | ذیل الالی | موضوعات کبیر | التعقبات علی الموضات |
| مرقاۃ المفاتیح | اشعۃ اللمعات | اصابہ فی عرفۃ الصحابہ | تذکرۃ صاف جلد اول | عمدۃ القاری شرح بخاری | فتح الباری شرح البخاری |
| تہذیب التہذیب | خلاصہ تہذیب الاکمال | نصب الرایہ | جمع الرسائل فی شرح شمائل | فیض القدیر شرح جامع صغیر | |

| | | مجمع بحارالانوار | حاشیہ فتح المغیث | میزان الاعتدال | العلل المتناہیہ |
|---|---|---|---|---|---|

کاش اس بحرِ ذخائر کی مذکورہ بالا حواشی آج مطبوعہ ہوتے تو مخالفین اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی حدیث دانی کے متعلق لب کشائی نہ کرتے۔ ان بے چاروں کو رضوی کشکول سے بے خبری نے غلط بیان پر مجبور کیا اگر مذکورہ بالا حواشی کتاب کا حاشیہ دیکھ لیتے تو جیسے وہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتاویٰ رضویہ جلد اول کے مطالعہ سے متاثر ہو کر آپ کو ابوحنیفہ ثانی کہنے پر مجبور ہو گئے تو آپ کے تبحر فی الحدیث کو دیکھ کر ثانی امام بخاری کہنا پڑتا۔

فقیر نے ''امام احمد رضا اور علم الحدیث'' ایک مقالہ لکھا جس کے مرکزی بزم رضا لاہور نے کئی ایڈیشن مفت شائع کئے ہیں۔ ہاں وہ صرف مقالہ تھا اگر فقیر کو حالات اجازت دیتے تو مستقل تصنیف پیش کرتا جس سے معلوم ہوتا کہ فاضل بریلوی قدس سرہ کس بلند پایہ کے حدیث دان تھے۔

## فقہ اصول فقہ

| نمبر شمار | نام حاشیہ | نمبر شمار | نام حاشیہ | نمبر شمار | نام حاشیہ | نمبر شمار | نام حاشیہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حاشیہ فواتح الرحموت | ۲ | حاشیہ حموی شرح اشباہ | ۳ | حاشیہ الاستعاف فی احکام الاوقاف | ۴ | اتحاف الابصار |
| ۵ | کشف الغمہ | ۶ | شفاء السقام | ۷ | کتاب الخرج | ۸ | معین الحکام |
| ۹ | میزان الشریعۃ الکبریٰ | ۱۰ | ہدایہ آخیرین | ۱۱ | ہدایہ فتح القدیر عنایہ چلپی | ۱۲ | بدائع الصنائع |
| ۱۳ | جوہرہ نیرہ | ۱۴ | جواہر اخلاطی | ۱۵ | مراقی الفلاح | ۱۶ | اصلاح شرح الفیل |

| ۱۷ | مجمع الانہر | ۱۸ | جامع الفصولین | ۱۹ | مسلک شرح متقسط | ۲۰ | جامع الرموز |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۱ | تبیین الحقائق | ۲۲ | رسائل الارکان | ۲۳ | حلیۃ المحلی | ۲۴ | بحرالرائق |
| ۲۵ | غنیۃ المستملی | ۲۶ | فوائد کتب عدیدہ | ۲۷ | کتاب الانوار | ۲۸ | رسائل شامی |
| ۲۹ | فتح المبین | ۳۰ | الاعلام بقواطع الاسلام | ۳۱ | طحطاوی علی مدرایہ | ۳۲ | ردالمحتار اول، دوم، سوم |

## جلد چھارم مع تکملہ

چونکہ آپ کی فقاہت کا اعتراف مخالفین کو بھی ہے اسی لئے اس پر مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں شائقین فقیر کی کتاب ''الدرۃ البیضار فی فقه احمد رضا '' کامطالعہ کریں۔

فقیر نے نمونہ کی چند تصنیفیں اور وہ بھی حواشی عربی اور صرف تفسیر و حدیث و فقہ کی لکھی ہیں پھر کمال یہ ہے کہ آپ کے حاشیہ میں بجائے خود کوئی مستقل تصانیف کا علمی مواد ہے اور یہ بھی وہ جنہیں مستقل طور پر حاشیہ کا نام دیا گیا ہے ورنہ آپ کے کتب خانے میں ایسی کتاب ہو جو فاضل بریلوی کے مطالعہ میں رہی ہو اور آپ نے اس پر تھوڑا بہت حاشیہ تحریر نہ فرمایا نعم ،قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

واقعی حق ہے۔آپ کے علم وفضل کے سامنے کوئی کتاب مشکل ہے نہ کوئی فن دشوار ہے اور نہ عربی کتابت میں رکاوٹ ہے۔ سچ ہے

جس نے روشن کردیئے ہیں علم ودانش کے چراغ
پھر زمانے کو وہی احمد رضا درکار ہے

وہ کون سا کمال تھا جس میں نہ تھا کمال

بیٹھا ہوا قلوب پہ سکہ رضا کا ہے

بہر حال سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نازش علم وفن قدس سرہ العزیز نے علم لدنی، اعانت نبوی وفیضان غوثیت کی بدولت کثیر التعداد مستقل کتب ورسائل ہزاروں کی تصانیف فرمائے ہیں اور آپ کے مختلف علوم وفنون کی بکثرت بلند پایہ تصانیف دو دورقی چار ورقی نہیں بلکہ ہزاروں سینکڑوں اور درجنوں صفحات پر مشتمل ہیں اور نام کے مصنفین کی طرح نہ تو آدھا رکھاتہ سے کام چلایا اور نہ ہی سرقہ سے اور نہ یہ کہ اپنی تصانیف مختلف سے کچھ ادھر اور کچھ ادھر سے لے کر ایک اور نام لگا کر دیگر علیحدہ تصانیف کا انبار لگا دیا بلکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تصانیف کا مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ جب یہ رہبر رواں دواں ہوتا ہے تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا ملکوتی مخلوق ہاتھوں پر اُٹھائے لے جا رہے ہوں۔ اپنوں کے علاوہ بیگانوں نے بھی مانا کہ امام احمد رضا قلم کا بادشاہ ہے۔

## الفضل ما شهدت به الاعداء

ناظرین کی طبع نازک کو باور کرانے کے لئے آپ کی ایک بلند پایہ تصنیف کا صرف ایک خطبہ حوالہ قلم کرتا ہوں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي علی رسوله الكريم

الحمد لله هو الفقه الاكبر، والجامع الكبير لذيادات فيضه، المبسوط:الدرر، الغرر، به الهدايه:ومه ابدايه:واليه النهايه:بحمده والوقايه ونقاية الدراية، ودين العناية، وحسن الكفايه:والصلوٰة والسلام علیٰ الامام العظم للبرسل اكرام مالكي، واشافعي، احمد الكرام يقوم الحسن بلا توقف محمد بن الحسن، ابو يوسف، فانه الاصل المحيط لكل فضل بسيط ووجير ووسيط، البحر الزخار،والدرالمختار، البحر الزخار، وخرائن الاسرار، وتنوير الابصار، وردالمختار، علی مسخ الغفار، وفتح القدير، وزاد الفقير، وملتقی الابحر، ومجمع الانهر، وكنزالاقائق، وتبنين الحقائق والبحر الرائق، منه يستمد كل نهر فائق، فيه المنيه، وبه العتيه، مراقی الفلاح، ومداد الفتاح، الايضاح الصلاح، ونور الاليضاح، وكشف المضمرات، وحل المشكلات، ولدرالمتقی، وينابيع المبتغی، وتنوير البصائر، وزد اهر الجواهر، البديع، النوادر التنر، وجبوباعن الاشباه، والنظائر، مغنی السائلين، نصاب المساكين، الحاوی القدسی، لكل كمال قدسی وانسی الكانی

والوافی الشافی ، المصطفیٰ المصطفیٰ ، المستضعی ، المجتبیٰ ، المنتقیٰ ، الحسانی ، النوازل ، وانفع الوسائل ، لاسعاف السائل ، بعیون المسائل ، عمدة الاواخر وخلاصه الاوائل وعلیٰ آله وصحبه واهله وحزبه مصابیح الدجی و مفاتیح الهدی لاسیما الشیخین الصاحبین الاخذین من الشریعة والحقیقة بکلا الطرفین والختین الکرعین کل منها نور العین و مجمع البحرین وعلی مجتهدی ملة ائمة امة خصوصاً الارکان الاربعة والاقار الامعة وابنه الاکرم الغوث الاعظم ،ذخیرة الاولیاء وتحفة الفقهاء وجامع الفصولین ، فصوص الحقائق والشرع لمهذب بکل زین علینا معهم وبهم ولهم .

یا ارحم الراحمین ، آمین آمین ، والحمد لله رب العالمین.

یہ خطبہ مبارکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتاوٰی مبارک کے جلد اول سے لیا گیا ہے جس کا نامِ مبارک (العطایا النبویہ فی فتاوی الرضویہ) کے جلد اول سے لیا گیا ہے۔ یہ دینی تحقیقی مسائل کا خزینہ ۲۸ رسائل وایک موجودہ فتاوی مجموعہ ہے۔

## ترجمہ خطبہ مبارک

بسم الله الرحمن الرحیم

ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس کے کرم والے رسول پر درود بھیجتے ہیں سب خوبیاں خدا کو ہیں یہی سب سے بڑی دانش مندی ہے اور اللہ تعالی کی فیض کشادہ کی افزائش کہ نہایت روشن موتی ہیں۔ ان کے لئے بڑی جامع ہے اللہ تعالی ہی سے آغاز ہے اور اس کی طرف انتہا۔ اسی کی حمد ہے ہے اور عقل کی پاکیزگی اور عنایت کی نگاہ اور کفایت کی خوبی اور درود وسلام ان پر جو تمام معزز رسولوں کے امام اعظم ہیں میرے مالک اور میرے شافع احمد کمال کرم والے حسن بے توقف کہنا ہے محمد ﷺ یوسف علیہ السلام کے والد ہیں کیونکہ اصل ہیں جو ہر فضیلت کبیر وصغیر نہ متوسط کو محیط ہیں نہایت چھلکتے دریا ہیں اور چنے ہوئے موتی اور رازوں کے خزانے اور آنکھیں روشن کرنے والے اور حیران کو اللہ غفار کی عطاؤں کی طرف پلٹانے والے قادر مطلق کی کشائش ہیں اور محتاج کے تحفے تمام کے کمالات کے سمندر انہی میں جا کر ملتے ہیں اور سب خوبیوں کی نہریں انہی میں جمع ہیں باریکیوں کے خزانے ہیں اور تمام حقائق کے روشن بیان اور خوشنما صاف شفاف سمندر کے ہر فوقیت والی ہزارا نہی سے مدد لیتی رہے اور انہی میں آرزو ہے اور انہی کے سبب سے باقی سب سے بے نیازی اور مراد پانے کے زینے اور تمام ابواب خیر کھولنے والے مدد اور آراستگی اور ان کی روشنی اور اس روشنی کے لئے نور اور غیبوں کا کھلنا اور مشکلوں کا حل ہونا اور چنانچہ موتی اور مراد کے چشمے اور دلوں کی روشنیاں اور نہایت چمکتے جواہر عجیب ونادر وہ بے مثل ونظیر سے ایسے پاک ہیں

کہ ان کا مثل ممکن نہیں۔ سائلوں کو غنی فرمانے والے ہیں اور مسکینوں کی تو نگری ہر کمال ملکوتی داستان کے پاک جامع ہیں تمام مہمات میں کافی ہیں۔ بھر پور بخشنے والے سب بیماریوں سے شفاء دینے والے مصطفیٰ کے برگزیدہ چنے ہوئے ستھرے صاف سب سختیوں کے وقت کے لئے ساز و سامان ہیں۔ سائل کو نہایت ہی منہ مانگی مرادیں ملنے کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش وسیلے ہیں پچھلوں کے تکیہ گاہ اور اگلوں کے خلاصے کے خصوصاً اسلام کے دونوں طریقہ شریعت و حقیقت دونوں کناروں کے ماوئی ہیں اور دونوں کرم والے شادیوں کے سبب فرزندی اقدس سے مشرف کہ ان میں ہر ایک آنکھ کی روشنی اور دونوں سمندروں کا مجمع ہے اور ان کے دین متین کے مجتہدوں اور امت کے اماموں پر سب ازواج و گروہ پر درود وسلام جو ظلمتوں کے چراغ اور ہدایت کی کنجیاں ہیں خصوصاً شریعت کے چار رکن چمکتے نور اور ان کے نہایت کریم بیٹے غوث اعظم پر کہ اولیاء کے لئے ذخیرہ ہیں اور فقہاء کے لئے تحفہ اور حقیقت۔ وہ شریعت کے حریت سے آراستہ ہیں دونوں کی فصول کے جامع اور ہم سب پر ان کے ساتھ صدقے میں ان کے طفیل اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہم سے قبول کر۔

## نمونہ تصانیف

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت سیدنا شاہ احمد رضا قدس سرہ کی ہر تصنیف الہامی اور علم لاثانی کی شاہد عدل ہے لیکن یہ اسے محسوس ہوتا ہے جو آپ کے تصانیف کے مطالعہ سے سرشار ہو اور جو سرے سے آپ کا اسم گرامی سن کر غیظ و غضب سے جل جائے تو اس کا کیا علاج لیکن انصاف پسندوں کے سامنے آپ کی چند تصانیف کے چند اسماء یہاں لکھے جاتے ہیں۔

## متعلق بہ نبوت

(۱) تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین (۲) اقامة القیامه علی طاعن القیام نبی تهامه (۳) سلطنت المصطفیٰ فی کل الوریٰ (۴) نفی الفیء وعمن انار بنوره کل شیٔ (۵) هدی الحیران فی نفی الفیٔ رعن شمس الاکوان (۶) لجلال حدیث لولاک (۷) القیام المسعود بتنقیح المقام المحمود (۸) اجلال جبریل لجعله خادماً للمحبوب الجمیل (۹) اماع الدربعین فی شفاعة المحوبین (۱۰) البحث الفاحص۔

## تفصیل شیخین سے متعلق

(۱۱) منتهی التفصیل لمبحث التفضیل (۱۲) مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین (۱۳) الزلال الانقی من بحر سبقة الاتقی (۱۴) الکلام البهی تشبه المصدیق یاالنبی (۱۵) وجلال المشرق بجلوة اسماء

الصدیق والفاروق۔

## اہل بیت اور صحابہ سے متعلق

(١٦)احیاء القلب المیت بنشر مناقب اہل بیت (١٧)اظلال السحابۃ فی اجلال الصحابہ(١٨)رفع العروش الخاویۃ عن ادب الامین معاویہ(١٩)الاحادیث الراویہ لمناقب الصحابی معاویۃ۔

## اولیائے کرام سے متعلق

(٢٠)الھلال بغیض الاولیاء بعد الوصال (٢١)انہار الانوار من یسم صلوٰۃ السرار (٢٢)ازھار الانوار من ضیاء صلوۃ الاسرار(٢٣)طوائع النور فی حکم السراج علی قبور (٢٤)مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم

## اختلافی مسائل سے متعلق

(٢٥)حیات الموات فی سماع الاموات (٢٦)منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین (٢٧)نسیم الصبافی ان الاذان تحول الوباء (٢٨)البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ اعشارقۃ (٢٩)النجوم الثواب فی تخریج احادیث الکواکب (٣٠)نور عینی فی الانتصار سلاما م عینی(٣١)الروض المبح فی آداب التخریج۔

اس کتاب کے متعلق تذکرہ نگار نے لکھا ہے کہ اس فن میں اگر کوئی اور کتاب پہلے کی لکھی ہوئی دریافت نہ ہو سکے تو پھر مصنف اعلیٰ حضرت قدس سرہ اس شعبہ کے موجد قرار پائیں گے۔

## فقہ سے متعلق

(٣٢)عبقری حان فی اجابۃ الاذان(٣٣)حسن البراعۃ فی تنفید حکم الجماعۃ (٣٤)اذکی الھلال فی البصال ما احدث الناس فی امر الھلال (٣٥)الاحلی م السکرلطبۃ سیکرروسر۔اوسر انگریزوں کی ایک تجارتی کمپنی کا نام ہے جنہوں نے شاجہانپور میں شکر اور چینی کا کارخانہ جاری کیا ہے وہ جانوروں کی ہڈیاں جلا کر شکر وغیرہ بناتے ہیں۔

(٣٦)احود العری لمن یطلب الصحۃ فی اجارۃ القریٰ (٣٧)الیزۃ الوضیئۃ فی شرح الجوھرۃ المصیئۃ(٣٨)جمل مجلیہ فی ان المکروہ تنزیھا لیس بمعصیہ (٣٩)الامر باحترام المقابر (٤٠)البارقۃ اللمعا علی طالح نطق بکفر طوعاً (٤١)المقالۃ السفرۃ لمن احکام البدعۃ الکفرۃ

(۴۲)احکام الاحکام فی التناول من یدمن ماله حرام (۴۳)فصل القضاء فی رسم الانتاله (۴۴)العطایاالنبویه فی الفتاویٰ الرضویه۔

## متفرق ابواب سے متعلق

(۴۵)مقامع الحدید علی خداء المنطق الجدید (۴۶)اعتبار الطالب بمبحث ابی طالب (۴۷)السعی المشکور فی ابدالحق المحجور (۴۸)فودالامال فی الاوفاق الاعمال (۴۹)ماتل و کفی من ادعیة لمصطفی۔

یہ چند تصانیف ہم نے تذکرہ علمائے ہند سے لی ہیں جس کے مؤلف مولانا رحمٰن علی مرحوم ہیں۔ مؤلف تذکرہ نے مختلف مکاتب فکر کے اہل علم افراد کا ذکر کیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ تذکرہ ایک غیر جانبدارانہ تالیف کی حیثیت رکھتا ہے۔ تذکرہ نگار نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے حالات صفحہ ۱۸ تک درج کئے ہیں جو تفصیلات اور علمی کام اس وقت تک تذکرہ نگار کو معلوم ہوسکا تھا وہ اس نے توجہ اور فخر کے ساتھ سپرد قلم کیا ہے ورنہ سینکڑوں تصانیف بعد کی مرتب ہوئیں جن کا مختصر تذکرہ مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک علیحدہ رسالہ میں فرمایا ہے۔

## دعوت فکر

ناظرین غور فرمائیں کہ کیسے پیارے انداز اور محققانہ طور پر براعت استہلال کا حق ادا کیا ہے چونکہ فتاویٰ رضویہ شریف کا فقہ شریف سے تعلق ہے اور اس میں مسائل فقہ کا بیان وتحقیق ہے اس لئے آپ نے اس مناسبت سے کتاب کے شروع میں جو عربی خطبہ تحریر فرمایا ہے وہ علم و ادب کا ایک نرالا شاہکار و نادر نمونہ ہے اس خطبہ میں فقہ شریف کی مشہور کتب، حضرات ائمہ اربعہ و دیگر ائمہ فقہ کے اسماءِ مبارکہ اور فقہ کی اصطلاحات کو سلسلہ حمد و نعت و مناقب میں جس عمدگی کے ساتھ پرو دیا ہے جس خوبی کے ساتھ نبھایا اور فٹ کیا ہے اور فصاحت و بلاغت، معانی و مطالب کا دریا جس طرح کوزے میں بند فرمایا ہے اس پر بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے آپ کی دیگر تصانیف و مکمل فتاویٰ رضویہ سے قطع نظر آپ کے اس خطبہ کو ہی بغور پڑھا جائے تو تنہا یہ خطبہ ہی آپ کے امام و علامہ اور علم کے بادشاہ ہونے کا نہایت واضح ثبوت ہے۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت قدس سرہ العزیز اس باب میں منفرد ہیں اور آپ کا یہ نہایت عظیم الشان کمال ہے کہ کم و بیش ایک ہزار تصنیف کے باوجود ہر تصنیف کا نام ایسا پیارا نرالا اور دلکش رکھا ہے جسے پڑھ کر اہل علم و اہل ذوق عش عش کر اٹھتے ہیں۔ ہر ایک کتاب کا نام حسین و جمیل جملوں اور فقروں کی صورت میں علم و ادب میں ڈوبا ہوا، فصاحت و بلاغت میں ڈھلا ہوا اور معانی و بیان کی میزان پر وزن کیا ہوا ہے اور جس کتاب میں جس موضوع پر کلام ہے اس کے نام میں مختصر طور پر قاری کے

سامنے آجاتا ہے۔

عوام تو عوام کسی چھوٹے موٹے عالم کے لئے بھی صحیح طور پر اعلیٰ حضرت کی کتابوں کا نام پڑھ کر اس کا مطلب سمجھ لینا کچھ آسان نہیں ہے اور لطف بالائے لطف یہ ہے کہ جملہ تصانیف میں سے ہر ایک تصنیف کا تاریخی نام ہے جس سے کتاب کی تصنیف کا زمانہ اور علیحدہ علیحدہ عربی خطبہ ہے اور اعلیٰ حضرت کا یہ وہ عظیم الشان شاہکار و بے مثال کارنامہ ہے کہ دنیائے تصنیف میں اس کا کوئی جواب نہیں اور اس باب میں مصنفین کی جماعت میں سے کوئی بھی آپ کا شریک نہیں۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

## تاریخی اسماء

ذیل میں فقیر چند کتب نمونہ کے طور پر درج کرتا ہے جن سے اندازہ لگانا آسان ہو کہ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت قدس سرہ کی تصانیف مبارکہ موضوع کے مطابق ادبی محاورات کو سامنے رکھ کر تاریخ میں کس طرح متعین فرماتے ہیں۔ نمونہ ملاحظہ ہو

الاستمداد علی اجیال الارتداد والامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء الدولة المکیه بالمادة الغیبه جزاء اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوة الزبدة الزکیة فی تحریم سجود التحیه حیاة الموات فی بیان سماع الاموات منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح وحسام الحرمین علی منحر الکفر والمین تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین مقال العرفاء باعزاز شرح وعلماء۔

## وصال

اور یہ تاریخی اسماء نہ صرف تصانیف مبارکہ میں چلتے تھے بلکہ آپ اہم امور کو تاریخی اسماء سے مزین فرماتے یہاں تک کہ قبل از وقت اپنی تاریخ آیت قرآنی سے یوں کہی

ویطاف علیہم بانیة من فضة واکواب

۱۳۴۰ھ

اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔ (پارہ ۲۹، سورۃ الدھر، آیت ۱۵)

یہ بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی کرامات میں سے ایک کرامت ہے کہ وصال سے پہلے اپنی موت کی خبر دے دی اور اسے آیت قرآنی سے تاریخی حیثیت سے بیان فرمایا ہے۔ یہاں فقیر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

مقصود جہان دانی ہے معانی میں نہاں ہے     کیا شعر رضا کا ہے یہ مثنوی میں ہے

ہر شخص کو ایک مصحف میں ہوتا ہے گماں     بندے کو نہاں ہے جو معانی میں ہے

(بشکریہ سالنامہ معارف رضا کراچی)

## ایک اہم معروض

فقیر اُویسی غفرلہ نے ڈرتے ڈرتے جلد اول شائع کرنے کے لئے کارکنانِ مکتبہ اُویسیہ کو سپرد کی اگرچہ اس میں اغلاط لفظی معنوی ہر دونوں ہوں گے لیکن امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے فیض و برکت سے بجائے اغلاط کی نشاندہی کے عوام و خواصِ اہل سنت نے شرح حدائق کو نہ صرف آنکھوں میں جگہ دی بلکہ دل سے ایسا مقام بخشا کہ ہر سو دعاؤں وثناؤں کے پھول برسائے گئے اور تھوڑے سے عرصہ میں نہ صرف شرح حدائق بخشش کا پہلا حصہ بلکہ دوسرا اور تیسرا حصہ بھی ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اس سے فقیر کو بہت زیادہ نہ صرف تقویت بلکہ راحت و فرحت نصیب ہوئی کہ دلجمعی سے آگے کے مجلدات شائع کراؤں۔

الحمد للہ! اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہ کے فیض اور روحانی تصرف سے اس سے کام آگے بڑھتا جارہا ہے چنانچہ جلد اول کی طباعت ثانی تک متعدد جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن کی تفصیل آگے آئے گی۔

مندرجہ ذیل ترتیب سے شرحِ حدائق بخشش کو ڈھال رہا ہے۔

| نمبر شمار | مضمون | جلد/تعداد | کیفیت |
|---|---|---|---|
| | نعتیں ہی نعتیں | ۹ جلد | مطبوعہ ۳ جلد باقی جاری |
| ۲ | روداد حج امام احمد رضا | ۱ جلد | غیر مطبوعہ زیر کتابت |
| ۳ | شرح قصیدہ نور | ۱ جلد | غیر مطبوعہ |
| ۴ | شرح قصیدہ معراجیہ | ۱ جلد | کتابت ہو چکی ہے |
| ۵ | شرح کلام فارسی امام احمد رضا | ۱ جلد | غیر مطبوعہ |
| ۶ | شرح رباعیات نعتیہ فارسی اردو | ۱ جلد | غیر مطبوعہ |

| ۷ | شرح مثنوی امام احمد رضا بریلوی | ۲ جلد | کتابت ہو چکی ہے |
|---|---|---|---|
| ۸ | شرح درود و سلام رضا | ۲ جلد | غیر مطبوعہ |
| ۹ | قصیدہ مختصرہ معہ [illegible] کتب کتابیہ | جلد | غیر مطبوعہ |
| ۱۰ | مناقب غوث الوریٰ منظوم امام احمد رضا | ۱ جلد | نصف کتابت ہو چکی ہے |
| ۱۱ | شرح قادریہ [illegible] | ۱ جلد | غیر مطبوعہ |
| ۱۲ | شرح قصیدہ اکسیر اعظم | ۱ جلد | غیر مطبوعہ |
| ۱۳ | شرح قصیدہ نظم معطر | ۱ جلد | غیر مطبوعہ |
| ۱۴ | شرح اشعار منتخبہ | جلد | غیر مطبوعہ |
| ۱۵ | شرح قصیدہ غوثیہ شریف | ۱ جلد | غیر مطبوعہ |

اتنی ضخیم مجلدات کی اشاعت فقیر کے بس سے باہر ہے۔ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ اور ماہنامہ فیض عالم بہاولپور پاکستان نے ان کی اشاعت کی اپیل شائع کی۔ محبانِ رضا میں کوئی مرد میدان میدان میں آئے لیکن تا حال

وہی رفتار خوش رنگی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے

یعنی ہمارے ہاں باتوں کے سمندر تو بہہ رہے ہیں عملی حالت کا لعقا نہیں تو بحر شیر لانے کے مترادف ضرور ہے لیکن الحمد للہ فقیر کو اپنے بزرگوں بالخصوص سیدنا غوثِ اعظم جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر عنایت اور امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے فیض باطنی سے امید ہے کہ جس طرح فیوض الرحمٰن ضخیم تفسیر جس کے تخمیناً پندرہ ہزار صفحات ضعیف نحیف جیسے انسان سے شائع کرائی ہے ان ۲۵ مجلدات شرح حدائق کی اشاعت بھی ہو جائے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ ثم انشاء رسول اللہ ﷺ۔

راسخین علمائے اہل سنت اور عارفین مشائخ اہل سنت سے اپیل ہے کہ اس بہت بڑے اہم اور مشکل کام سے عہدہ برآ ہونے کے لئے دعاؤں سے نہ بھولیں اور جتنی جلدیں شائع ہو چکی ہیں انہیں نگاہ تلطف سے نوازیں۔ علمی، عملی خامیوں سے آگاہی بخشیں، اپنے حلقہ احباب میں شرح کے مطالعہ کی طرف متوجہ فرمائیں۔

عوام اہل سنت سے اپیل ہے کہ شرح حدائق بخشش کی جتنی جلدیں شائع ہوتی جارہی ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ اہل اسلام تک پہنچائیں اگر اللہ تعالیٰ نے مالی حیثیت بہتر بنائی ہے تو اس کے نسخے بطور ہدایا و تحائف علماء و مشائخ کی خدمت

میں پیش کریں۔

فقیر کے دو عزیز الحاج قاری غلام عباس نقشبندی گوجرانوالہ اور الحاج صوفی مقصود حسین کراچی باوجود مالی حالت کی کمزوری کے یک صد مختلف مجددات احباب و مشائخ و علماء کی خدمت میں ہدایا و تحائف پیش کر چکے ہیں اور آگے بھی ان عزیزوں کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ان عزیزوں کی مساعی جمیلہ کی قبولیت کی دعا ہے۔

## آخری گزارش

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ اپنے پچاس علوم و فنون بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اسی حدائق بخشش میں دریا در کوزہ کا کام کر دکھایا ہے اگر اسے مبالغہ نہ سمجھیں تو تجربہ کر لیں۔ فقیر اس کے ساحل پر کھڑے ایک چلو لیا اس کی شرح بھی سمندر۔

## حمد وصلوٰۃ

## امام احمد رضا خان قدس سرہ

الحمد لله رب الكون والبشر

حمداً يدوم دواماً غير منحصر

وافضل الصلوٰت الزاكيات علىٰ

خير البرية منجي الناس من سقر

بک العياذ الٰهي ان اشا حكماً

سواک يا ربنا يامنزل النذر

الحمد لله المتوحد | بجلاله المتفرد
وصلاته دواماً علىٰ | خير الانام محمد ﷺ

والآل والاصحاب هم ماوی عند شدائدی

فالی العظیم توسلی بکتابه و باحمد ﷺ

اما بعد! فقیر اُویسی غفرلہ نے جب ہوش سنبھالا تو امام احمد رضا قدس سرہ کا تعارف دیوانِ حدائق بخشش کے نام سے ہوا جوں جوں زندگی کی منزلیں طے ہوتی رہیں امام احمد رضا قدس سرہ سے عقیدت میں اضافہ ہوتا رہا۔ خوش قسمتی سے بوسیلہ؎ غزالی زمان علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں دورۂ حدیث پڑھنے کا شرف نصیب ہوا۔ یہی میری خوش نصیبی کی معراج ثابت ہوئی کہ جامعہ رضویہ میں ہی تصنیفی سلسلہ کا آغاز ہوا۔ دورانِ تصانیف ایک دن خیال آیا کہ ''حدائق بخشش'' کی شرح بھی لکھ ڈالوں اس میں عشقِ رسول ﷺ کا سمندر موجزن ہے ممکن ہے فقیر کو اسی سے ایک بوند نصیب ہو جائے۔ اس کا آغاز تو کر دیا لیکن ''قلمے دارم و بے درم'' کا بند نہ ٹوٹ سکا لیکن ہمت نہ ہاری اس پر لکھتا ہی رہا بالآخر پانچ ضخیم مجلدات معرضِ تحریر میں آئے اور شرح میں صرف ایک پہلو سامنے رکھا یعنی امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام قرآن و حدیث اور اسلاف کے عقائد کا ترجمان ہے اگر اس کے ہر پہلو پر گفتگو ہو تو اس کے کئی ضخیم مجلدات تیار ہوں لیکن چونکہ مجھے صرف اور صرف مسلک حق اہل سنت کا تحفظ مدنظر ہے اسی لئے امام احمد رضا قدس سرہ کے اشعار کی شرح قرآن و حدیث اور عباراتِ اسلاف سے عرض کروں گا۔ چونکہ بجز مجسم ہوں علماء کرام سے اپیل ہے کہ خطاؤں سے درگزر فرما کر اصلاح فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام سید العلمین وآلہ واصحابه اجمعین

## نعت ۱

( ) واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

## آغاز بخیر

امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیوان مبارک کا آغاز حبیب کبریا ﷺ کے جود و کرم کے وصف سے شروع

؎ فقیر کو آپ نے ہی دورہ حدیث شریف پڑھنے کے لئے اپنے فیض آباد روانہ فرمایا حالانکہ فقیر اس سے قبل حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جانتا تک نہ تھا۔ تفصیل فقیر کی کتاب "پاکستان کے شیخین" میں ہے۔ فقیر اویسی غفرلہ

ہورہا ہے غور سے دیکھا جائے تو یہی وصف جامع جمیع الاوصاف ہے اس لئے عرض کی واہ کیا جود و کرم الخ۔

## حل لغات

(واہ) کلمہ تحسین، کیابات ہے، کیا کہنا۔ یہاں ان تینوں میں کوئی ایک مراد ہے۔ یہ تعجب اور تحقیر وطنز کا کلمہ ہے اور یہاں تعجب (برائے اظہار شان) مطلوب ہے۔

(شہ ''فارسی'') یہ لفظ شاہ کا مخفف ہے بادشاہ، فرمانروا یہ مضاف ہے اور بطحا کا لفظ مضاف الیہ ہے لفظ شاہ کی مزید تحقیق وتفصیل فقیر کی کتاب ''فیض یزداں شرح ھفتاں'' میں دیکھئے۔ بطحا، بالفتح وحاء مہملہ وادیٔ مکہ معظمہ از بطحا مکہ معظمہ مراد باشد۔ یہاں یہی مراد ہے اس لئے کہ آپ ہی دیارِ عرب کے مرکز کے حقیقی بادشاہ ہیں اور اصل لغت کشادہ زمین کہ گذرگاہ آب سیل باشد۔ سنگریزہ ہا بسیار باشد۔ (غیاث)

## شرح

اہل ادب و محققین شعراء کہتے ہیں کہ زبان بیان کی نداءت، فصاحت و بلاغت در روزمرہ کی صفائی اور اثر آفرینی کے اعتبار سے یہ نعت بلند پایہ ہے۔

## فائدہ

محققین شعراء کرام کو معلوم ہو کہ اس نعت شریف میں امام احمد رضا قدس سرہ نے اس کثرت سے محاورات و استعارات استعمال فرمائے ہیں کہ ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک بہت بڑا دفتر تیار ہو سکتا ہے ماہرین فن کو دعوتِ فکر ہے۔

## خلاصہ شعر

حضور نبی پاک ﷺ کے اس وصف مبارک کا ذکر ہے کہ آپ جود وسخا کا یہ عالم ہے کہ بن مانگے بھکاریوں کو خود بخود مل رہا ہے انہیں سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں یعنی اے حبیب کبریا ﷺ آپ کے جود و عطا کا کیا کہنا آپ اپنے سائل کو اتنا عطا فرماتے ہیں کہ خود اسے بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اسے کیا اور کتنا ملا ہے اور اسے محسوس تک بھی نہیں ہوتا کہ وہ کیسے ملا اور کس طرح ملا۔ ان عطاؤں کی طرف اشارہ ہے جو صحابہ کرام کو غیر محسوس و غیر مبصر و غیر مشاہدات نصیب ہوئے اور وہ عطیات بھی کسی خاص نعمت سے نہیں ہر طرح کی نعمتیں وعطائیں بخشیں۔

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا!

## شرح

پہلا لفظ نہیں لا کا ترجمہ ہے دوسرا فعل مضارع کی نفی کا ہے اور لفظ ہی اردو میں حصر کا فائدہ دے رہا ہے اس سے

حضور ﷺ کے جود و سخا کے کمال کا وہ بیان ہے کہ اس کی مثال مخلوق میں محال اور ناممکن ہے کیونکہ جو وصف جُود آپ میں محصور ہو گیا وہ دوسروں میں کہاں۔ جیسا کہ اس کی چند مثالیں آگے چل کر عرض کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

## جود وکرم میں فرق

علماء کرام فرماتے ہیں

الجود ما کان بغیر سوال والکرم بسوال

جود وہ ہے جو بغیر مانگے عطا ہو اور کرم وہ ہے جو مانگنے پر ہے۔

حضور نبی پاک ﷺ میں ہر دونوں صفتیں بدرجۂ اتم و اکمل تھیں جیسا کہ آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

## قرآن و حدیث

یہ شعر آیت قرآنی

واما السائل فلا تنہر

اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ (پارہ ۳۰، سورہ ضحیٰ، آیت ۱۰)

اور بخاری شریف میں ہے سیدہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

ان النبی ﷺ کان اجود الناس وکان اجود من الریح المرسلة وما رد سائلا قطاً وما سئل عن شئی فقال لا.

نبی پاک ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ جود و سخا والے تھے آپ کی بخشش تیز آندھی سے زیادہ رواں دواں تھی آپ نے کبھی کسی سائل کو نہیں نہیں فرمایا جب بھی آپ سے کوئی سوال ہو تو آپ نے "نہیں" نہ فرمایا

غرضیکہ ہر منگتا منہ مانگی مراد پاتا کوئی بھی آپ کے در اقدس سے محروم نہ جاتا۔

## خلاصہ

جود حقیقی یہ ہے کہ بغیر غرض وعوض کے ہو اور یہ صفت حق سبحانہ کی ہے کہ جس نے بغیر کسی غرض وعوض کے تمام ظاہری و باطنی نعمتیں اور تمام حسی کمالات خلائق پر افاضہ کئے ہیں اللہ تعالیٰ کے بعد اجود الا جودین اس کے حبیب پاک ﷺ ہیں کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں اسی لئے آپ سے کبھی کسی چیز کا سوال کیا گیا اس کے مقابل آپ نے "لا (نہیں) ہو فرمایا" یعنی آپ کسی کے سوال کو رد نہیں فرماتے۔ اگر موجود ہوتا تو عطا فرماتے اور اگر پاس نہ ہوتا تو قرض لے کر دیتے یا وعدہ عطا فرماتے۔

## جود و کرم واقعات کی روشنی میں

ایک دفعہ ایک سائل آپ کی خدمت شریف میں آیا آپ نے فرمایا میرے پاس کوئی چیز نہیں مگر یہ کہ تو مجھ پر قرض کرے جب ہمارے پاس آجائے گا ہم اسے ادا کر دیں گے۔ حضرت عمر فاروق نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! خدا نے آپ کو اس چیز کی تکلیف نہیں دی جو آپ کی قدرت میں نہ ہو۔ حضرت عمر فاروق کی یہ بات حضور ﷺ کو پسند نہ آئی۔ انصار میں ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ! عطا کیجئے اور عرش کے مالک سے تقلیل کا خوف نہ کیجئے یہ سن کر آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور آپ کے روئے مبارک پر تازگی پائی گئی فرمایا اسی کا امر کیا گیا ہے۔ (شمائل ترمذی، ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

## حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بحرین سے مال لایا گیا اور زیادہ سے زیادہ مال تھا جو آپ کے پاس لایا آپ نے فرمایا کہ اس کو مسجد میں ڈال دو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اس مال کے پاس بیٹھ گئے اور تقسیم فرمانے لگے آپ کے چچا حضرت عباس آپ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے اس مال میں سے دیجئے کیونکہ جنگ بدر کے دن میں نے فدیہ دے کر اپنے آپ کو اور عقیل بن ابی طالب کو آزاد کرایا تھا۔ آپ نے فرمایا لے لو حضرت عباس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کپڑے میں ڈال لیا پھر اُٹھانے لگے تو نہ اُٹھا سکے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کسی سے فرما دیں کہ اُٹھا کر مجھ پر رکھ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں کسی سے اُٹھانے کو نہیں کہتا۔ حضرت عباس بولے آپ خود اُٹھا کر مجھ پر رکھیں اس میں سے کچھ گرا دیا پھر اسے اپنے کندھے پر اُٹھالیا اور روانہ ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ اسے دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئے اور حضور ﷺ تعجب فرماتے تھے۔ غرضیکہ حضور ﷺ وہاں سے اُٹھے تو کچھ بھی باقی نہ تھا۔ (صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب الفداء، النبی ﷺ من البحرین)

ابن ابی شیبہ میں بروایت حمید بن ہلال بطریق ارسال مروی ہے کہ وہ مال ایک لاکھ درہم تھا اور اسے علاء بن الحضرمی نے بحرین کے خراج میں بھیجا تھا اور یہ پہلا مال تھا جو آنحضرت ﷺ کے پاس لایا گیا۔

## غنائم حنین کی تفصیل

اس میں آپ کی سخاوت حد قیاس سے خارج تھی آپ نے اعراب میں بہت سوں کو سو سو اونٹ عطا فرمائے مگر اس دن آپ کی سخاوت زیادہ تر مؤلفۃ القلوب کے لئے تھی۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (صفوان بن امیہ) نے بکریوں کا سوال کیا جن سے دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل پُر تھا آپ نے وہ سب اس کو دے دیں اس نے اپنی قوم میں جا کر کہا اے میری قوم تم اسلام لاؤ اللہ کی قسم محمد (ﷺ) ایسی سخاوت کرتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے۔

(مشکوۃ، باب فی اخلاقہ وشمائلہ ﷺ)

## حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حنین کے دن مجھے مال عطا فرمانے لگے حالانکہ آپ میری نظر میں مبغوض ترین خلق تھے پس آپ مجھے عطا فرماتے رہے یہاں تک کہ میری نظر میں محبوب ترین خلق ہو گئے۔ (جامع ترمذی، باب ما جاء فی اعطاء المؤلفۃ قلوبہم)

## بادیہ نشین

حضرت جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ جب میں اور دیگر لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین سے (بعد تقسیم غنائم) واپس آرہے تھے تو بادیہ نشین عرب حضور پرنور سے لپٹ گئے۔ وہ حنین کی غنیمت سے مانگتے تھے نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ آپ کو بحالت اضطرار ایک ببول کے درخت کی طرف لے گئے اس درخت میں آپ کی چادر مبارک پھنس گئی آپ ٹھہر گئے اور فرمایا مجھے میری چادر دے دو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختان ببول جتنے چوپائے ہوتے تو البتہ میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھ کو بخیل نہ پاتے اور نہ دروغ گو اور بزدل پاتے۔

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب [illegible] فی [illegible])

## کوہِ احد

حضرت ابوذر کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ نے کوہ احد دیکھا تو فرمایا اگر یہ پہاڑ میرے لئے سونا بن جائے تو میں پسند نہ کرونگا کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین راتوں سے زیادہ رہ جائے بجز اس دینار کے جسے میں ادائے قرض کے لئے رکھ چھوڑوں۔

(صحیح بخاری، کتاب [illegible]، باب [illegible] فی [illegible])

## گھر کا سونا

ایک روز نماز عصر کا سلام پھیرتے ہی آپ ﷺ دولت خانے میں تشریف لے گئے اور جلدی نکل آئے۔ صحابہ کرام کو تعجب ہوا آپ نے فرمایا کہ مجھے نماز میں خیال آگیا کہ صدقہ کا کچھ سونا گھر میں پڑا ہے مجھے پسند نہ آیا کہ رات ہو جائے

؎ اس سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مال کے حرص کا طعنہ غلط ہے اس کی ایک وجہ تھی۔ تفصیل فقیر کی کتاب "[illegible]" میں ملاحظہ ہو۔ اویسی غفرلہ۔

اور وہ گھر میں پڑا ہے اس لئے جا کر اسے تقسیم کرنے کے لئے کہہ آیا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الاستقراض، باب ادا الدین)

## چادر مبارک

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے میں آپ کے پہننے کے لئے لائی ہوں۔ آپ ﷺ کو ضرورت تھی اس لئے آپ ﷺ نے وہ چادر لے لی پھر آپ ہماری طرف نکلے اور اسی چادر کو بطور تہبند باندھے ہوئے تھے۔ صحابہ کرام میں سے ایک نے دیکھ کر عرض کیا کیا اچھی چادر ہے یہ مجھے پہنا دیجئے آپ نے فرمایا ہاں کچھ دیر کے بعد آپ مجلس سے اُٹھ گئے پھر لوٹ آئے اور وہ چادر لپیٹ کر اس صحابی کے پاس بھیج دی۔ صحابہ کرام نے اس سے کہا کہ تو نے اچھا نہ کیا رسول اللہ ﷺ سے اس چادر کا سوال کیا حالانکہ تجھے معلوم ہے کہ آپ کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا اللہ کی قسم! میں نے صرف اس واسطے سوال کیا کہ جس دن میں مر جاؤں یہ چادر میرا کفن بنے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہ چادر اس کا کفن ہی بنی۔ (صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب الفکر الرجل الشئی فی الصلوٰۃ)

## کافر مہمان

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک کافر رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہوا آپ کے حکم سے اس کے لئے ایک بکری دوہی گئی وہ اس کا دودھ پی گیا دوسری دوہی گئی وہ اس کا دودھ بھی پی گیا پھر ایک اور دوہی گئی اور اس کا دودھ بھی پی گیا اسی طرح اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ صبح جو اُٹھا اسلام لایا پس رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے لئے ایک بکری دوہی جائے وہ اس کا دودھ پی گیا پھر دوسری دوہی گئی مگر وہ اس کا دودھ تمام نہ پی سکا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک انتڑی میں پیتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں پیتا ہے۔ (اس مہمان کا نام نضلہ بن عمرو غفاری تھا)

(صحیح مسلم، باب مومن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعی)

## جود وسخا کا کیا کہنا

حضرت بلال مؤذن حضور اکرم ﷺ کے خزانچی تھے۔ ایک روز عبداللہ ہوزنی نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے خزانہ کا حال پوچھا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ نہ رہتا تھا بعثت سے وفات شریف تک یہ کام میری تحویل میں تھا جب کوئی ننگا بھوکا مسلمان آپ کے پاس آتا آپ مجھے حکم دیتے میں کسی سے قرض لیتا اور چادر خرید کر اسے اڑھاتا اور کھانا کھلاتا۔ ایک روز ایک مشرک مجھ سے ملا کہنے لگا بلال! میرے ہاں گنجائش ہے میرے سوا کسی اور سے قرض نہ لیا

کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا ایک روز میں وضو کر کے اذان دینے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مشرک تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ آرہا ہے اس نے مجھ دیکھا کر کہا او حبشی! میں نے کہا لبیک پھر اس نے ترش رو ہو کر میری نسبت سخت الفاظ کہے اور بولا کچھ معلوم ہے وعدے میں کتنے دن باقی ہیں؟ میں نے وقت وعدہ قریب آگیا ہے۔ اس نے کہا کہ صرف چار دن باقی ہیں اگر اس مدت میں تو نے قرضہ ادا نہ کیا تو تجھے غلام بنا کر بکریاں چرواؤں گا جیسا کہ تو پہلے چرایا کرتا تھا۔ یہ سن کر مجھے فکر دامنگیر ہوئی رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء پڑھ کر دولت خانہ میں تشریف لے گئے میں وہیں حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا! وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا تھا اس نے مجھے سے کہا ہے آپ کے پاس ادائے قرض کے لئے کچھ موجود نہیں اور نہ میرے پاس ہے وہ مجھ کو فضیحت کرے گا۔ آپ اجازت دیں تو میں بھاگ کر مسلمانوں کے کسی قبیلہ میں جا رہوں جب ادائے قرض کے لئے خدا کچھ سامان کر دے گا تو واپس آجاؤں گا غرض میں اپنے گھر آگیا اور تلوار، تھیلا، جوتا اور ڈھال اپنے سرہانے رکھ لئے۔ صبح ہوتے ہی میں چلنے لگا تو دیکھتا ہوں کہ ایک شخص دوڑتا آرہا ہے اور کہتا ہے بلال! رسول اللہ ﷺ تجھے یاد فرمارہے ہیں وہاں پہنچا تو دیکھتا ہوں کہ چار لدے ہوئے اونٹ بیٹھے ہوئے ہیں میں اجازت لے کر حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے ادائے قرض کے لئے سامان کر دیا ۔تم نے چار اونٹ بیٹھے دیکھے ہوں گے میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا یہ اونٹ حاکم فدک نے بھیجے ہیں اور یہ غلہ اور کپڑے جوان پر ہیں سب تمہاری تحویل میں ہیں۔ ان کو بیچ کر قرضہ ادا کرو۔ میں نے تعمیل ارشاد کی پھر میں مسجد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ سے سلام عرض کیا آپ نے ادائے قرض کا حال پوچھا میں نے عرض کیا قرضہ سب ادا ہو گیا کچھ باقی نہیں رہا ۔آپ نے پوچھا کہ کچھ بچ تو نہیں گیا میں نے عرض کیا کہ ہاں کچھ بچ بھی گیا۔ فرمایا مجھے اس سے سبکدوش کرو جب تک یہ کسی ٹھکانے نہ لگے گا میں گھر نہ جاؤں گا۔ آپ نمازِ عشاء سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر اس بقیہ کا حال پوچھا میں نے عرض کیا کہ وہ میرے پاس ہے کوئی سائل نہیں ملا۔ رسول اللہ ﷺ رات کو مسجد میں ہی رہے دوسرے روز نمازِ عشاء کے بعد مجھے پھر بلایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! خدا نے آپ کو سبکدوش کر دیا یہ سن کر آپ نے تکبیر کہی اور خدا کا شکر ادا کیا کیونکہ آپ کو ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور وہ مال میرے پاس ہو پھر آپ دولت خانہ میں تشریف لے گئے۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب البرود والحبرۃ والشملۃ)

## کتنا دیا

بعض وقت ایسا ہوتا کہ آپ کسی شخص سے ایک چیز خریدتے قیمت چکا دینے کے بعد وہ اسی کو یا کسی دوسرے کو عطا فرماتے چنانچہ آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ سے ایک اونٹ خریدا پھر وہی اونٹ ان کو بطور عطیہ عنایت فرمایا اسی طرح

ایک روز حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اونٹ خرید کر پھر بطورِ عطیہ ان کے صاحبزادہ کو عطا فرمایا۔

(بخاری شریف)

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

## حل لغات

دھارے، اردو لفظ ہے دھارا کی جمع ہے (۱) آبشار، وہ پانی جو اونچی جگہ سے گرتا ہے (۲) گہرے سمندر و دریا میں تیزی سے خوب پانی بہتا ہو یہاں یہ معنی مراد ہے کہ یہ بندوقوں کے فائر اور تلی کے معنی میں بھی آیا ہے۔

ذرہ، عربی لفظ ہے بمعنی ( ) ایک جو سویاں حصہ وغیرہ کسی سوراخ سے سورج کی شعاع کے ساتھ دکھائی دینے والے چھوٹے چھوٹے نہایت باریک اجزاء میں سے ایک جزء۔

## شرح

عطائے الٰہی کے فوارے جو چل رہے ہیں وہ آپ کے فیض وفضل کا ایک قطرہ ہے اور سخاوت کے جو تارے کھلے ہیں وہ تو آپ کے کرم کے بالمقابل ایک ذرہ ہیں اس لئے کہ جو فضل وکرم آپ کو بارگاہِ حق سے عنایت ہوا اس کا کنارہ کہاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وكان فضل الله عليك عظيماً.

اور اللہ تعالیٰ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔ (پارہ ۵، سورۂ نساء، آیت ۱۱۳)

## مزید توضیح

ظاہر و باطن کے ہژدہ ہژدہ ہزار عالم میں آپ کے عطیات وبخشش کے سمندر جاری ہیں جس میں ہر ایک کی کشتی حیات تیر رہی ہے اے محبوبِ خدا ﷺ یہ سب کچھ آپ کے اتھاہ اور بے پایاں سمندر کی محض ایک بوند ہے اور اے محبوبِ خدا ﷺ آپ کی خیرات سے لوگ خوش وخرم زندگی گزار رہے ہیں اور آپ کے صدقات سے آسمانوں کے جملہ تارے (شمس و قمر وکواکب) بھی منور ہیں جو شب و روز چمک کر عالم کو بھی روشن ومنور کرتے ہیں حالانکہ یہ سب آپ کے خزانۂ بخشش کے ایک ذرہ کی مقدار ہیں جیسے کہ امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

فان من جودک الدنیا و ضرتها

آپ کے جود وکرم سے دنیا و آخرت (ایک حصہ) ہے۔

## قرآن مجید

شعر مذکور آیت

انا اعطینک الکوثر

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔(پارہ۳۰،سورۃ کوثر،آیت۱)

کی تشریح وتفسیر ہے۔

## تفسیر الکوثر

الکوثر سے جملہ مفسرین بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے خیر کثیر مراد لی ہے۔

هو الخير الكثير كله خير الدنيا والآخرة.

اس آیت کریمہ کے مطابق حضور اکرم ﷺ کو رب تعالیٰ نے دنیا وآخرت کی نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنی جملہ نعمتوں پر حق تصرف واختیار دیا ہے اسی لئے [illegible] میں امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالک کل کہلاتے یہ ہیں
انا اعطینک الکوثر
ساری کثرت پاتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

## حل لغات

فیض، عربی لفظ ہے بمعنی پانی کا برتن وغیرہ سے یا نہر اور دریا میں سیلاب سے ابلنا، مجازاً بمعنی بہت زیادہ عطا وفائدہ وغیرہ۔

"یہ شہ تسنیم" حضور سرورِ عالم ﷺ کو پکارا گیا۔ جیسے ہم اہل سنت کا شعار ہے کہ

بیٹھے اُٹھتے یارسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

جس پر دورہ حاضرہ میں خوب بحثیں چل رہی ہیں چونکہ حدائق بخشش شریف میں ایسی ندا بکثرت ہیں اور ہمارے مسلک کا خصوصی اور امتیازی مسئلہ بھی ہے اسی لئے یہاں اس پر مختصر ابحث کرنا موزوں ہوگا۔ شہ بادشاہ کا مخفف مضاف تسنیم مضاف الیہ۔ اس سے حضور سلطانِ کائنات ﷺ مراد ہیں اور تسنیم جنت میں ایک نہر کا نام ہے اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ نرالا، اردو لفظ ہے بمعنی انوکھا اور عجیب وغریب۔ تجسس، عربی لفظ ہے بمعنی جستجو اور تلاش۔

## شرح

اے بہشتی نہر تسنیم کے مالک آپ کی عطاء بخشش بالکل انوکھی ہے کہ آپ کا سمندر بیکراں خود پیاسوں کو تلاش کرتا پھرتا ہے حالانکہ ہونا تو یہ تھا کہ پیاسے تجسس وجستجو میں ہوتے لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے۔

## تسنیم

تسنیم کے ہمہ وجوہ منجانب اللہ مالک ومتصرف ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

## انا اعطیناک الکوثر

کوثر سے احادیث وتفاسیر میں جنت کی نہر مراد لی ہے جو قیامت میں صرف اور صرف ہمارے نبی پاک ﷺ کے زیر قبضہ ہوگی اور پیاسوں کو وہاں پر پہنچنے کا پتہ بتایا کہ

فاطلبنی عند الحوض. (مشکوۃ)

مجھے حوض (کوثر) کے پاس ڈھونڈنا۔

اور حدیث مبارک میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن کوثر وتسنیم پر میں خود ہوں گا میرے حوض کی طرف سے جو کوئی آئے گا میں اسے پلاؤں گا۔

## فائدہ

جب وہاں سے جسے جام ملے گا تو اس کے پینے سے ساری تلخی اور گھبراہٹ دور ہوجائے گی اور دل کو ایسا سکون نصیب ہوگا کہ پھر کبھی پیاس نہ ستائے گی۔ حدیث شریف میں ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو غیرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس ﷺ سے راوی "الکوثر نهر فی الجنة"

یعنی کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے جس کی درازی ایک ماہ کی راہ ہے پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے کوزے اس پر مثل ستاروں کے روشن اور عدد میں ان سے زیادہ ہیں جو شخص اس سے ایک مرتبہ پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے حوض کے چار رکن ہیں اول ہاتھ میں ابوبکر صدیق اور ثانی عمر فاروق کے اور ثالث عثمان ذی النورین کے رابع علی مرتضی کے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ پس جو کوئی ابوبکر و علی سے محبت اور عمر و عثمان سے بغض و عداوت رکھے گا اسے ابوبکر و علی آب کوثر سے سیراب نہ فرمائیں گے۔ کذا نقل فی المواہب مگر مشہور یہ ہے کہ ساقی کوثر قیامت کے دن حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہوں گے آپ فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں ابوبکر کی محبت نہ ہوگی اور جو ان سے بغض و عداوت رکھتا ہوگا میں اسے قیامت کے دن آب کوثر سے سیراب نہ کرونگا۔ الغرض اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا آقائے دو عالم ﷺ کو اس شعر میں کوثر و تسنیم کا مالک کہنا احادیث مبارکہ کے عین مطابق ہے۔

اغنیاء پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا

## حل لغات

اغنیاء، غنی کی جمع ہے بمعنی مالدار۔ باڑا، ہندی لفظ ہے بمعنی احاطہ، چار دیواری، دائرہ، میدان، حویلی، مکان، خانقاہ اور انعام اس طرح تقسیم کرنا کہ محروم نہ رہے یہاں یہی آخری معنی مراد ہے۔

اصفیاء، صفی کی جمع نیک اور عابد و زاہد اور خدا ترس و خدا رسیدہ لوگ، پرہیز گار۔ رستہ، اردو لفظ ہے اور راستہ کا مخفف اردو میں ہ کی جگہ الف بولا اور کبھی لکھا جاتا ہے، ڈگر، راہ، طور و طریقہ، رستہ چلنا طریقہ و سیرت پر چلنا۔

## شرح

اے حبیب کبریا شہ ہر دو سرا ﷺ آپ کا دربار گہر بار ائے عام بخشش و سخاوت کا گھر اور حویلی ہے جہاں سے غریب تو غریب مالدار اور امیر لوگ بھی پرورش پاتے ہیں اور انہیں جو کچھ ملا ہے یا مل رہا ہے وہ سب کچھ آپ ہی کی بارگاہ کا عطیہ ہے اور آپ کا راستہ وہ راستہ ہے جس پر نیک اور عابد و زاہد اور خدا ترس لوگ ماتھے کے بل چلتے ہیں یعنی انتہائی تعظیم اور عقیدت مندی کے ساتھ آپ کے طریقہ پر گامزن ہو کر سعادت مندی اور تقریب الی اللہ کی منزل پا لیتے ہیں۔

## فائدہ

اس شعر کا مصرعہ اولیٰ سابقہ بیان کا تتمہ ہے جسے امام اہل سنت فاضل بریلوی کے بھائی مولانا حسن رضا رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ نے یوں بیان فرمایا

منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دے

جسے میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

دوسرے مصرعہ میں دربارِ رسالت کے متعلق محبوبانِ خدا (صحابہ کرام، اہل بیت، اولیاء) کے ادب اور تعظیم و تکریم کی طرف اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عادات کی تصریحات بتاتی ہیں کہ وہ حضرات کس طرح اپنے آقائے نامدار ﷺ کی تعظیم و توقیر بجالاتے اور آپ کا ادب ملحوظ رکھتے تھے۔

(۱)۔ ماہ ذی قعدہ ۶ھ میں جب حضور حدیبیہ میں تھے تو بدیل بن ورقا خزاعی کے بعد عروہ بن مسعود جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرنے کے لئے حاضر خدمت اقدس ہوئے وہ واپس جا کر قریش سے یوں کہنے لگا

یا قوم واللہ لقدوفدت علی الملوک ووفدت علی قیصر وکسری والنحاشی واللہ ان رایت ملکا قط یعظمه اصحابه ما یعظم اصحاب محمد محمداً واللہ ان تنخم نخامة الاوقعت فی کف رجل منهم فدلک بها وجهه وجلده واذا امرهم ابتدروا امره واذاتوضاء کادوایقتتلون علی وضوئه واذاتکلم خفضوا اصواتهم عنده وما یحدون الیه النظر تعظیما له وانه قد عرض علیکم خطة رشد فاقبلوها۔ (بخاری، کتاب شروط)

اے میری قوم! اللہ کی قسم میں البتہ بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہو چکا ہوں اور قیصر و کسریٰ و نجاشی کے ہاں گیا ہوں اللہ کی قسم میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ جس کے اصحاب اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسا کہ محمد ﷺ کے اصحاب محمد (ﷺ) کی کرتے ہیں اللہ کی قسم اگر (محمد) نے جب کبھی کھنکار پھینکا ہے تو وہ صحابہ میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرا ہے جسے انہوں نے اپنے منہ اور جسم پر مل لیا ہے جب وہ اپنے اصحاب کو حکم دیتے ہیں تو اس کی تعمیل کے لئے دوڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو ان کے وضو کے پانی کے لئے باہم جھگڑنے کی نوبت پہنچتی ہے اور جب وہ کلام کرتے ہیں تو اصحاب ان کے سامنے اپنی آوازیں پست کر دیتے ہیں اور از روئے تعظیم ان کی طرف تیز نگاہ نہیں کرتے انہوں نے تم پر ایک نیک امر پیش کیا ہے پس تم اسے قبول کرلو۔

صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آداب کی تفصیل فقیر نے اپنی کتاب "[illegible]" اور "[illegible]" میں عرض کر دی ہے اور اولیائے کرام کے آداب کا قصہ بھی طویل ہے بالخصوص در حبیب ﷺ کی حاضری کی تو پُر کیف داستانیں ہیں۔ فقیر نے کتاب زائر مدینہ میں کچھ واقعات درج کئے ہیں یہاں اس دربارِ عالی کی حاضری کے

آداب کا ایک عربی قصیدہ حاضر ہے جس سے ان حضرات کے آداب کا پتہ چل جائیگا۔ شیخ الاسلام حافظ ابوالفتح تقی الدین بن دقیق العید (المتوفی المقر ۷۰۲ھ فرماتے ہیں)

یاسائرا نحو الحجار مشمرا احهد فدتیک فی المسیر و فی السرے واذا سهرت اللیل فی طلب اعلا فحد ارثم حدا من حذع الکرے فالقصد حیث النور یشرق ساطعاً والطرف حیث تری الثری متعطراقف بالمنازل والمناهل من لدن وادی قباء الی حمی ام القری وتوخ اثار النبی فضح بها منشرقا حدیک فی عفر الثری واذا رایت مهابط الوحی التی نشرت علی الافاق نورا وری فاعلم بانک مارایت شبیها مذکنت فی ماضی الرمان ولاتری.

اے حجاز کی طرف تیزی سے چلنے والے اپنی تجھ پر فدا اور رات دن چلنے میں کوشش کرنا اور جب تو بزرگوں کی طلب میں رات کو جاگے تو اونگھ کے قریب سے بچنا چنانچہ پہنچے تو اس جگہ کا قصد کرنا جہاں نور خوب چمک رہا ہے اور جہاں خاک خوشبودار نظر آتی ہے تو ان منزل اور چشموں پر ٹھہر جانا جو وادی قباء کے قریب سے ام القری (مکہ معظمہ) کے سبزہ زار تک ہیں اور (نبی ﷺ) کے آثار کا قصد کرنا اور ان کی زیارت سے مشرف ہوئے وہاں پہنچ کر اپنے رخسار کو روئے خاک پر رکھ دینا اور جب تو وحی کے اترنے کی جگہوں کو دیکھے جنہوں نے تمام دنیا پر نور بکھیر دیا ہے تو جان لینا کہ تو نے اپنی گذشتہ عمر میں ان کی مثل نہیں دیکھا اور نہ آئندہ دیکھے گا۔

ایک فارسی شعر میں ان حضرات کی حاضری کا خوب فیصلہ کیا گیا ہے۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید وبایزید اینجا

(فوات الوفیات ترجمہ ابن دقیق العید)

## نوٹ

یاد رہے کہ ایسے حضرات کے مدینہ پاک کے آداب بھی حیرت انگیز ہیں۔ امام مالک مدینہ منورہ میں جانور پر سوار نہ ہوتے اور فرماتے میں اللہ عزوجل سے شرماتا ہوں اس بات میں کہ اس پاک مٹی کو اپنی سواری کے کھروں سے روندوں جس مٹی میں حضور اکرم ﷺ آرام فرما ہیں اس قسم کے بے شمار واقعات فقیر کی کتاب "با ادب با نصیب" میں بیان کئے گئے ہیں۔

خوش ہوئے تیری شفاعت کا سہارا پا چکے ہیں

خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

## حل لغات

فرش بمعنی بچھونا اور زمین یہاں مطلق عالم دنیا کے لوگ مراد ہیں۔ شوکت، عربی لفظ مجازاً ہیبت ودبدبہ پر بولا جاتا ہے۔ علو، بضمتین وتشدید واؤ بمعنی بلندی اور بالضم وبالکسر بھی اسی معنی میں آتا ہے اور فارسی (اور اردو) بضمتین وتخفیف واؤ آتا ہے۔ (غیاث اللغات ۱۲) یہاں بالتخفیف پڑھا جائے گا بمعنی بلندی ورفعت۔ خسرو میں الف ندائیہ ہے اور خسرو بالضم گذشتہ زمانے میں دو بادشاہوں کے نام ہیں لیکن اب مجازاً ہر بادشاہ کو کہا جاتا ہے۔ عرش بمعنی تخت، چھت لیکن یہاں وہ عرش اعظم مراد ہے جو تمام آسمانوں اور بہشت اور کرسی اور سدرۃ المنتہٰی کے اوپر ہے۔ پھریرا اردو لفظ ہے بمعنی جھنڈا اور علَم اور جھنڈے کا کپڑا اور کم سوکھا ہوا اور کھلا ہوا یہاں پہلا معنی مراد ہے۔

## شرح

اے اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ﷺ آپ کی شان وعظمت بہت ہی بلند وبالا ہے آپ کا مقام اتنا بلند ہے کہ آپ کی عظمت کے جھنڈے عرشِ اعظم پر لہرا رہے ہیں زمین والے آپ کی شان وشوکت کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکتے۔ کاش وہ آپ کی بلند ترین شان وعظمت سے باخبر ہوتے جو عرش بلکہ لامکاں تک پھیلی ہوئی ہے۔

## قرآن پاک

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

**ورفعنا لک ذکرک**

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (پارہ ۳۰، شرح، آیت ۴)

## احادیث مبارکہ

(۱) حدیث قدسی میں ہے

**اینما ذکرت ذکرت معی**

جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں ساتھ تمہارا ذکر ہوگا۔

## فائدہ

رب تعالیٰ کا ذکر زمینوں میں بھی ہوتا ہے اور آسمانوں میں بھی فرش پر بھی ہوتا ہے اور عرش پر بھی تو لازمی طور پر حضور ﷺ کا ذکر مبارک بھی فرش وعرش پر ہوتا ہے بلکہ جنت میں بھی حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی کا بول بالا ہے۔ حدیث

پاک میں ہے کہ جنت کے درختوں کے ہر پتے پر حضور ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی لکھا ہوا ہے۔ بقولِ شاعر

نقش سبھی اسم احمد ہے اختر

ہیں جنت کے برگ و شجر اللہ اللہ

مفصل مضمون فقیر کی کتاب ''شجر ہے مبین نام محمد'' کا مطالعہ کیجئے۔

(۲) حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کے وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے جس طرح ایک جھنڈا کعبہ معظمہ پر اور ایک بیت المقدس پر اور ایک زمین و آسمان کے درمیان نصب فرمایا اسی طرح بحکم الٰہی آسمانوں کے اوپر بیت المعمور کے بالکل سیدھ میں بالکل کعبہ جیسی ایک عمارت ہے ایک جھنڈا اس عمارت پر بھی لہرایا۔

## فائدہ

ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ آپ کو سر بلندی بلکہ کائنات کی سلطنت و بادشاہت عطا فرمائی ہے آپ یقیناً شہنشاہ کونین، نبی آخر الزماں، رحمت کون و مکان، شفیع المذنبین، محبوب رب العالمین ہیں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ آپ کو اسی حیثیت سے جانتا اور پہچانتا ہے ہاں بعض ایمان سے محروم جن و انسان آپ کو اس حیثیت سے نہیں جانتے پہچانتے اس لئے کوئی نبوت کا مدعی نظر آتا ہے تو کوئی ہمسری کا دعویدار، کوئی سرے سے منکرِ رسالت ہے تو کوئی منکر سلطنت و اختیار۔ عصرِ حاضر میں بیسیوں فرقے موجود ہیں جو نبی اور صفاتِ نبی کے انکار جیسے جرم کے مرتکب ہیں اور ایسے ناقابلِ معافی جرائم کے مرتکبین صرف انسان و جنات ہی میں پائے جاتے ہیں اور کسی مخلوق میں نہیں۔ خود سرکارِ محبوبِ کبریا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

مامن شئی الا ویعلمنی انی رسول اللہ الا مردۃ الجن والانس

مجھے کائنات کی ہر چیز جانتی پہچانتی ہے سوائے سرکش جن اور انسان کے۔

## پھیرا

اس میں حضور سلطانِ بحر و بر ﷺ کی اس رفعت و عظمت کی طرف اشارہ ہے جسے خود سلطانِ الانبیاء ﷺ نے بیان فرمایا کہ دن رات میں میرا اللہ کے ساتھ ایک خاص وقت مقرر ہے جس میں میری اور رب کی ملاقات ہوتی ہے اور اس وقت پورے عالم میں کسی کو دم مارنے کی بھی مجال نہیں ہوئی۔

## عرش پہ پھریرا

اس میں اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے حضور سرورِ کائنات، سلطانِ الانبیاء ﷺ کی شہرہ

ہزار عالم کی سلطنت وحکومت کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس سلطنت کا مرکزی مقام "عرش اعظم" ہے اور اس پر آپ کے علم اور جھنڈ الہرانے کا ذکر احادیث میں ہے منجملہ ان کے ایک عرض کروں۔ مولانا برزنجی اپنے مولود شریف میں لکھتے ہیں

نوری فی السموت والارض یحملها من انواره الذاتیه

یعنی زمین و آسمان میں خوشخبری سنائی گئی انوارِ ذاتیہ محمد ﷺ سے آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حاملہ ہونے کی

فطقت بحمله کل دابة القریش بفصاح لسان العربیه وخرت الاسرة والاصنام علی الوجوه والافواه

پس بول اٹھے آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حمل کی خبر سن کر تمام چوپائے قریش کے عربی زبان میں بڑی فصاحت کے ساتھ اور اوندھے ہوگئے تخت بادشاہوں کے اور گر پڑے بت منہ کے بل نیچے۔

وبشرت وحوش المشارق والمغارب ودابها البحریته

اور بشارت دی گئی مشرق اور مغرب کے وحشی جانوروں چرندوں پرندوں اور دریائی جانوروں کو۔

وبشرت الجن بالهلال زمانه وانهدکت الکهانة ورهبت الرهبانیة

اور بشارت دی جنوں نے آپ کے زمانہ کی پیدائش کے قریب ہونے کی اور سست ہوگئی کہانت اور ڈرگئے جوگیوں کا جوگی پنا

واوقیت امانی المنام فقیل لها انک حملت سید العلمین وخیر البریة فسمیه محمداً اذا وضعته فانه ستحمد بها

اور آپ کی والدہ کو خواب میں خوشخبری دی گئی کہ تو ان سے حاملہ تھی کہ تیرے پیٹ میں سردار عالم اور بہتر ساری خلقت ہے اور جب یہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد ﷺ رکھنا اس لئے کہ انجام نیک ہے۔

پھر حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک علم سبز محمدی ﷺ لے کر دنیا میں جاؤ اور اس علم کو کعبہ کی چھت پر کھڑا کرو اور منادی کرو کہ آج کی رات نورِ محمدی ﷺ سے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مشرف ہوئی ہیں اور اہلِ زمین خوش ہو اور فخر کرو کہ دونوں جہان کے سردار حبیب اللہ محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ خوشا قسمت اس امت کی کہ محمد ﷺ سا پیغمبر پائے اور زہے تقدیر اس شخص کی کہ محمد ﷺ پر ایمان لائے اور پڑھے

لاالٰه الا الله محمد رسول الله (ﷺ)

آسمان خوان زمین خوان زمانہ مہمان

صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

## حل لغات

خوان، فارسی لفظ ہے بمعنی دسترخوان کس کا ہے استفہام کے بعد جواب خود دیا کہ اے سلطانِ کائنات آپ کا ہی لقب ہے صاحب خانہ۔

## شرح

اے دونوں عالم کے بادشاہ یہ پھیلے ہوئے سارے آسمان اور ساری زمین آپ ہی کے بچھے ہوئے دو دسترخوان ہیں جس پر سارا عالم با عزت وعظمت مہمان کی حیثیت سے اپنا رزق کھا رہا ہے یعنی سارے عالم کے آپ میزبان ہیں اور صاحب خانہ آپ کا ہی لقب ہے اس لئے کہ کائنات کو جو کچھ مل رہا ہے آپ کے دستِ اقدس کی عطاء ہے۔

## قرآن مجید

(۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ووجدک عائلا فاغنی

اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا۔ (پارہ ۳۰، سورہ ضحیٰ، آیت ۸)

## فائدہ

صاحب روح البیان نے فرمایا کہ عائل (عیالدار) سے عام مراد ہے۔

(۲) وماآتکم الرسول فخذوہ

اور جو کچھ تمہیں رسول اللہ ﷺ عطا فرمائیں وہ لو۔ (پارہ ۲۸، سورہ حشر، آیت ۷)

## فائدہ

حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ ما عام ہے دنیا و آخرت وغیرہا کے امور۔

## حدیث

(۱) حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کے خزانوں کی چابیاں مجھے عطا کر دی ہیں۔

(۲) ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو پہاڑ سونے کا بن کر میرے ساتھ چلا کرے۔

(۳) ایک اور حدیث پاک میں آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے

وانما انا قاسم واللہ یعطی

اللہ ہر چیز دیتا ہے اور میں ہر چیز تقسیم کرنے والا ہوں۔

## فائدہ

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ بظاہر خالی ہیں مگر حقیقت میں دنیا کی ہر چیز کے مالک و مختار ہیں اسی حقیقت کی طرف اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شعر میں کیا خوب اشارہ فرمایا ہے

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

## فائدہ

لفظ ''انما'' عربی زبان میں حصر کا فائدہ دیتا ہے اب یہ معنی ہوئے کہ حضور ﷺ ہی قاسم ہیں ان کے سوا اور کوئی قاسم نہیں ہے ہر نعمت کی تقسیم انہیں کے سپرد ہے جس کو جو ملے گا انہیں کے در سے انہیں کے وسیلے سے اور واسطہ سے ملے گا ان کے وسیلے کے بغیر اگر خدا سے طلب کیا جائے تو ہرگز نہ ملے گا۔

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ کرے عطا
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

یہ حدیث مختصر ہے لیکن معنی کے لحاظ سے نہایت جامع ہے۔ اس لئے کہ جیسے لفظ ''یعطی'' کا مفعول مقدر ہے ایسے ہی ''قاسم'' کا اور قاعدہ ہے جہاں فعل کا مفعول مقدر ہو وہاں عموم مراد ہوتا ہے اور جب قاسم کسی قید سے مقید نہیں ہے نہ اس میں زمانے کی قید ہے نہ وقت کی نہ ساعت کی قید ہے نہ مانگنے والے کی نہ عطیہ کی قید ہے نہ لینے والے کی۔ گویا مقصودِ حدیث یہ ہے کہ ہر چیز کا معطی خدا ہے اور میں اس ہر چیز کا قاسم ہوں

ربِ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا    بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

## ابو القاسم ﷺ

حضور اکرم ﷺ کی کنیت مبارکہ بھی اسی معنی پر ہے کہ آپ حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی تمام نعمتوں کے تقسیم کنندہ ہیں۔ چنانچہ علماء محققین نے یہی معنی کیا ہے چنانچہ حضرت امام قسطلانی مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ [illegible] میں لکھتے ہیں کہ

کنیۃ ابو القاسم یقسم الجنہ بین اھلھا.

[illegible] آپ قاسم جنت ہیں اور آپ کی تقسیم نعمت عام ہے۔

مخلوق کی تو بات ہی کیا ہے انبیاء علیہم السلام بھی آپ کے خوانِ یغما کے محتاج ہیں۔ کل قیامت میں ہم سب آنکھوں

سے دیکھیں گے کہ ہر نبی علیہ السلام بھی یہاں تک خلیل اللہ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر بھی ہمارے آقا و مولی ﷺ کے در کریم کے سائل ہوں گے۔ امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے دوسرے مقام پر فرمایا

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی (ﷺ)

## سب کا والی ﷺ

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ تھا کہ کل کائنات آپ کی عیال ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میری ماں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ہماری یتیمی کی شکایت کی

فقال رسول اللہ ﷺ العیلۃ تخافین علیھم وانا ولیھم فی الدنیا والاخرۃ

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بیان پر تنگی کا اندیشہ کرتی ہے حالانکہ میں ان کا والی کارساز ہوں دنیا و آخرت میں۔

## نائب اعظم

حدیث شریف میں ہے حضور سرور عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اکبر اور نائب اعظم ہیں۔ چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عبداللہ بن سلام (صحابی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

ان اکرم خلیفۃ اللہ علی اللہ ابو القاسم ﷺ (خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸)

بیشک اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے خلیفہ حضور پرنور ﷺ ہیں۔

## خلیفہ کا معنی

خلیفہ خدا کا (نائب) اور اس کی قدرت کا نمونہ ہوتا ہے۔ شہنشاہ نعمتوں اور دولتوں کی تقسیم نائبوں سے کراتے ہیں چونکہ حضور سرور عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اکبر ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور دولتوں کی تقسیم حضور اکرم ﷺ کے دربار دُربار سے ہوتی ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہ نے دوسرے مقام پر فرمایا

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں کوئی اور مفر مقر

جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

## خلاصہ

حضور نبی پاک ﷺ کل کائنات کی تمام نعمتوں کے قاسم ہیں فتح و نصرت، علم و معرفت، رحمت و مغفرت، نعمت و برکت۔ غرضیکہ کارخانہ الٰہیہ کی باگ ڈور حضور ﷺ ہی کے مقدس ہاتھ میں ہے۔

دونوں جہاں میں بانٹتے ہیں صدقہ صبح و شام

بندھے ہوئے ہیں رسول خدا کے ہاتھ میں

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

## حل لغات

میں تو مالک ہی کہوں گا دعویٰ ہے اس کی دلیل میں فرمایا ہو مالک کے حبیب پھر یہ دعویٰ ہے اس کی دلیل میں فرمایا کہ ”محبوب و محب میں میرا تیرا نہیں ہوتا“

## شرح

شعر ہذا امامِ نعت گویان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قادر الکلامی اور ان کی فصاحت و بلاغت اور فنِ شاعری کی امامت کی اعلیٰ دلیل ہے قرآنِ مجید کی بلاغت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں دعویٰ کے ساتھ دلیل بھی ہوتی ہے پھر وہ جملہ جو پہلے دلیل تھا اب وہ دعویٰ بھی بن جاتا ہے جس کے لئے اس کا دوسرا جملہ دلیل بن جاتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”الحمد للہ“ یہ دعویٰ ہے اس کی دلیل رب العالمین ہے پھر یہی جملہ دعویٰ ہے اور اس کی دلیل آنے والا جملہ ہے۔ الخ

یعنی اے رب العالمین کے پیارے میں تو آپ کو دونوں جہاں کا مالک و حاکم ہی مانتا ہوں اس لئے کہ مالکِ حقیقی و ذاتی خداوند قدوس جل شانہ کے آپ پیارے اور چہیتے محبوب ہیں اور محب و محبوب کے درمیان بیگانگی اور غیریت نہیں ہوا کرتی بلکہ محب اور دوست اپنی ساری چیزوں میں اپنے محبوب اور پیارے کو اجازت و اختیار دے دیا کرتا ہے جو پیار و محبت کا پورا پورا تقاضا ہے یعنی محب محبوب سے کوئی شے چھپاتا نہیں بلکہ ہر شے کا اختیار دیتا ہے۔ امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیسا مدلل بیان فرمایا کہ ایک مصرعہ میں دعویٰ دوسرے میں دلیل۔ ہم اسے قرآن و احادیث مبارکہ کی روشنی میں عرض کرتے ہیں۔

## قرآن کریم

آیتِ کوثر کے علاوہ آیتِ ذیل اس دعویٰ کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء۔ (پارہ ۳، سورۃ آل عمران، آیت ۲۶)

یوں عرض کرو اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے۔

## شانِ نزول

فتح مکہ کے وقت سید الانبیاء ﷺ نے اپنی امت کو ملکِ فارس و روم کی سلطنت کا وعدہ فرمایا تو یہود و منافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے کہاں محمد مصطفیٰ ﷺ اور کہاں فارس و روم کے ملک وہ تو بڑے زبردست اور نہایت مضبوط ہیں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

## فائدہ

بفضلہ تعالیٰ آخر یہ وعدہ پورا ہو کر رہا اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ممالک کا مالک اپنے محبوب کریم ﷺ کو بنا دیا لیکن منافقین اور یہودیوں نے اس وقت مانا نہ اب مانتے ہیں۔ چند واقعات ملاحظہ ہوں

## کسریٰ کے کنگن

ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے سراقہ اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب کسریٰ کے طلائی کنگن تمہارے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے۔ چنانچہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی دی ہوئی یہ غیب کی خبر حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں پوری ہوئی۔ ایران فتح ہوا تو مالِ غنیمت میں کسریٰ کے کنگن بھی آئے حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سراقہ بن مالک کو بلا کر ان کے ہاتھوں میں وہ کنگن پہنائے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

(۱) حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت کے بعد ایک کہنے والا

يقول قبض محمد على مفاتيح النصرة ومفاتيح الربح و مفاتيح النبوة بخ بخ قبض محمد ﷺ على الدنيا كلها لم يبق خلق من اهلها الا دخل في قبضة (خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۴۸)

کہہ رہا تھا کہ محمد (ﷺ) نے نصرت کی کنجیوں اور نفع کی کنجیوں اور نبوت کی کنجیوں پر قبضہ فرما لیا ہے واہ واہ محمد ﷺ نے ساری دنیا پر قبضہ کر لیا کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو آپ کے قبضہ میں نہ آئی ہو۔

(۲) حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

اني اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض

(بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۵ صفحہ ۹۷۵، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۵۰)

بے شک میں زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں دیا گیا ہوں۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

اتیت خزائن الارض فوضع فی یدی۔ (بخاری جلد۲ صفحہ۱۰۴۲، مسلم جلد۲ صفحہ۲۴۴)

میں زمین کے تمام خزانے دیا گیا ہوں وہ میرے ہاتھ میں رکھ دیئے گئے۔

(۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

اتیت بمقالید الدنیا علی فرس ابلق جاء نی بھا جبریل علیہ قطیفۃ من سندس

(خصائص کبریٰ جلد۲ صفحہ۱۹۵، زرقانی علی المواہب جلد۵ صفحہ۲۰۱، ۱۲ مدارج النبوۃ صفحہ۲۴۳)

میں ساری دنیا کی کنجیاں دیا گیا ہوں جبریل امین میرے ساتھ ابلق گھوڑے پر رکھ کر میرے پاس لائے اور ان کنجیوں پر ریشمی چادر پڑی ہوئی تھی۔

حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا

اعطیت الکنزین الاحمر والابیض۔ (مسلم، مشکوٰۃ صفحہ۵۱۲)

مجھ کو دو خزانے سرخ اور سفید عطاء فرمائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

اوتیت مفاتیح کل شئی (مسند احمد جلد۲ فی خصائص کبریٰ جلد۱ صفحہ۱۹۵)

مجھے ہر چیز کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔

حضور پُرنور سید عالم ﷺ نے فرمایا

اذا یئسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی (دارمی، مشکوٰۃ شریف صفحہ۵۱۴)

قیامت کے دن جب لوگ ناامید ہو جائیں گے کرامت اور کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور رحمت کا جھنڈا بھی میرے ہاتھ میں ہوگا۔

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے

محبوب کیا مالک و مختار بنایا

## گھر کی گواہی

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے گلزار معرفت میں کہا

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم حق کے

ہے ایسا مرتبہ کس کا ثناؤ یارسول اللہ ﷺ

ان کے تتبع میں دیوبندیوں کے مولوی محمد قاسم نے قصیدہ قاسمیہ میں لکھا

خدا تیرا تو خدا کا حبیب اور محبوب

خدا ہے آپ کا عاشق تم اس کے عاشق زار

## غلطی کا ازالہ

اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ پر عاشق ومعشوق کا اطلاق ناجائز ہے اس لئے اس لفظ کے اطلاق کا غلبہ قبیح عشق والوں کے لئے عام ہے اسی لئے جولفظ عرف عام میں قبیح اشیاء پر اطلاق ہوتا ہے وہ اللہ ورسول جل جلالہ ﷺ کے لئے ناجائز ہے لیکن افسوس کہ آج کل کے جاہل شعراء اللہ تعالیٰ پر اس کا اطلاق اپنا فخر سمجھتے ہیں اور مذکورہ بالا عاشق ومعشوق دونوں کے اشعار میں آجانا حجت نہیں یہ ان کا سہو وخطا ہے اور نہ ہمارے لئے حجت۔

## لطیفہ

دیوبندیوں کے قاسم العلوم والخیرات صاحب نے حضور سرور عالم ﷺ کو کہا "خدا تیرا تو خدا کا حبیب" یہ ان لوگوں کو گوارا ہے اور امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا "یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا" یہ ان لوگوں کو گوارا نہیں بلکہ شرک۔ اس کو کہتے ہیں تعصب۔

## عقیدت

الحمدللہ ہم اہل سنت اپنے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عقیدت سے بھرپور سرشار ہیں کہ آپ سے جس شے کو بھی نسبت ہوگئی وہ بھی اللہ تعالیٰ کی محبوب ہے۔ ہمارے امام اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے کہا

[illegible]

عبائے محمد قبائے محمد ﷺ

## شریعت کی پاسداری اور رسول اللہ ﷺ پر جاں نثاری

اپنی ایک نعت میں امام احمد رضا قدس سرہ نے کہا کہ

لیکن رضا نے ختم سخن اس پر کردیا

خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اس سے کچے ذہن اس وہم میں مبتلا ہوسکتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ بس صرف اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں آپ

نے عبدیت کے ساتھ شانِ محبوبیت کا اظہار فرمایا تا کہ کج ذہن یہ بھی تو دیکھے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ محبوب عبد ہیں اور محبوب کا مرتبہ بھی بتا دیا کہ میں تو مالک کہونگا۔

یعنی میں تو اے آقائے کون و مکاں ﷺ آپ کو ساری کائنات کا (مجازی) مالک ہی کہوں گا کیونکہ آپ ﷺ مالکِ دو جہاں کے حبیب ہیں چونکہ محبت کا تقاضا یہی ہے کہ محب اور محبوب کے درمیان یہ سوال ہی ختم ہوتا ہے کہ یہ میرا ہے اور وہ تیرا ہے بلکہ جس شے کا محب مالک ہوتا ہے محبوب کو بھی اس کا مالک بنا دیتا ہے۔ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حبیب کی ملکیت و ملوکیت کو ثابت کیا ہے اور شریعت مطہرہ کے عین مطابق عقیدہ ظاہر کیا۔

## قاسم نانوتوی پٹڑی سے اتر گیا

بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی کا ایک شعر ملاحظہ فرمایئے جسے سرخیل علمائے دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے خطبات میں تحریر کیا ہے

گرفت ہوگی ایک بندہ کہنے پر
جو ہو سکے بھی خدائی کا اک تری انکار

یعنی اگر حضور ﷺ کی خدائی کا انکار ممکن بھی ہو تو پھر آپ کو بندہ کہنے پر گرفت یقینی ہے بالفاظ دگر۔ کوئی تیری خدائی نہ بھی تسلیم کرے تب بھی تجھے بندہ نہیں جا سکتا ورنہ گرفت ہوگی۔ یہ عقیدہ توحید و رسالت سے کس قدر نا آشنائی ہے صحیح عقیدہ وہ ہے جو اعلیٰ حضرت نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ دیکھئے نانوتوی صاحب ایک جانب تو حبیب خدا کی خدائی کا انکار ناممکن بتا رہے ہیں اور دوسری جانب اسے گرفت کی وعید سنا رہے ہیں جو آپ کو بندہ کہے حالانکہ تمام کائنات سے افضل اور بعد از خدا بزرگ و برتر ہونے کے باوجود یقیناً آپ خدا کے بندے ہیں۔

## مالک کے حبیب

یہ وہ لقب ہے جس پر حضور سرورِ عالم ﷺ کو فخر ہے لیکن افسوس کہ دورِ حاضرہ میں ایک برادری کو اس لقب میں تامل ہے لیکن ارشاداتِ رسول اللہ ﷺ کا کون منکر ہو سکتا ہے۔

## احادیث مبارکہ

(۱) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مدح فرما رہے ہیں کہ کوئی کہتا آدم صفی اللہ ہیں کوئی کہتا ابراہیم خلیل اللہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کی گفتگو کے دوران حضور سرورِ عالم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا

الا وانا حبیب اللہ ولا فخر۔ (رواہ ترمذی، مدارمی، مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

خبردار! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور یہ فخراً نہیں کہہ رہا۔

## فائدہ

اس حدیث کی شرح ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا کہ

وانا حبیب اللہ ای محبہ ومحبوبہ

یعنی حبیب کا معنیٰ محب بھی ہے اور محبوب بھی۔

اس کے بعد حبیب وخلیل کے درمیان فرق میں طویل بحث لکھ کر فرمایا

والاظهر فی الاستدلال علی ان مرتبة فی درجة الكمال قول ذی الجلال والجمال قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونی يحببكم الله. (مرقات جلد ۵ صفحہ ۳۶۹)

استدلال میں ظاہر تر یہ ہے کہ محبوبیت درجۂ کمال میں ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا قول "قل ان کنتم تحبون اللہ الخ" روشن دلیل ہے۔

## حبیب کے غلام بھی محبوب ہیں

آیتِ قرآنی نے مزید تصریح فرمائی کہ جو بھی حضور ﷺ کی غلامی میں آ گیا وہ بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اسی لئے ہم اہل سنت صحابہ کرام واہل بیت اور جملہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم کو محبوبانِ خدا مانتے ہیں۔

## دوسرا حوالہ

شیخ محدثین فی الہند حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ حدیث مذکور کی شرح میں لکھتے ہیں

الا وانا حبیب اللہ          بدان وآگاہ باش کہ من دوست وابستۂ خدا ام و گفتہ اند کہ حبیب محب کہ بمقام محبوبیت رسیدہ باشد وخلیل محب مطلق و گرچہ انبیاء و رسل بلکہ مومنان نیز ہمہ محب محبوب درگاہ الٰہی اند ولیکن محبوبیت بر پیغامبر ما علی مرتبہ کمال است واخص مرتبات آں وبعضی از عرفا وعلماء را در فرق میان حبیب وخلیل کلامی است طویل کہ در شرح ذکر کردہ شدہ است۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۷۶)

حضور ﷺ نے فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ میں اللہ کا محبوب ہوں۔ علماء کرام نے فرمایا کہ حبیب وہ محب ہوتا ہے جو مقام محبوبیت میں پہنچا ہوا ہو اور خلیل محب مطلق کو کہتے ہیں اگرچہ تمام انبیاء ورسل بلکہ مومن بھی درگاہ خداوندی کے محب محبوب ہیں لیکن یہاں اعلیٰ مرتبہ کمال اور اس کے اخص درجات میں گفتگو ہے اور بعض عرفاء وعلماء کا حبیب وخلیل کے درمیان فرق کے

بارے میں عجیب و غریب کلام ہے جو مشکوٰۃ شریف کی (عربی) شرح "لمعات" میں مذکور ہے۔

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

## حل لغات

قدموں میں ہونا کسی کی صحبت و خدمت میں رہنا مراد ہے یہ نہایت تعظیم و تکریم کے وقت بولا جاتا ہے۔ غیر کا منہ دیکھنا، بیگانوں کی شکل و صورت دیکھنا اس سے غیروں سے استغنا ہو لا پرواہی مراد ہے۔ نظروں پہ چڑھنا، پسند آ جانا کسی کے ساتھ دل لگ جانا۔ تلوا، اُردو لفظ ہے پنجہ اور ایڑی کی درمیانی جگہ۔

## شرح

سلطانِ حسیناں اور سرتاجِ مہ جبیناں (ﷺ) جو حضرات آپ کی صحبت برکت اور خدمت با شرافت میں رہتے ہیں وہ غیروں کی صورت و شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ آپ کا مبارک تلوا اتنا حسین و جمیل اور پُرکشش ہے کہ اس کی زیارت کے بعد کسی حسین و جمیل کا چہرہ بھی دیکھنا گوارا نہیں ہو سکتا۔ اس مضمون کو کسی نے یوں ادا کیا ہے

تختِ سکندر پر وہ تھوکتے نہیں ہیں
بستر جن کا لگا ہوا ہے تیرے در کے سامنے

## قرآنِ مجید

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے اوصافِ جمیلہ و اخلاقِ کریمہ کے بارے میں فرماتا ہے

فبما رحمة الله من الله لنت لهم ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو ضرور تمہاری گرد سے پریشان ہو جاتے۔ (پارہ ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۵۹)

## احادیث مبارکہ

ایسے وجد آفرین اور روح پرور واقعات کتبِ سیر میں بے شمار ہیں کہ حضور سرورِ کونین ﷺ کا رخِ تاباں کو جو کوئی ایک مرتبہ دیکھ لیتا یا آپ کی خدمت بابرکت میں تھوڑی دیر بیٹھ جاتا اس کے دل میں ہمیشہ یہ تمنا انگڑائی لیتی کہ ان کی بارگاہ

بیکس پناہ میں ہمیشہ حاضر رہے اور جن لوگوں کو مکارمِ اخلاق کی چاشنی ل جاتی تکالیف ومصائب کے باوجود نہ ماں باپ کی شفقت یاد رہتی نہ دوست و آشنا کا تعلق ذہن میں جگہ لیتا بلکہ کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا ایسے کئی واقعات ہیں بطور نمونہ ایک عرض کئے دیتا ہوں۔

## سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانہ جاہلیت میں اپنی والدہ کے ساتھ ننھیال جا رہے تھے بنوقیس نے قافلہ کو لوٹا جس میں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے ان کو مکہ کے بازار میں لا کر بیچا حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ان کو خرید لیا۔ جب حضور ﷺ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو انہوں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کر دیا۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو ان کے فراق کا بہت صدمہ تھا اور ہونا ہی چاہیے تھا کہ اولاد کی محبت فطری چیز ہے وہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فراق روتے اور اشعار پڑھتے پھرا کرتے تھے۔ اتفاق سے ان کی قوم کے چند لوگوں کا حج کو جانا ہوا اور انہوں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچانا، باپ کا حال سنایا، شعر سنائے، ان کی یاد و فراق داستان سنائی۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ہاتھ تین شعر کہہ کر بھیجے جن کا مطلب یہ تھا کہ میں یہاں مکہ میں ہوں خیریت سے ہوں تم غم اور صدمہ نہ کرو میں بڑے کریم لوگوں کی غلامی میں ہوں ان لوگوں نے جا کر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خیر و خبر ان کے باپ کو سنائی اور وہ اشعار سنائے جو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہہ کر بھیجے تھے اور پتہ بتایا۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ اور چچا فدیہ کی رقم لے کر ان کو غلامی سے چھڑانے کی نیت سے مکہ مکرمہ پہنچے تحقیق کی پتہ چلایا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا اے ہاشم کی اولاد اور اپنی قوم کے سردار تم لوگ حرم کے رہنے والے ہو اور اللہ کے گھر کے پڑوسی تم خود قیدیوں کو رہا کراتے ہو، بھوکوں کو کھانا دیتے ہو ہم اپنے بیٹے کی طلب میں تمہارے پاس پہنچے ہیں ہم پر احسان کرو اور کرم فرماؤ اور فدیہ قبول کر لو اور اس کو رہا کر دو بلکہ جو فدیہ ہو اس سے زیادہ لے لو۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے عرض کیا کہ حضور ﷺ بس یہی عرض ہے آپ نے ارشاد فرمایا اس کو بلا لو اور اس سے پوچھ لو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر فدیہ ہی کے وہ تمہارا ہے اور اگر نہ جانا چاہے تو میں ایسے شخص پر جبر نہیں کر سکتا جو خود نہ جانا چاہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے استحقاق سے بھی زیادہ احسان فرمایا یہ بات خوشی سے منظور ہے۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلائے گئے آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کو پہچانتے ہو عرض کیا جی ہاں پہچانتا ہوں یہ میرے ماں باپ ہیں اور یہ میرے چچا۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرا حال بھی تمہیں معلوم ہے اب تمہیں اختیار ہے کہ میرے پاس رہنا چاہو تو میرے پاس رہو ان کے ساتھ جانا

چاہو تو اجازت ہے۔ حضرت زید رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ حضور اکرم ﷺ میں آپ کے مقابلہ میں بھلا کس کو پسند کر سکتا ہوں۔ آپ میرے لئے باپ کی جگہ بھی ہیں اور چچا کی جگہ بھی۔ ان دونوں باپ چچا نے کہا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو اور باپ چچا اور سب گھر والوں کے مقابلہ میں غلام رہنے کو پسند کرتے ہو۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں میں نے ان میں (حضور ﷺ کی طرف اشارہ کر کے) ایسی بات دیکھی ہے جس کے مقابلہ میں میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کر سکتا۔ حضور ﷺ نے جب یہ جواب سنا تو ان کو گود میں لے لیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ اور چچا بھی یہ منظر دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور خوشی سے ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت بچے تھے بچپن کی حالت میں سارے گھر کو عزیز و اقارب کو غلامی پر قربان کر دینا معمولی بات نہیں۔

بحر سائل کا ہوں سائل نہ کنویں کا پیاسا

خود بجھا جاتے کلیجا میرا چھینٹا تیرا

## حل لغات

بحر بمعنی دریا اور سمندر۔ سائل اول اسم فاعل از سیلان بمعنی بہنا جاری ہونا اس سے سرور عالم ﷺ کی ذات اقدس مراد ہے دوسرا سائل از سوال بمعنے منگتا۔ کلیجا بمعنی جگر اور دل کلیجا بجھانے سے سیراب کرنا تسلی دینا اور آرزو پورا کرنا مراد ہے۔ جب سخت پیاس لگی ہو تو کہتے ہیں کلیجے میں آگ لگی ہوئی ہے کوئی بجھائے اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ سخت ترین پیاس لگی ہوئی ہے کوئی پانی پلائے۔ چھینٹا بمعنی ہلکی ہلکی بارش پھوار۔

## شرح

میں تو بہتے ہوئے سمندر کا منگتا ہوں کسی کنوئیں کا پیاسا نہیں مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ چل کر پیاس بجھاؤں بلکہ وہ ایسے کریم ہیں کہ میری سخت ترین پیاس کو خود بجھائیں گے اور میری اتنی سخت پیاس کے لئے ان کا ایک چھینٹا ہی کافی ہے۔

## قرآن مجید

ہمارے آقا و مولی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اٹھارہ عالم کے لئے ''بحر سائل'' ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین کا لقب عطا فرمایا کہ

وما ارسلنک الا رحمة للعلمین۔

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔(پارہ ۱۷، سورہ انبیاء، آیت ۱۰۷)

عالمین عالم کی جمع ہے عالم ماسوئی اللہ کو کہا جاتا ہے جہاں تک رب العالمین کی ربوبیت کا تعلق ہے وہاں تک رحمۃ اللعالمین کی رحمت کا تعلق ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ وہ رسول ہیں کہ تمام عوالم یعنی جنات، انسان، ملائکہ، شیاطین، آسمان و زمین، ارواحِ انبیاء و اولیاء وحوش وطیور حیوانات، جمادات، نباتات، معدنیات سب حضور کی رحمت سے مستفیض و مستفید ہوئے اور ہورہے ہیں اور قیامت تک استفادہ اور استفاضہ کرتے رہیں گے۔

## نکتہ

عالمین کا ہر ہر فرد وجودِ صانع پر علامت اور اس کے کسی خاص اسم و صفت کا مظہر ہو تو گویا آیہ مذکورہ میں اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ جو شئے ہمارے وجود پر علامت اور ہماری ذات وصفات کی مظہر ہے وہ تمہاری رحمت سے بھی مستفیض و بہرہ ور ہے۔

## لطیفہ

حضور سرورِ عالم ﷺ کو عالمین کی رحمت ماننا فرض ہے اس لئے کہ نص قطعی ہے اور رحمت مصدر بمعنی اسم فاعل ہے۔ اس معنی پر آپ کائنات کے ذرہ ذرہ کے لئے حاضر و ناظر اور ان تمام اشیاء پر من جانب اللہ متصرف اور سب کو جانتے بھی ہیں ورنہ رحمت للعٰلمینی کا کیا معنی۔ اہل سنت کے عقائد و حاضر و ناضر اور مختارِ کل اور علم غیب کُلی کا ثبوت اس آیت سے مدلل و محقق ہے۔ تفصیل فقیر کی کتاب ''دوں دا چین'' کا مطالعہ کیجئے۔

## خلاصۂ تقریر

حضور اکرم ﷺ ہر ذرہ کے لئے رحمت ہیں تو حیاۃ النبی ماننا پڑے گا ہر ذرہ آپ سے مستفیض ہو رہا ہے تو آپ کو مختار ماننا لازم ہوگا ہر چیز کو فیض پہنچتے ہیں تو علم غیب تسلیم کرنا پڑے گا ہر ذرہ کو فیض نصیب ہوتا ہے تو آپ کو حاضر و ناظر بھی ماننا ہوگا اور کائنات کی رحمت ہیں تو نور بھی تسلیم کرنا ہوگا۔

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

## حل لغات

چور، چوری کرنے والا اور مطلق مجرم کو بھی کہا جاتا ہے۔ یاں ''یہاں'' کا مخفف ہے۔

## شرح

اس سے دربارِ رسالت مراد ہے۔ "نوٹ" نرالا اور سب سے الگ دنیا کا دستور ہے کہ مجرم و نافرمان جرم کے بعد حاکم سے بچتے، منہ چراتا اور روپوش ہوتا رہتا ہے لیکن دربارِ رسالت کا عجب رنگ ہے اور یہاں کے مجرم کا حال الگ تھلگ ہے کہ جرم کے باوجود دامنِ عفو کی پناہ میں ہے اور کمبل پوش کی آغوشِ رحمت میں چھپا ہوا ہے۔

## قرآن مجید

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيماً

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پارہ ۵، سورہ نساء، آیت ۶۴)

## واقعہ اعرابی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ایک شخص روضۂ رسول اللہ ﷺ پر حاضر ہوا اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ حضور ﷺ کو مدفون ہوئے صرف تین دن ہوئے تھے کہ اس شخص نے آکر فرطِ جوش میں اپنے بالوں پر روضۂ انور کی مٹی مل کر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے آپ کے فرمان کو سنا جس میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله الى آخره۔ (پارہ ۵، سورہ نساء، آیت ۶۴)

یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اب میں آپ کے روضہ پر آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی بارگاہِ کرم سے میری بخشش ہو جائے تو قبرِ انور سے آواز آئی کہ جاؤ تم بخشے گئے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں

وقد ظلمت نفسي وجئتك تستغفر لي فنودي من القبر انه قد غفر لك (مدارج النبوت، جذب القلوب، وفاء الوفاء، خلاصہ)

اور میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے آپ مجھے بخشوا دیں تب روضۂ انور سے ندا آئی کہ تو بخشا گیا۔

## توضیح

آیت اور واقعہ میں واضح ہے کہ مجرم جرائم کے ارتکاب پر بارگاہِ رسول ﷺ میں حاضری دے اور حبیبِ کریم ﷺ اگر دامنِ عفو میں مجرم کو پناہ دیں تو توبہ بھی قبول اور مغفرت بھی نصیب۔

حضور سرورِ عالم ﷺ کے سامنے ہزاروں ایسے جرائم والے آئے اور دامنِ رحمت میں چھپے تو رحمتِ باری تعالیٰ نے اسے کہہ دیا کہ

تیرے وہ سجدے بھی ادا ہوئے جو قضا ہوئے تھے نماز میں

## لطیفہ

دور ۱۳۹۹ھ تا ۱۴۱۳ھ ہندو پاک کے دیوبندیوں، وہابیوں، مودودیوں نے آپس میں فیصلہ کرلیا کہ حرمین طیبین میں علمائے اہل سنت کا داخلہ بند ہو چنانچہ انہی سالوں کے دوران بہت بڑے فضلاء اور علماء و مشائخ کو پریشان کیا۔ فقیر اُویسی کے درپے آزاد ہوئے لیکن کچھ نہ کرسکے۔ الحمد للہ تا حال اطمینان سے جا رہا ہوں اور خدا کرے آخری لمحات گنبد خضراء کے سایہ تلے ختم ہوں۔ وہ لوگ جب فقیر کے لئے گرفتار کرانے کا پروگرام بنانے نظر آتے تو فقیر وہی گنبد خضراء ﷺ کے حضور یہی عرض کرتا اس تصور سے کہ وہابیوں، نجدیوں کی نظروں میں اگر فقیر جیسا بھی ہے لیکن ہے تو آپ کی پناہ میں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے اس مصرعہ کی برکت سے فقیر نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیوں کی شرارت سے تا حال محفوظ ہے حالانکہ اس دوران ہمارے اکابر و اصاغر پر حجازِ اقدس کی حاضری پر پابندی لگادی گئی اور فقیر آزاد رہا اور آزاد ہے اس پر خود وہابی، دیوبندی، مودودی لوگ بھی حیران ہیں۔

## واقعات مدینہ

مدینہ پاک اس دور میں عشق کا امتحان ہے بہت سے خوش قسمت اب بھی موجود ہیں کہ نجدیوں کی عشق پر سخت پابندی کے باوجود عشقِ رسول سے سرشار حضرات اپنی لگن میں مگن رہتے ہیں۔ اسی دور میں بے شمار عجیب و غریب واقعات سننے میں آئے ہیں ایک صاحب کے متعلق سنا ہے کہ بیس سال سے مدینہ پاک میں بلا اقامہ اقامت پذیر تھے ایک دن پکڑے گئے نجدیوں نے پوچھا تیرا کفیل کون ہے؟ جواب دیا چلو میں تمہیں اپنا کفیل دکھاؤں جونہی گنبدِ خضریٰ پر نظر پڑی کہا "ھذا کفیلی" یہی میرے کفیل ہیں۔ نجدیوں نے اسے مجنون کہہ کر چھوڑ دیا۔

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سورج وہ دل آراء ہے اجالا تیرا

## حل لغات

آنکھیں ٹھنڈی ہوں، پریشانیاں دور اور تسلی حاصل ہو۔ جگر تازے ہوں، دل باغ باغ ہو۔ جانیں سیراب، روحیں مطمئن اور پرسکون۔ سچے، خالص اصلی، دل آراء، دل سجانے والا۔ اجالا، اردو لفظ ہے بمعنی نور، روشنی اور صبح کا تڑکا۔

## شرح

اے حبیب کبریا ﷺ آپ وہ اصلی نور اور روشنی ہیں کہ جس کا نور دل کو سرور بخشتا ہے جیسے آفتاب دنیا کے طلوع سے

دل کو سرور ملتا ہے اور ارواح پُرسکون ہوتے اس سے بڑھ کر آپ کے رُخ انور کی روشنی سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلوں کو جلاء اور ارواح کو سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

## قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کو قرآن مجید میں "سراجاً منیرا" کے محبوب لقب سے یاد فرمایا اور فرمایا

"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"

سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔ (پارہ ۱۳، سورہ رعد، آیت ۲۸)

شفاء شریف میں ہے

بذکر اللہ ای بذکر محمد واصحابہ

اور حضور سرورِ کونین ﷺ کا اسم گرامی ذکر اللہ بھی ہے جیسا کہ دلائل الخیرات و دیگر کتب سیر و احادیث میں ہے۔

## احادیث مبارکہ

اس بارے میں متعدد روایات موجود ہیں کہ ( ) حضور اکرم ﷺ کے نامِ نامی سے اہل ایمان کو سکون اور چین نصیب ہوتا ہے (۲) حضور نبی پاک ﷺ کا ہی سارا اجالا ہے۔ چین و قرار سرکارِ ابد قرار ﷺ۔ یہ ایک طویل مضمون ہے تفصیل فقیر کی کتاب "شہد سے میٹھا نام محمد" میں ہے۔ پہلے کے لئے فقیر کی کتاب "حضور نور" کا مطالعہ فرمائیں۔

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

## حل لغات

عبث، بے فائدہ، بیکار۔ خوف، پیش آنے والے واقعات سے ڈر۔ پتا، اردو لفظ ہے درخت کا پات۔ سا (اردو) جیسا طرح اُڑ جاتا ہے، پرواز کئے جاتا ہے، پریشان و پراگندہ ہو جاتا ہے۔ پلہ، ترازو کا پلہ، پلہ سے مراد میزانِ عمل کا پلہ ہے جو بروزِ قیامت نیک و بد اعمال تولنے کے لئے قائم ہوگا۔ ہلکا، کم، کم وزن۔ سہی، یعنی بالفرض ایسا ہی، ٹھیک۔ بھاری، وزن دار، بوجھل۔ بھروسا بمعنی آسرا، اعتبار۔

## شرح

لوگوں کا دل اعمال کے تولے جانے کے خوف سے بے فائدہ پتوں کی طرح اُڑ رہا ہے اور پریشان و پراگندہ ہے

میزانِ عمل کا پلہ قیامت کے دن ہلکا بھی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اے شفیع المذنبین ورحمت اللعلمین علیہ آپ کی شفاعت کا اعتقاد بہت ہی وزن دار ہے اس لئے کہ آپ بے سہاروں اور دلوں کے آسرا ہیں۔

## قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے

ولسوف یعطیک ربک فترضی (پارہ ۳۰، سورہ ضحیٰ، آیت ۵)

مفسرین فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا

لا ارضی واحد من امتی فی النار

میری امت سے ایک بھی جہنم میں ہوگا تو میں راضی نہ ہوگا۔

اور فرمایا

عسی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا (پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، آیت ۷۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

## فائدہ

مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے کہ اس میں پہلے اور پچھلے تمام لوگ حضور ﷺ کی حمد کریں گے یہی جمہور کا مذہب ہے۔ منکرینِ شفاعت چند گنتی کے ہیں ان کا انکار مسئلہ کی حقیقت کو مضر نہیں ہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جمہور کے مذہب کو ہر مسئلہ میں فوقیت ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں ناز ہے کہ کل قیامت میں ہم اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی مدح سرائی میں انبیاء و اولیاء کے ساتھ ہوں گے اور منکرین نہ صرف دیکھتے ہی رہ جائیں گے بلکہ اپنی بدقسمتی پر ماتم کریں گے لیکن بے سود۔ اس لئے امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے انہیں خیر خواہانہ مشورہ دیا کہ

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

## انتباہ

منکرینِ شفاعت کا انکار اپنے قول میں سچے ہیں۔ حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا

شفاعتی یوم القیمة حق لم یومن بہالم یکن اھلھا۔ (ابن منیع)

میری شفاعت روزِ قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا وہ اس کے قابل نہ ہوگا یعنی وہ شفاعت سے محروم ہوگا۔

## فائدہ

یہ حدیث مبارک مسجد شریف کے باب رحمت (جنوبی) پر نمایاں طور پر ایسے مضبوط طور سے کندہ ہے کہ نجدی اسے مٹا نہیں سکتے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ چودہ صحابہ کرام سے مروی ہے آخر میں لکھا کہ منکرین اس متواتر حدیث کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرے اور شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لائے۔

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی

مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

## حل لغات

ایک میں کیا (اردو) صرف مجھ اکیلے کی کون سی بات ہے۔ عصیاں (عربی) نافرمانی۔ حقیقت (عربی) اصلیت، حیثیت۔ کتنی (اردو) کس قدر کیا حیثیت۔ مجھ سے (اردو) میرے جیسے۔ سو لاکھ (اردو) ایک کروڑ لیکن یہاں تعداد بتانا مقصود نہیں بلکہ مراد بے حد وحساب، لاتعداد افراد ہے۔ کافی (عربی) بس، پورا، کفایت کرنے والا۔ اشارہ (عربی) کنایہ، ایماء۔

## شرح

صرف مجھ اکیلے کی کون سی بات ہے صرف مجھ گنہگار کے گناہوں کی کیا حیثیت ہے مجھ جیسے لاتعداد بے شمار لوگوں کی بخشش ومغفرت کے لئے اے آقا آپ کا صرف ایک اشارہ کافی ہے۔

## قرآن مجید

آیاتِ شفاعت بالعموم اور خود سرورِ دو عالم ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدۂ شفاعت اس دعویٰ کی دلیل کافی ہے۔

## احادیث مبارکہ

حضور سرورِ عالم ﷺ امت کو جو شفاعت کا مژدہ بہار سنایا ہے وہی ہمارے لئے سرمایہ نجات کافی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

کسی کو ناز ہوگا بس اطاعت کا عبادت کا

ہمیں تو ایک سہارا ہے محمد کی شفاعت کا (ﷺ)

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی

اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

## حل لغات

مفت (فارسی) لفظ ہے بے محنت، بلا قیمت۔ پالا تھا (ہائے) اردو کلمۂ افسوس۔ نکما (اردو) بیکار، نا کارہ۔

## شرح

نکما کی نسبت تیرا کی طرف طلب و رحم و کرم اور اب معنی یوں ہوا کہ دونوں عالم کے سخی ﷺ نے اللہ کی نعمتیں بلا محنت عطا فرما کر ہماری پرورش فرمائی کام کاج یعنی خدا اور رسول کی کما حقہ فرمانبرداری کے کبھی عادی نہ ہوئے اور کوئی عبادت نہ کی ہمیشہ نکمے زندگی گزار دی اور اب مرنے کے بعد فرشتے تعمیل حکم (یعنی عبادت کے بارے میں سوال کرتے ہیں) اپنی بے کار زندگی پر بصد افسوس کناں ہوں کیونکہ میرے پاس عمل صالح نہیں ہے۔ اے محبوب کردگار ﷺ اپنے نکمے اور نا کارے امتی پر رحم و کرم فرماتے ہوئے آخرت میں مدد فرمایئے اس لئے کہ آپ نے دنیا میں بھی ہم پر کرم فرمایا تھا۔ اس شعر میں امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح اشارہ فرمایا ہے کہ ہم مسلمانوں کو اپنے اعمال پر تو بھروسہ نہیں اپنے نبی ﷺ کی شفاعت پر امیدیں وابستہ ہیں اور بس۔

## قرآنِ مجید

قیامت میں حضور سرورِ عالم ﷺ کی شفاعت کا انکار سوائے معتزلہ و خوارج اور نجدیہ وہابیہ کے کسی کو نہیں۔ چند آیاتِ قرآنی مندرجہ ذیل شفاعت کے اثبات میں کافی اور وافی ہیں۔

یومئذ لاتنفع الشفعة الامن اذن له الرحمن ورضی له قولا (پارہ ۱۶، سورہ طٰہٰ، آیت ۱۰۹)

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔

اس آیت میں کار آمد شفاعت کو دو شرطوں سے وابستہ فرمایا ہے۔

(۱) شفاعت کنندہ مقربین بارگاہ ایزدی میں سے ہو اور اسے اس (شفاعت) کی اجازت رحمٰن تعالیٰ کی طرف سے مل چکی ہو۔ شفاعت بجائے خود معقول اور پسندیدہ نہ ہو اور جس کے حق میں وہ شفاعت کرنے اٹھا ہے وہ ایمان و اعمالِ صالحہ کی اتنی تعداد ضرور رکھتا ہو کہ شفاعت کا اہل اور مستحق ٹھہر سکے کیونکہ کافروں، مشرکوں، ملحدوں، بے دینوں اور منافقوں کے حق میں کسی کی شفاعت قابل پذیرائی نہیں۔

وکم من ملک فی السموٰت لا تغنی شفٰعتھم شیئاً الا من بعد ان یاذن اللّٰہ لمن یشاء ویرضی

(پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۲۶)

اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جبکہ اللہ اجازت دے دے جس کے لئے چاہے اور پسند فرمائے

من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ (پارہ ۳، سورۃ البقرۃ، آیت ۲۵۵)

وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے۔

مامن شفیع الا من بعد اذنہ (پارہ ۱۱، سورۃ یونس، آیت ۳)

کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد

## انتباہ

جہاں شفاعت کی نفی ہے وہاں شفاعت کنندگان سے مراد بت اور جن کے لئے شفاعت غیر مقبول ہے ان سے بت پرست مراد ہیں اس لئے کہ بت پرستوں کا عقیدہ تھا کہ ان کی ان کے بت (معبودِ باطلہ) شفاعت کریں گے۔ وہابی، نجدی اس قسم کی آیات انکارِ شفاعت پر پیش کرتے ہیں اور بتوں کے بجائے انبیاء و اولیاء مراد لیتے ہیں لہٰذا عوامِ اہلِ سنت ان کی اس خیانت اور بددیانتی سے ہوشیار رہیں۔

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

ٹکڑوں سے مراد یہاں رزق مراد ہے جو حضور سرورِ عالم ﷺ کے صدقے سے مخلوق کو مل رہا ہے۔ غیر سے بیگانہ مراد ہے۔ ٹھوکر، پاؤں کی ضرب یعنی کسی کو لات مارنا۔ نہ ڈال بمعنی حوالہ نہ کر یعنی غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال یعنی دوسروں کے قدموں پہ نہ ڈال یعنی غیر کا محتاج نہ بنا۔ جھڑکیاں جھڑکی کی جمع ہے بمعنی ملامت، جھڑکیاں کھانا ملامت سننا اور پھٹکار سننا۔ کہاں، کس جگہ۔ صدقہ سے یہاں خیرات بخشش مراد ہے۔

## شرح

اے حبیب خدا اور امت کے مونس و غمخوار آپ کے دیئے ہوئے نوالوں سے ہم نے پرورش پائی ہے۔ غیروں کی

ٹھوکروں پہ نہ ڈال ہم آپ کی خیرات چھوڑ کر غیروں کی ملامت ڈانٹ پھٹکار سننا گوارا نہیں کرتے اور ہم ہمیشہ آپ ہی کے در سے لگے رہنا چاہتے ہیں۔

## فائدہ

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شعر میں درحقیقت قرآن پاک کی بہت سی آیتوں اور متعدد احادیث مبارکہ کے مفہوم کو بڑے انوکھے اور نرالے انداز میں بیان فرمایا ہے۔ متعدد روایات سے واضح ہے کہ دنیا میں جس کسی کو جو نعمت یا ٹکڑے مل رہے ہیں یہ سب حضور اکرم ﷺ کا صدقہ ہے کیونکہ بقول شاعر ہمارا تو عقیدہ ہے

کس چیز کی کمی ہے مولا تیری گلی میں
دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں

یعنی دین و دنیا کی ہر شے کے مالک و مختار سید الانبیاء علیہ السلام ہیں اور اگر دنیا میں کسی کو روٹی نصیب ہوتی ہے تو یہ بھی در مصطفیٰ کی بدولت نصیب ہوتی ہے اور جو حضور ﷺ کے در پر پہنچتے ہیں ان کا پھر دنیا و آخرت میں ایک بلند ترین مقام ہوتا ہے۔ بقول شاعر

ان کے در پہ پلنے والے اپنا آپ جواب
کوئی غریب نواز ہے کوئی داتا گنج ہے

## حوالہ جات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے وہی فرمایا جو اسلاف صالحین رحمہم اللہ نے فرمایا صرف دو حوالے ملاحظہ ہوں۔

(۱) ابن قیم نے کہا کہ

ان کل خیر نالۃ امۃ فی الدنیا و الآخرۃ فانما نالۃ علی یدہ ﷺ (مدارج النبوت صفحہ ۴۴)

دنیا و آخرت کی ہر خیر و بھلائی حضور ﷺ کی امت کو آپ کے ہاتھ سے پہنچ رہی ہے۔

(۲) علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الجواہر المنظم میں لکھتے ہیں

ھو ﷺ خلیفۃ اللہ الاعظم الذی جعل خزائن کرمہ وھو ائد نعمہ طوع یدیہ و ارادۃ یعطی من یشاء

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں کہ حق تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع ان کے ارادے کے زیر فرمان کر دیئے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں ﷺ

خوار وبیمار خطا وار گنہگار ہوں میں
رافع ونافع وشافع لقب آقا تیرا

## حل لغات

خوار، فارسی میں واؤنہیں پڑھا جاتا۔ ذلیل ورسوا، بدکار، بُرے کام کرنے والا۔ خطاوار، قصوروار۔ گنہگار، مجرم۔ رافع، بلند کرنے والا، عزت دینے والا۔ نافع، نفع دینے والا، شفا بخش۔ شافع، شفاعت کرنے والا، سفارش کنندہ۔ لقب، وہ نام جو اچھائی کی وجہ سے پڑ گیا ہو۔ آقا، فارسی لفظ ہے مالک وحاکم کو کہا جاتا ہے۔

## شرح

لف نشر مرتب ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بارگاہ حبیب کبریا ﷺ میں عرض کی کہ اگر میں خوار ہوں تو اے حبیب ﷺ آپ رافع عزت بخشنے والے ہیں اگر میں بیمار ہوں تو آپ شفا بخشنے والے ہیں اگر میں خطاوار ہوں اور گنہگار ہوں تو آپ شفیع المذنبین ہیں۔

## رافع

حضور سرور عالم ﷺ کا یہ اسم مبارک آپ کے ان کمالات کا ترجمان ہے جو آپ نے دنیا والوں کو پستی سے نکال کر ایسا بلند فرمایا کہ جس پر نوری وناری مخلوق ہر دونوں رشک کناں ہیں جو بھی آپ کے دامن کو لپٹا تھا تو سمندر بن گیا خاک تھا تو گوہر بن گیا۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے عرب کے ایک تاجر تھے لیکن دامن مصطفی ﷺ کی برکت سے صدیق اکبر اور بعد الانبیاء افضل و برتر بنے، سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے عرب کے صرف ایک دلیر انسان مشہور تھے لیکن حضور ﷺ نے انہیں فاروقِ اعظم بنادیا، سیدنا عثمان صرف عرب کے ایک مالدار معروف تھے لیکن حضور ﷺ نے انہیں ذوالنورین بنادیا، سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیر خدا بنادیا۔ ایسے ہی ہر صحابی کو وہ مرتبہ بخشا کہ کوئی غوث، قطب، مجتہد، مفسر اور اعظم ان میں سے کسی ایک کا ہم پلہ نہیں ہوسکتا بلکہ جسے بھی آپ سے کچھ نسبت ہوگئی اس کی ہمسری ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گی۔ آپ کی امت کے اولیاء جیسے اولیاء کہاں، آپ کے ملک جیسا ملک کہاں بلکہ آپ کی امت کو بھی وہ رفعت ملی کہ اس میں شمولیت کی تمنا انبیاء علیہم السلام کو تھی اب بھی اسے رفعت اور بلندی نصیب ہے جو آپ کا نام لیوا ہے آپ سے ہٹ کر لاکھوں سال عبادت کرے وہ نہ صرف خوار وذلیل ہوگا بلکہ جہنم کا ایندھن اور ابوجہل کا ساتھی ہوگا۔

## نافع

یہ اسم مبارک ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کو ہی سجتا ہے اس لئے کہ آپ کائنات کے لئے رحمت ہی رحمت ہیں اور رحمت سے نفع ہی نفع ہوتا ہے باقی جتنا نافع ہیں وہ آپ کے طفیلی ہیں۔

## قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے درجنوں چیزوں کو قرآن مجید میں نافع بتایا ہے مثلاً پند و موعظت

وذکرفان الذکری تنفع المؤمنین.

اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔ (پارہ ۲۷، سورہ ذاریات، آیت ۵۵)

(۲) کشتی۔

والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس

اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے۔ (پارہ ۲، سورہ بقرہ، آیت ۱۶۴)

(۳) صدق۔

یوم ینفع الصادقین صدقھم.

یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا۔ (پارہ ۷، سورہ مائدہ، آیت ۱۱۹)

## احادیث مبارکہ

حضور سرورِ عالم ﷺ کا نفع اتنا عام ہے کہ خدا تعالیٰ کی خدائی کا ہر فرد آپ کے نفع کے بغیر رہ نہیں سکتا کیونکہ آپ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا آپ کی رحمۃ للعٰلمین سے ہر ذرہ ہزار عالم بہرہ افروز ہو رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

میری تقدیر بری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کڑوڑا تیرا

## حل لغات

بھلی کر دے، اچھی اور نیک کر دے۔ محو، بمعنی مٹانا اور اثبات، ثابت کرنا۔ دفتر، فارسی لفظ بمعنی حساب اور عدالت کے کاغذات کا مجموعہ یہاں پر لوحِ محفوظ مراد ہے۔ کڑوڑا اردو لفظ ہے بمعنی اختیار و قبضہ۔

## شرح

اے بگڑی بنانے والے آقا اگر میری قسمت میں دنیا یا آخرت کی کوئی برائی لکھی ہو تو برائے کرم اسے اچھائی اور نیکی سے تبدیل کر دیجئے کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ بُرائی کو اچھائی سے تبدیل فرما سکتے ہیں اس لئے کہ خالقِ کائنات کی تقدیریں اور قسمتیں اور دیگر ہر چیز مکتوب ہے۔

## قرآن مجید

یمحوا اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب (پارہ ۱۳، سورۂ رعد، آیت ۳۹)

اللہ تعالیٰ جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔

آیت ہذا سے اہل سنت نے تقدیر ٹالنے کا استدلال فرمایا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی عرض پر تقدیر تبدیل فرما دیتا ہے۔

(۱) حدیث شریف میں ہے

الدعاء یرد القضاء. (مشکوۃ شریف)

دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کے لئے فرماتا ہے

لئن سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ. (بخاری، مسلم، مشکوۃ وغیرہ)

اگر مجھ سے کچھ مانگے تو ضرور ضرور دوں گا اگر مجھ سے پناہ مانگے تو ضرور ضرور پناہ دوں گا۔

(۳) حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا

لو اقسم علی اللہ لابرہ

کہ اگر نیک بندے اللہ پر کسی بات کی قسم اٹھائیں تو اللہ ضرور ہر حال میں پوری کر دیتا ہے۔

## تقدیر کی قسمیں

تقدیر کی تین قسم ہیں (۱) مبرم (۲) معلق (۳) معلق شبیہ بالمبرم۔ مبرم کبھی نہیں ٹلتی اگر کوئی محبوب خدا اس کے متعلق بارگاہ میں عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اعراض یعنی نہ مانگنے کا حکم فرما دیتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے قوم لوط علیہ السلام سے عذاب ٹلنے کی عرض کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یا ابراھیم اعرض عن ھذا انہ قد جاء امر ربک. (پارہ ۱۲، سورۂ ہود، آیت ۷۶)

تقدیر معلق کے ٹلنے میں کسی کو اختلاف نہیں تقدیر معلق شبیہ بالمبرم میں وہابیہ و دیوبندیہ کا اختلاف ہے۔ ہم جب

کہتے ہیں کہ تقدیر مبرم ٹل جاتی ہے تو اس سے یہی تقدیر مراد ہوتی ہے۔

(تفصیل فقیر نے صدائے ذوق شرح مثنوی) میں لکھ دی ہے اور تقدیر مبرم کے ٹالنے کا دعویٰ اولیائے کرام کو ہے۔

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات شریف صفحہ ۲۱ میں لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے اپنے بعض رسالوں میں تحریر فرمایا ہے کہ

کسے را مجال نیست کہ قضاء مبرم را تبدیل کند مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف می کنم

می‌فرمودند ایشان ازیں قول تعجب بسیار میکردند و استبعاد مے فرمودند۔

قضائے مبرم میں کسی کو مجال نہیں ہے مگر مجھے حق حاصل ہے اگر چاہوں تو اس میں بھی تصرف کروں۔ اس بات سے بہت تعجب فرماتے تھے اور بعید از فہم تصور فرماتے تھے۔

یہ بات بہت مدت تک اس فقیر (مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ) کے ذہن میں رہی یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا اور اپنے فضل و کرم سے اس فقیر پر (شیخ عبدالقادر جیلانی) کے قول کی حقیقت کو ظاہر فرمایا کہ قضائے معلق دو طرح پر ہے ایک وہ قضا ہے جس کا معلق ہونا لوحِ محفوظ میں ظاہر ہوا ہے اور فرشتوں کو اس پر اطلاع دی ہے اور دوسری وہ قضا ہے جس کا معلق ہونا صرف خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور لوحِ محفوظ میں قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات بھی اسی قسم پر موقوف ہے جو قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

وعزة ربي ان السعداء والاشقياء ليعرضون علي عيني في اللوح المحفوظ انا غائص في بحار علم الله ومشاهدته. (بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲ و قلائد الجواہر صفحہ ۱۰۲ و زبدۃ الآثار صفحہ ۸۵ و تفریح الخاطر صفحہ ۲۳)

مجھے اپنے رب جلیل کی عزت و عظمت کی قسم میرے سامنے نیک بخت اور بد بخت پیش کئے جاتے ہیں میری نظر لوح محفوظ پر ہوتی ہے میں اللہ تعالیٰ کے علوم اور مشاہدات کے سمندروں میں تیرنے والا ہوں۔

اولیاء کاملین کے لئے حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے فرمایا

لوح محفوظ است پیش اولیاء

از چه محفوظ است محفوظ از خطاء

بلکه پیش اززادن تو سالها

دیده باشندت بچندیں حالها

لوحِ محفوظ اور تقدیر کی تفصیل فقیر کی کتاب "لوحِ محفوظ" میں ہے۔

تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

## حل لغات

میل (بالفتح) اردو لفظ ہے بمعنی وہ مٹی وغیرہ جو بدن پر جم جائے ہم میل کچیل کہا کرتے ہیں یہاں دل کی سیاہی اور حجابات مراد ہیں۔ دل میلا نہ کرنا، اس سے دل کا رنج اور حزن و ملال میں نہ ڈالنا اور بات نہ ٹالنا مراد ہے۔

## شرح

اے اللہ تعالیٰ کے لاڈلے محبوب اور امت کے غمخوار ﷺ اگر آپ چاہیں تو میرے دل کا رنج و حزن و ملال صاف ہو جائیگا کیونکہ آپ کی مرضی اور ارادے کے متعلق خداوند قدوس ہر کام کر دیا کرتا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ رنجیدہ خاطر کبھی نہیں کرتا بنا بریں رنج و غم حزن و ملال سے میرا دل پاک صاف فرما دیجئے۔

## قرآن مجید

مصرعہ اول کا مقصد ظاہر ہے مصرعہ ثانی آیت ذیل کے مطابق ہے تفاسیر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کا قبلہ بنانا پسند خاطر تھا اور حضور اس امید میں آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے تو یہ آیت اتری

قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضھا فول وجھک شطر المسجد الحرام.

(پارہ ۲، سورہ بقرہ، آیت ۱۴۴)

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔

## فائدہ

آیت نے صاف بتلا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبلہ تو بدل دیا لیکن محبوب ﷺ کا دل میلا نہ کیا۔

وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطن فی امنیتہ

(پارہ ۱۷، سورہ حج، آیت ۵۲)

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے سب پر یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے

میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا۔

## شانِ نزول

جب سورۃ نازل ہوئی تو سید عالم ﷺ نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے بھی غور کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے۔ جب آپ نے آیت ومناۃ الثالثۃ الاخری پڑھ کر حسبِ دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی۔ جبرائیل امین نے سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور ﷺ کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ (خزائن عرفان)

## فائدہ

آیت مذکورہ بالا میں امنیۃ بمعنی قراۃ ہے جن بدبختوں نے آرزو اور تمنا لیا ہے انہیں لغویات قرآنیہ سے ناواقفیت ہے۔ امفردات تفسیر روح المعانی، روح البیان وغیرہ جملہ مفسرین نے امنیۃ بمعنی قراٰۃ لیا ہے مزید تفصیل کے لئے فقیر کی تفسیر ''روح البیان'' ملاحظہ ہو۔

کس کا منہ تکیئے کہاں جائیے کس سے کہیئے
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

## حل لغات

کس کا منہ تکیئے (اردو) حسرت و مایوسی سے کس کی صورت دیکھی جائے۔

## شرح

اے آقائے کائنات اور بندہ پرور نبی ﷺ آپ کو چھوڑ کر کس کی صورت دیکھی جائے اور اپنے مصائب و آلام کے بیان کریں اور کدھر جائیں اور جائیں تو سوائے یاس اور ناامیدی کے کچھ حاصل نہ ہوگا آپ کا یہ نکما غلام آرزو رکھتا ہے کہ آپ ہی کے قدموں پر جان دے دے ورنہ نمک حرامی اور غداری ہوگی۔

## قرآن مجید

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم الخ (پ ۵، سورۃ نساء، آیت ۶۴)

کے حکم پر ہم سوائے رسول اللہ ﷺ کے کہیں نہیں جا سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی ہر مراد کی

تحصیل کے لئے بارگاہ رسول ﷺ کے سوا کہیں نہیں گئے۔ چند نمونے حاضر ہیں۔

## زمانۂ طفولیت میں

(۱) ایک دفعہ ابو طالب نے حضور ﷺ کو ساتھ لے کر بارش کے لئے دعا کی تھی تو حضور ﷺ کی برکت سے فوراً قبول ہوئی تھی چنانچہ عرفطہ بن حباب صحابی اس واقعہ کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ میں مکہ میں آیا اور اہل مکہ قحط سالی میں مبتلا تھے۔ قریش نے کہا اے ابو طالب جنگل قحط زدہ ہو گیا اور ہمارے زن و فرزند قحط میں مبتلا ہیں تو آ اور بارش کے لئے دعا کر۔ ابو طالب نکلا اور اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا گویا وہ تاریکی ابر کا آفتاب تھا کہ جس سے سیاہ بادل دور ہو گیا ہو اور اس کے اردگرد چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے۔ پس ابو طالب نے اس لڑکے کو لیا اور اس کی پیٹھ کعبہ سے لگائی اس لڑکے (محمد مصطفیٰ ﷺ) نے التجا کرنے والے کی طرح اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا حالانکہ اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہ تھا اشارہ کرنا تھا کہ بادل چاروں طرف سے آنے لگے اور مینہ برسا اور بہت برسا۔ جنگل میں پانی ہی پانی نظر آنے لگا اور شہری و بدوی خوشحال ہو گئے اس بارے میں ابو طالب کہتا ہے

وابیض لیستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة الارامل (ابن عساکر)

اور گورے رنگ والے جن کے چہرے کے وسیلے سے نزول باراں طلب کیا جاتا ہے اور جو یتیموں کے ملجا و ماویٰ اور رانڈوں اور درویشوں کے نگہبان ہیں۔

(۲) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ایک رات رسول اللہ ﷺ وضو فرما رہے تھے کہ آپ نے لبیک کہا پھر لبیک لبیک تین بار فرمایا اور میں نے آپ کو تین بار "نصرت، نصرت، نصرت" تیری مدد کی گئی......... فرماتے سنا حضور اکرم ﷺ وضو فرما کر تشریف لائے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے سنا کہ حضور کلام فرما رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی فریاد کرنے والا مجھ سے نصرت طلب کرتا ہے تین روز کے بعد عمرو بن خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس سواروں کے ساتھ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ آیا جو کچھ گزرا اس کی آپ کو خبر دی۔

## فائدہ

اس قسم کے درجنوں واقعات فقیر کی کتاب "ندائے یارسول اللہ ﷺ" میں درج ہیں اہل ذوق اس کا مطالعہ فرمائیں۔

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا

تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

## حل لغات

جماعت،گروہ اس سے اہل سنت و جماعت مراد ہے۔پھرتا ہے،واپس لوٹتا ہے۔

## شرح

ایک رسولِ عربی ﷺ آپ نے ہی ہمیں مذہب اسلام کی ہدایت فرمائی اور مسلک حق اہل سنت و جماعت سے آگاہی بخشی۔آپ بڑے ہی کریم ہیں اور کریم کبھی اپنا عطیہ واپس نہیں لیتا یعنی ہمیں اسی مسلک حق اور مذہب اہل سنت پر ثابت قدم رکھے۔

## قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وکنتم علی شفاحفرۃ من النار فانقذکم منہا

اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا دیا۔(پارہ ۴،سورہ آل عمران،آیت ۱۰۳)

## فائدہ

فانقذکم کی ضمیر کا مرجع بعض مفسرین نے حضور ﷺ کو بتایا ہے۔

موت سنتا ہوں ستم تلخ ہے زہرابہ ناب
کون لادے مجھے تلووں کا غسالہ تیرا

## حل لغات

تلخ (فارسی)لفظ ہے کڑوا۔ستم تلخ بمعنی بہت شدید مصیبت و آفت۔زہرابہ (فارسی)لفظ ہے اور مرکب ہے زہر اور آب سے زہریلا پانی اور اس کے ساتھ ہائے مختفی لگی ہے ہائے مختفی وہ کہلاتی ہے جو اپنے ماقبل حرف پر حرکت ظاہر کرے اور خود اس کو واضح طور پر نہ بولا جائے بخلاف ہائے ہوز کے اس لئے کہ وہ خود ظاہر کر کے پڑھی جاتی ہے۔ناب (بمعنی خالص اصلی)زہرابۂ ناب بمعنی زہر آلود پانی۔کون لادے مجھے یعنی کوئی لا کر دے۔تلووں تلوا کی جمع تشریح گزر چکی ہے۔غسالہ (عربی)لفظ ہے دھوون یعنی وہ پانی جس سے منہ ہاتھ یا جسم دھویا گیا ہو۔

## شرح

اے مصیبت زدوں کے کام آنے والے میں سنتا ہوں کہ موت ایک بہت بڑی مصیبت آفت ہے خالص زہر آلود

پانی کا گھونٹ ہے جس کی مصیبت کو آرام میں اور زہریلا پن کو مٹھاس میں زمانہ کی کوئی چیز تبدیل نہیں کرسکتی ۔ سوائے ایک چیز کے اور وہ ہے آپ کے تلوؤں اور پیروں کا غسالہ یعنی دھوون میرے دل کی حسرت یہ ہے کہ آپ کے تلوؤں کا دھوون کوئی مجھے لاکر قبر میں دے دے تاکہ موت کی سختی اور تلخی دور ہو جائے ۔

## عقیدۂ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

موت کی سختی تو سب کو معلوم ہے لیکن جس خوش بخت کو رسول اللہ ﷺ کی نگاہ کرم نصیب ہو جائے اس کے لئے موت "ریحانۃ الجنۃ" (حدیث) ہے اسی لئے اسلاف اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم موت کی گھڑی کے لئے حبیب خدا ﷺ کے تبرکات ساتھ رکھنے کی وصیت فرماتے تھے اور عقیدہ یہی تھا کہ ان تبرکات کی برکت سے موت اور قبر اور حشر میں چین نصیب ہوگا۔

## حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور نبی کریم ﷺ اُم سلیم (والدہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ہاں چمڑے کے فرش پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے جب آپ اُٹھتے تو وہ آپ کے پسینہ مبارک کو ایک شیشی میں جمع کر لیتیں اور شانہ کرتے وقت جو بال گرتے ان کو اور پسینہ مبارک سُک (ایک قسم کی خوشبو ہے) میں ملا دیتیں۔ حضرت ثمامہ کا قول ہے کہ جب حضرت انس بن مالک کی وفات کا وقت آیا تو مجھے وصیت کی کہ اس سُک میں سے کچھ میری حنوط (کافور و صندل جو مردے کے کفن پر اور جسم پر مل دیا جاتا ہے) میں ڈال دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (بخاری شریف، کتاب الاستیذان)

حضرت ثابت بنانی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال ہے جب میں مرجاؤں تو اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا چنانچہ میں نے وصیت کے مطابق ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور وہ اسی حالت میں دفن کئے گئے۔ (الاصابہ فی ذکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مزید واقعات فقیر کی کتاب "اثبات فی تبرکات" اور "الاصابہ فی عقائد صحابہ" میں پڑھئے۔

دور کیا جانئے بدکار پہ کیسی گزری
تیرے ہی در پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

## حل لغات

کیا جانئے، اردو محاورہ ہے جو واللہ اعلم کے مطابق بولا جاتا ہے یعنی خدا جانے۔ پہ، اُردو لفظ ہے پر بمعنی علیٰ ہے۔

کیسی گزری، کیسے بیتے کیا مصیبت آئے۔ در، فارسی لفظ ہے دروازہ، دربار۔ بیکس۔ بے یارومددگار، تنہا اکیلا۔

## شرح

اے شہنشاہ عالم ﷺ آپ سے دور رہ کر نا معلوم کس طرح بیتے اور کیا کیا مصائب آئیں لہذا آپ کا بے یارومددگار امتی (جس کا آپ کے سوا کوئی نہیں) آرزو کرتا ہے کہ آپ ہی کے در اقدس پر مرمٹے تا کہ ہمیشہ کے لئے چین وسکون نصیب ہو۔

## مدینہ پاک میں مرنے کی آرزو

اس شعر میں امام اہل سنت مدینہ پاک میں موت کی آرزو کر رہے ہیں کیونکہ مدینہ ہی مسلمان کا اور اس کے اسلام و ایمان کا ملجا وماویٰ ہے۔

## موت مدینے کی

(۱) مدینہ پاک میں مرنے کی ترغیب خود حضور سرورِ عالم ﷺ نے یوں دی

من مات بالمدینه کنت له شفیعاً مایوم القیمة (خلاصۃ الوفاء)

جو مدینہ پاک میں مرے گا تو قیامت میں میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(۲) فرمایا حضور ﷺ نے

من استطاع ان یموت بالمدینة فیمت بهافانی اشفع من یموت بها

جسے ممکن ہو وہ مدینہ پاک میں مرے اس لئے کہ جو اس میں مرے گا میں اس کی خصوصی شفاعت کروں گا۔

ایک روایت میں ہے

فانی اشهدمن یموت بها.

میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔

(۳) فرمایا حضور ﷺ نے

من استطاع ان یموت بالمدینة فانه من یمت بها اشفع له و اشهدله

جسے ممکن ہو وہ مدینہ پاک میں مرے کیونکہ جو یہاں مرتا ہے میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔

در حقیقت مدینہ شریف میں موت کا آنا بڑے بلند ترین مقدر ونصیب کی بات ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

مدینہ شریف ایک ایسا مقدس مقام ہے جو اسلام کا مرکز و منبع اور ملجاومرجع ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ ایک حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اسلام ہمیشہ غریبوں میں رہا ہے اور قربِ قیامت میں جب اپنے مرکز کو واپس لوٹے گا تو غریبوں میں ہی سے واپس لوٹے گا۔ اس حدیث کی شرح میں محدثین کرام فرماتے ہیں کہ مرکز سے مراد مدینہ طیبہ ہے یہ شہر وہ مبارک شہر ہے جس کے متعلق خود حضور ﷺ نے فرمایا

المدينة خير من مكة.

مدینہ مکہ سے بہتر ہے۔

مزید تفصیل فقیر کی کتاب "محبوب مدینہ" میں پڑھئے۔

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

## حل لغات

تیرے صدقے یعنی آپ پر قربان ہو جاؤں۔ اک ایک کا مخفف ہے۔ بوند بمعنی قطرہ۔ اچھوں، اچھا کی جمع، نیک لوگ۔ جام، پیالہ شرفاء کے پینے کا گلاس۔ چھلکتا بمعنی لبالب بھرا ہوا لبریز۔

## شرح

اے دو جگ کے داتا ﷺ میں آپ پر قربان ہو جاؤں مجھے تو اس روز آپ کی صرف ایک بوند کافی ہو گی قیامت کے دن جب کہ نیک لوگوں کو آپ کے دست مبارک سے بھرا ہوا ایک پیالہ ملے گا۔

## قرآن پاک

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

انا اعطینک الکوثر

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ (پارہ ۳۰، سورۃ الکوثر، آیت ۱)

کوثر سے مراد بقول مفسرین یا تو حوضِ کوثر ہے یا خیر کثیر اور سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خیر کثیر ہی مراد ہے کیونکہ خیر کثیر میں حوضِ کوثر بھی آجاتا ہے اور دیگر دین و دنیا کی تمام چیزیں بھی شامل

ہو جاتی ہیں بہر حال اس ترجمہ و تفسیر سے واضح ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ حوضِ کوثر کے مالک و مختار ہیں۔

## احادیث مبارکہ

متعدد احادیث شریفہ سے واضح ہے کہ جس کو حوضِ کوثر سے ایک پیالہ مل گیا وہ محشر میں پھر ہرگز پیاسا نہ ہوگا۔ ایک حدیث پاک میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ قیامت کے دن ہم آپ کو کہاں تلاش کریں۔ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یا تو میں پلصراط کے مقام پر موجود ہوگا جہاں اپنی امت کو پار لگانے کے لئے رب کی بارگاہ میں مصروفِ بدعا ہوگا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اگر آپ وہاں موجود نہ ہوں تو پھر کہاں تلاش کریں فرمایا کہ پھر میں میزان کے پاس ہوں گا جہاں لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے یعنی وہاں پر میں اپنی امت کے اعمال تولنے کی گویا نگرانی کروں گا۔ صحابہ کرام نے پھر عرض کیا کہ اگر ہم آپ کو وہاں بھی نہ پائیں تو پھر کہاں تلاش کریں آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ پھر میں حوضِ کوثر پر ہوں گا اور اپنی امت کو کوثر کے پیالے بھر بھر کر پلاتا ہوں گا تو اس شعر میں اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرما رہے ہیں کہ یارسول اللہ قیامت کے دن آپ لوگوں کو بھر بھر کر جامِ کوثر پلائیں تو اس دن مجھے تو آپ کی جانب سے اگر ایک بوند بھی عطاء ہو جائے تو وہی کافی ہوگی۔ مقصد یہ ہے کہ جب آپ مجھے ایک بوند عطا فرمائیں گے تو لازمی طور پر آپ کی توجہ میری جانب ہو جائے گی تو میرا بیڑا ہی پار ہو جائے گا کیونکہ جب آپ کی توجہ ہوگی تو گویا پھر رب کی توجہ بھی خود بخود میری جانب ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ تو صرف آپ کی رضا کا طلب گار ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے

ولسوف یعطیک ربک فترضی (پارہ ۳۰، سورہ الضحیٰ، آیت ۵)

اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

حدیث قدسی میں ہے

..................... ارضاک یا محمد۔

اے محبوب ﷺ ساری دنیا تیری رضا چاہتی ہے اور میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔

گویا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا ذریعہ ہیں۔ اسی لئے تو ایک حدیث پاک میں آپ نے یہاں تک ارشاد فرمایا

من رانی فقد رای الحق

کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے رب کو دیکھا۔

ایک شعر میں کسی شاعر نے اسی حدیث پاک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے

تصور باندھ کر دل میں تمہارا یارسول اللہ
خدا کا کرلیا ہم نے نظارہ یا رسول اللہ

اسی ساری تشریح و تفصیل کی روشنی میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذکورہ شعر کو ایک بار پھر پڑھیں تو حقیقت یہ ہے کہ روح وجد میں آ جائے گی۔ اعلیٰ حضرت کی شاعری کا کمال یہ ہے کہ آپ کی شاعری قرآن و حدیث کا ترجمہ ہے اور آپ کا ایک ایک شعر اس کا مظہر اتم ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاعری کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ "کلام [illegible]" ہیں اور پھر فوراً ہی یہ تاثر ذہن میں ابھرتا ہے کہ آپ "[illegible]" ہیں۔ بطور تحدیث نعمت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک شعر میں خود ارشاد فرماتے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

## ازالہ وہم

حضور نبی پاک ﷺ مظہر اتم ہیں اس لئے آپ کا دیدار حق کا دیدار ہے اس سے لازم نہیں آتا کہ معاذ اللہ عین ذات ہو گئے جیسے کہ بعض جہال نے سمجھ رکھا ہے اور دیدار نبوی بھی ایک حقیقت ہے اس کا انکار بھی بعض جاہلوں کو تو ہے لیکن اہل حق کا حق مذہب یہی ہے کہ آپ کا دیدار ایک یقینی امر ہے۔

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجئے نگاہ
جوت پڑتی ہے تیری نور ہے چھنتا تیرا

## حل لغات

حرم، مکہ مکرمہ۔ طیبہ، مدینہ منورہ۔ بغداد (فارسی) لفظ ہے۔ باغ داد کا مخفف ہے انصاف کا باغ، عراق میں ایک

باغ تھا جہاں پر نوشیرواں کی کچہری لگتی تھی ۔ جدھر کیجئے نگاہ، جس طرف دیکھا جائے جہاں کہیں غور کیا جائے۔
جوت (اردو) لفظ ہے۔نور، شعاع عکس پڑتی ہے واقع ہوتی ہے۔نور ہے چھنتا یعنی ہرطرف نور ظاہر ہوتا ہے۔

## شرح

اے نورِ مجسم، باعث جملہ عالم ﷺ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور بغدادِ مقدس ان تمام جگہوں میں جہاں کہیں جس طرف نگاہ کی جائے آپ ہی کا نور پاک نظر آتا ہے آپ کے نور سے تمام جہان بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔اس میں حضور ﷺ کے ان فیوض وبرکات کی طرف اشارہ ہے جو آپ کی تشریف آوری سے کعبہ معظمہ پر مدینہ طیبہ پھر بغداد پھر وہاں سے جملہ عالم منور وتاباں ہوا۔ سب کو معلوم ہے حضور نبی پاک ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے حرم (کعبہ معظمہ مکہ معظمہ) کی حالت کیا تھی اس کی مختصر تشریح عرض کی جاتی ہے۔

## کعبہ کیا ہے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اصل طینۃ ﷺ من سرۃ الارض بمکۃ یعنی الکعبۃ.

نبی پاک ﷺ کا خمیر مبارک زمین کی ناف یعنی کعبہ کی جگہ سے لیا گیا۔

لماخاطب اللہ السموات والارض بقولہ ائتیاطوعاًاوکرھاً(الایۃ)اجاب من الارض موضع الکعبۃ

ومن السماء مایحاذیہا فالمجیب من الرض درتہ ﷺ ومن الکعبۃ وحیث الارض.

جب اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو ائتیاء طوعاً اوکرھاً (خوشی سے یا مجبوراً) کا خطاب فرمایا تو زمین کے اس خطہ نے جواب دیا جہاں اب کعبہ ہے اور آسمان کی اس جگہ نے جواب دیا جو کعبہ کے مقابل ہے یعنی کعبہ سے اسی خمیر نے جواب دیا جہاں سے رسول اللہ ﷺ کا جسم تیار ہوا اور وہیں سے ہی زمین بچھائی گئی۔"

## مدفن مدینہ کیوں

روایاتِ مذکورہ کا تقاضا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مدفن مکہ معظمہ ہو لیکن آپ کے خمیر کو طوفانِ نوح علیہ السلام کی موج نے اس مقام پر پہنچا دیا جہاں اب مدینہ طیبہ ہے (کذا قال المحققین) اسی وجہ سے یہ شہر تمام شہروں سے افضل ہے جیسے مقامِ کعبہ تمام مقامات سے افضل ہے صرف اسی لئے کہ وہ جوہر خمیر کی پہلی قرارگاہ ہے۔

اس کی مزید تفصیل وتشریح اور سوال وجواب کے لئے فقیر کی کتاب "محبوبِ مدینہ" کا مطالعہ کیجئے۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

## حل لغات

سرکار (فارسی) شاہی دربار، عدالت۔ لاتا ہے (اردو) پیش کرتا ہے۔ رضاؔ (عربی) شاعر محتشم کا تخلص ہے جو نامِ مبارک کا ایک جز ہے کیونکہ آپ کا اسمِ گرامی احمد رضا ہے۔ شفیع (عربی) سفارش کرنے والے والا، بخشوانے والا۔ غوث (عربی) مددگار، فریادرس۔ لاڈلا (اردو) پیارا ناز و نعمت میں پلا ہوا۔ بیٹا (اردو) فرزند.......

## شرح

اے فرمانروائے عرب و عجم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کو بخشوانے کے لئے جناب کے شاہی دربار میں رضا ایک مقدس ذات گرامی صفت کو پیش کرتا ہے اور وہ سیدنا حضرت غوث الاعظم بغدادی علیہ الرحمۃ کی ہستی پاک ہے جو کہ آپ کے فرزند جلیل ہیں (اس لئے کہ غوث پاک امام حسن اور امام حسین کی اولاد میں اور یہ دونوں حضور کی ذات میں سے ہیں اس لئے آپ نجیب الطرفین سید ہیں) اور وہ میرے مددگار اور فریادرس ہیں۔ اس شعر میں میرا غوث اور لاڈلا بیٹا تیرا میں عجیب و غریب تعریض کے ساتھ ساتھ نہایت لطیف انداز میں فریاد کی گئی ہے جس کی لطافت و خوبی کو اہل دانش ہی جان سکتے ہیں۔

## وصل دوم در منقبت
## آقائے اکرم حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منقبت ۲

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا<br>
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

## حل لغات

واہ، کلمہ تحسین ہے اس کی تشریح پہلے مصرعہ میں گزر چکی ہے۔ مرتبہ بمعنی درجہ، منزل۔ غوث (عربی) لفظ ہے مددگار غوث کے درجہ پر فائز المرام جو ولایت کا نہایت بلند درجہ ہے۔ جناب سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے۔ بالا بمعنی بلند۔ اونچے اونچوں بالترتیب واحد و جمع ہے، عالی مرتبہ لوگ۔ قدم (عربی) پاؤں مبارک اعلیٰ بہت اونچا۔

## شرح

اے غوث الاعظم آپ کا درجہ کیا خوب بلند ہے بڑے بڑے سروں والوں سے بھی آپ کا قدم مبارک بہت ہی اونچا

ہے آپ کا مرتبہ مبارک تمام اولیاء و اقطاب و ابدال کے مراتب سے بلند و بالا ہے اس لئے کہ جملہ اولیاء کرام آپ کے پاؤں کے نیچے ہیں۔

## تحقیق قدم

آنے والے شعر میں فقیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول مبارک "قدمی ھذا علی رقبۃ الخ" کی تحقیق عرض کرے گا یہاں صرف لفظ قدم کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ (قدم) مشہور لفظ ہے تو یہاں پر قدم سے کشفی حدیث معراج کی طرف اشارہ ہے کہ جب شب معراج حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کاندھے پر سوار کر کے حضور ﷺ کو عرشِ معلیٰ تک پہنچایا تو اس وقت بظاہر ([illegible]) میں اونچے اونچوں کے سروں سے آپ کا قدم بلند اور اونچا تھا اور اس میں اونچے اونچوں کی توہین مطلوب نہیں بلکہ غوثِ اعظم کی رفعتِ شان کا اظہار مقصود ہے یا قدم سے بلند قدری اور عظمت ولایت مراد ہے اور یہ بھی صحیح ہے اس لئے کہ آپ کی عظمت اولیاء میں ایسے ہے جیسے انبیاء میں ہمارے نبی پاک ﷺ جیسے ایک شعر مشہور عام ہے۔

غوث اعظم درمیان اولیاء

چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء علیہ السلام

## انتباہ

اس وقت اولیاء رحمہم اللہ سے (صحابہ کرام و اہل بیت عظام و امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مستثنیٰ ہوں گے۔ اس لئے کہ عرف میں اولیاء کا اطلاق ان کے ماسوا پر ہوتا ہے۔ ([illegible])

اور اس سے کبھی بھی اہل سلسلہ کو انکار نہیں کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاطلاق ماسوی مذکورین کے تمام اولیاء کرام سے افضل بلکہ سب پر آپ کا فیض بلکہ جب تک آپ کی مہر ثبت نہ ہو کسی ولی اللہ کو ولایت نہیں نصیب ہوتی اس کی تحقیق ہم آگے چل کر عرض کریں گے۔

یاد رہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بزرگی نہ صرف ہم زمان یا اہل ارض کے لئے ہے بلکہ عالم اسلام کے جملہ اولیاء کرام پر ثابت ہے چنانچہ حضرت شیخ ابو الغنائم مقدام البطائحی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت کے آستانہ عالیہ پر ایک مرتبہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے پاس چار اشخاص کو بیٹھے ہوئے دیکھا جن کو میں نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا جب یہ حضرات اُٹھ کر چلے گئے تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا جاؤ ان سے اپنے لئے دعا خیر کراؤ۔

میں مدرسہ کے صحن میں ان سے جا ملا اور اپنے لئے دعا کا خواستگار ہوا تو ان میں سے ایک بزرگ نے ارشاد فرمایا تم

بڑے خوش قسمت ہو کہ ایک ایسے غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی خدمت میں ہو جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ زمین کو قائم رکھے گا اور جس کی دعا کی برکت سے تمام خلائق پر فضل و کرم فرمائے گا۔ دیگر اولیاء کرام کی طرح ہم لوگ بھی ان کے سایہ عاطفت میں رہ کر ان کے تابع و فرمان ہیں۔ یہ کہہ کر وہ چاروں بزرگ چلے گئے اور یکدم نظروں سے غائب ہو گئے میں آپ کی خدمت میں متعجب ہو کر واپس ہوا آپ نے قبل اس سے کہ میں کچھ عرض کروں مجھے ارشاد فرمایا کہ میری حیات میں تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا میں نے پوچھا حضور یہ کون لوگ تھے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ کوہ قاف کے رؤسا تھے اور اب وہ اپنی جگہ پر پہنچ بھی گئے ہیں۔ (ایضاً، صفحہ ۹)

اور قدما اعلیٰ کے مقام کا کیا کہنا اس کے متعلق آپ کے ہم زمانہ ایک ولی کامل حضرت شیخ مکارم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جس روز آپ نے "قدمی هذاه علی رقبة کل ولی الله" فرمایا تھا اس روز روئے زمین کے تمام اولیاء الرحمان نے مشاہدہ فرمایا کہ آپ کی قطبیت کا جھنڈا آپ کے سامنے گاڑا گیا ہے اور غوثیت کا تاج آپ کے سر پر رکھا گیا اور آپ تصرف تام کا خلعت جو شریعت و حقیقت نقش و نگار سے مزین تھا زیب تن کئے ہوئے "قدمی هذاه علی رقبة کل ولی الله" فرما رہے تھے۔

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

## حل لغات

بھلا، کلمہ تعجب بمعنی کیا خوب ہاں کوئی کیا جانے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ کیسا، یعنی کن وصفوں کا۔ اولیاء، ولی کی جمع ہے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جن کو ولایت جیسا بلند درجہ ملا ہو۔ ملتے ہیں (اردو) مس کرتے ہیں، رگڑتے ہیں۔ تلوا۔ یعنی پنجہ اور ایڑی کے درمیان والی جگہ۔

## شرح

اے امام الاولیاء والاقطاب آپ کے مبارک سر کو کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا کہ آخر اس میں کون کون سے اوصاف حمیدہ اللہ تعالیٰ نے امانت رکھے ہیں اور کتنا بلند و بالا اور عزت کمال والا ہے کیونکہ آپ کے پیروں تو یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جملہ ولی لوگ آپ کے پیروں کے تلووں سے حصول سعادت کی خاطر اپنی آنکھیں مس کرتے رہتے ہیں۔

## رقاب اولیاء تحت قدم غوث الوریٰ کی تحقیق

اس شعر میں

**قدمی ھذاہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ**

میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

کی طرف اشارہ ہے جب آپ کی ولایت ومحبوبیت کا شہرہ ہوا تو بحکم حق تعالیٰ آپ نے برسرِ منبر فرمایا

**قدمی ھذاہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللّٰہ**

اس وقت آپ کی مجلس میں پچاس اولیائے کاملین موجود تھے جس کی تفصیل آتی ہے۔ جب آپ نے مذکورہ بالا کلمہ فرمایا تو تمام اولیاء نے فوراً گردن جھکا دی اور جہاں جہاں جس جس شہر میں اولیاء اللہ تھے سب نے اپنی اپنی گردن جھکائی اور کہا "**امنا و صدقنا یا ابن رسول اللّٰہ**" کہنے لگے۔

اے نور دیدۂ مصطفیٰ برتو شود جانم فدا
دردم تنم بزبان مشتاق دیدار توام
تو دارم ہر سحر اے بادشاہ نامور
نامت کنم ورد زبان مشتاق دیدار توام

اے نور دیدہ مصطفی ﷺ آپ پر میری جان فدا۔ لحظہ لحظہ منتظر رہتا ہوں ہر دم آپ تیرے دیدار کا مشتاق ہوں۔ اے بادشاہ نامور ہر سحر کو تمہیں یاد کرتا ہوں تیرے نام کا ورد کرتا ہوں تیرے دیدار کا مشتاق ہوں۔

## سوال

لفظ ولی اللہ تو صحابی پر بھی بولا جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **اللہ ولی الذین امنو** اور دیگر آیت قرآنیہ پر تو حسبِ قول مذکور چاہیے کہ آپ کا قدم اصحاب کرام کی گردنوں پر بھی ہو حالانکہ یہ مسلم امر ہے کہ کوئی ولی خواہ کیسا ہی کامل ہو صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

## جواب

متاخرین کے عرف ومحاورہ میں ولی اللہ ماسوی صحابی پر بولا جاتا ہے اور شرعی مسائل کا دارومدار عرف پر ہوتا ہے۔

## شبِ معراج روح غوث اعظم کی حاضری

شبِ معراج روحِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔

## غوث اعظم کے کاندھے پر

حضرت سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی طرح نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک کا نشان تھا جو شب معراج اُٹھایا۔

(تذکرہ قادریہ، صفحہ ۳۰، تفریح الخاطر فی مناقب غوث اعظم صفحہ ۵۵)

خود غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

لما عرج بجدی ﷺ لیلۃ المعراج وبلغ سدرۃ المنتہی بقی جبریل الامین علیہ السلام متخلفا و قال یامحمد لودنوت انملۃ لاحترقت فارسل اللہ تعالیٰ روحی الیہ فی ذالک المقام لاستفادتی من سید الانام علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام فتشرفت بہ واستحصلت علی النعمۃ العظمی والوراثۃ والخلافۃ الکبری وحضرت واوجدت بمنزلۃ البراق حتی رکب علی جدی رسول اللہ ﷺ وعنانی بیدہ حتی وصل فکان قاب قوسین اوادنی وقال لی، یاولدی وحدقۃ عینی قدمی ھذہ علی رقبتک وقدماک علی رقاب کل اولیاء اللہ تعالیٰ (تفریح الخاطر)

جب میرے جد امجد حضور سید عالم ﷺ کو معراج ہوئی اور سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو جبرئیل امین علیہ السلام پیچھے رہ گئے اور عرض کی اے محمد ﷺ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ نے اس جگہ میری روح کو حضور ﷺ سے فیض حاصل کرنے کے لئے بھیجا تو میں نے زیارت کی اور نعمت عظمیٰ وراثت وخلافت کبریٰ سے بہرہ اندوز ہوا۔ میں حاضر ہوا تو مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور میرے نانا رسول اللہ ﷺ نے میری لگام اپنے ہاتھ میں پکڑ کر سوار ہوئے حتیٰ کہ مقام قاب قوسین او ادنیٰ پر جا پہنچے اور مجھے ارشاد فرمایا

میرے یہ قدم تیری گردن پر ہیں اور تیرے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

## حل لغات

کیا دبے، یعنی نقصان نہ اُٹھے، شکست نہ کھائے۔ حمایت، طرفداری، نگہبانی۔ پنجہ (اردو) لفظ ہے، ہاتھ، چنگل دبنا بمعنی مغلوب ہونا، ہار جانا، مرعوب ہونا۔ شیر مشہور درندہ جسے جنگل کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ خطرے میں لاتا نہیں، یعنی پرواہ

نہیں کرتا۔

## شرح

اے قدرت و طاقت والے غوث جس شخص کے اوپر آپ کی حمایت و طرف داری کا ہاتھ ہوگا خواہ وہ کمزور ہی کیوں نہ ہو کبھی کسی سے مرعوب و مغلوب نہ ہوگا۔ آپ کے در کا کتا شیر نر کو خاطر میں نہیں لاتا نہایت بے پرواہی سے شیر سے ٹکرلے کر غالب آ جاتا ہے میری پشت پر بھی آپ کی حمایت کا ہاتھ ہے مجھے مخالفوں کی مخالفتوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی مخالف میرے سامنے ہونے سے لرزتے ہیں اور اگر کبھی کوئی بدعقیدہ ٹکرانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ پاش پاش ہو جاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ میں آپ کی حمایت میں ہوں۔

## دو بخششیں

اس شعر میں دو بخششیں ہیں (۱) جسے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت حاصل ہو وہ جہان میں نہ کسی سے ڈرتا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی بڑے سے بڑا جابر غلبہ پا سکتا ہے۔ (۲) غوثِ اعظم کا کتا شیر ظالم طاقتور کو کچھ بھی نہیں سمجھتا۔

حمایت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روحانی رابطہ اور قلبی عقیدت مضبوط ہو تو آج بھی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت بطور کرامت موجود ہے کیونکہ بقول شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ آپ ان چاروں اولیاء میں ایک ہیں جو اب بھی اپنے مزارات میں باذن اللہ تصرف فرما رہے ہیں اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی حمایت کا وعدہ فرما گئے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ)

مریدی لاتخف اللہ ربی

عطانی رفعة نلت المنال

اے میرے مرید! تو مت ڈر اللہ کریم میرا رب ہے اس نے مجھے رفعت اور بلندی عطا فرمائی ہے اور میں اپنی امیدوں کو پہنچا ہوں۔

اور فرمایا کہ

اما لکل من عشرہ من اصحابی ومریدی و محبی الی یوم القیمة احذ بیدہ

(قلائد الجواہر صفحہ ۵۷، اخبار الاخیار فارسی صفحہ ۲۵، بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۰،۲۹، تفریح الخاطر صفحہ ۵۳)

قیامت کے دن تک میرے دوستوں، مریدوں اور محبوں سے جو کوئی ٹھوکر کھائے گا میں اس کا ہاتھ پکڑوں گا

اور فرمایا

وعزة الله وان یدی علی مریدی کالسماء علی الارض اذلم یکن مریدی جیداً فانا جید

مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلالت کی قسم ہے کہ میرا ہاتھ اپنے مریدوں پر ایسا ہے جس طرح زمین پر آسمان (کا سایہ) ہے اگر میرے مرید اعلیٰ مرتبہ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں میں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعلیٰ مرتبہ ہوں۔

## انتباہ

ہمارے اسلاف صالحین رحمہم اللہ علیہم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متمتع ہوئے۔ فقیر اُویسی غفرلہٗ باوجود رابطہ کی کمی کے خوب متمتع ہوا اور ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا اور یومِ آخرت میں اس سے بھی کہیں لاکھ گنا اور زیادہ متمتع ہوگا۔ (انشاء اللہ)

## واقعات کی روشنی میں

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت کے واقعات گنتی اور شمار سے باہر ہیں۔ فقیر نمونہ کے طور پر چند حوالے قلمبند کرتا ہے۔

## واقعہ

ایک سوداگر جس کا نام ابوالمظفر تھا حضرت شیخ حماد علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا قافلہ تیار ہے میں ملک شام کو جا رہا ہوں سردست سو اشرفیاں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں اور اتنی قیمت کا سامان میرے پاس موجود ہے دعا کیجئے کہ کامیاب لوٹوں۔ حضرت شیخ حماد نے فرمایا تم اپنا یہ سفر ملتوی کردو ورنہ زبردست نقصان اُٹھاؤ گے ڈاکو تمہارا سب مال لوٹ لیں گے اور تم کو قتل بھی کر دیں گے۔ سوداگر یہ خبر سن کر بڑا پریشان ہوا اور اسی پریشانی کے عالم میں واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے پوچھا کیوں پریشان ہو سوداگر نے سارا قصہ سنا دیا۔ آپ نے فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تم شوق سے ملک شام کو جاؤ انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا اور تم بخیریت اور کامیاب لوٹو گے۔ چنانچہ سوداگر ملک شام کو روانہ ہو گیا شام میں اسے بہت سا نفع ہوا اور وہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی لئے ملک حلب میں پہنچا اور اتفاقاً وہ تھیلی کہیں رکھ کر بھول گیا اسی فکر میں نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ کچھ ڈاکوؤں نے اس کے قافلے پر حملہ کر کے سارا سامان لوٹ لیا ہے اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے۔ یہ دہشت ناک خواب دیکھ کر سوداگر خواب سے چونکا تو دیکھا وہاں کچھ بھی نہ تھا مگر اُٹھا تو یاد آیا کہ اشرفیوں کی تھیلی میں نے فلاں جگہ پر رکھی تھی چنانچہ جھٹ وہاں گیا تو تھیلی مل گئی اور خوشی خوشی بغداد واپس آیا اور اب سوچنے لگا کہ میں پہلے غوثِ اعظم کو ملوں یا شیخ حماد کو؟ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اتفاقاً بازار

میں حضرت شیخ حماد مل گئے اور دیکھ کر فرمانے لگے پہلے جا کر غوثِ اعظم سے ملو کہ وہ محبوبِ ربانی ہیں انہوں نے تمہارے لئے ستر بار بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگی تب کہیں جا کر تمہاری تقدیرِ معلق بدلی ہے جس کی میں نے تجھے خبر دی تھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعہ کو غوثِ اعظم کی دعا سے بیداری سے خواب میں منتقل کر دیا۔ یہ سنتے ہی سوداگر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا جن کے روحانی تصرف سے وہ قتل وغارت سے بچ گیا تھا اسے دیکھتے ہی حضور غوثِ اعظم نے فرمایا واقعی میں نے تمہارے لئے ستر بار دعا مانگی تھی۔

## غوث کا کتا

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جسے نسبت ہو جائے تو اس سے بڑے سے بڑا طاقتور گھبراتا ہے مثلاً جانوروں میں بہت بڑی طاقت کا مالک شیر ہے یہاں تک اسے جنگل کا بادشاہ کہا جاتا ہے لیکن غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کتے کے لئے وہ لومڑی بلکہ اس سے بھی کم۔

## حکایت احمد زندہ پیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ ہمیشہ شیر کی سواری کرتے اور جہاں تشریف لے جاتے شیر کو گائے کی مہمانی پیش کی جاتی۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے آپ نے بھی حسبِ دستور ان کے شیر کے لئے گائے بھیجی آپ کا کتا بھی اس گائے کے ساتھ روانہ ہوا۔ شیر نے جب غوثِ اعظم کی گائے پر حملہ تو کتے نے جست لگا کر شیر کی پیٹھ پر بیٹھ کر اس کی گردن مروڑ ڈالی اور اس کا پیٹ چاک کر ڈالا۔ حضرت احمد زندہ پیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ ماجرا دیکھ کر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معذرت کی کہ میں نے جرأت کی کہ آپ کے لنگر سے شیر کی مہمانی طلب کی آپ نے انہیں معاف فرما کر چند روز اپنے پاس رکھا۔ (گلدستہ کرامات ملخصاً صفحہ ۵۸،۵۹)

## لطیفہ از شاہ سلیمان تونسوی قدس سرہ

حضور پیر پٹھان سیدنا شاہ سلیمان تونسوی قدس سرہ اس شعر کو یوں پڑھا کرتے

سگ دربار میراں شو چو خواہی قرب سلطانی

کہ ایں سگ شرف دارد بسے بر شیر یزدانی

اس کی مزید تفصیل فقیر کی کتاب "غوث جیلانی" میں ہے۔

## غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گائے

انیس القادریہ میں منقول ہے کہ ایک درویش شیر پر سوار ہو کر کرامت دکھاتے پھرتے تھے۔ حضرت غوث پاک

کے پاس بھی تشریف لائے اور شیر کو باہر چھوڑ کر خانقاہ شریف کے اندر تشریف لائے اور حضرت غوثِ پاک کی ملاقات سے فیض یاب ہوئے قریب درگاہ کے ایک گائے چر رہی تھی شیر جوں اس کے قریب گیا فوراً گائے اس کو نگل گئی اور اسی جگہ بیٹھ گئی جب حضرت کی ملاقات سے فارغ ہو کر وہ درویش باہر آئے دیکھا وہاں شیر کا پتہ نہیں بہت متحیر ہوئے اور چاروں طرف تلاش کرتے پھرے کہیں نہ پایا پریشان ہو کر حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور سارا ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا خانقاہ کے دروازے پر جو گائے بیٹھی ہے اس سے جا کر کہو حضرت غوثِ اعظم فرماتے ہیں میرا شیر دے دے وہ درویش گئے اور یہی الفاظ فرمائے گائے نے سنتے ہی فوراً شیر کو اگل دیا اور چلی گئی۔

(غوث اعظم [illegible]) (شرح شجرہ [illegible])

## تجربہ شاہد

من حیث الکرامۃ ایسے واقعات بعید از قیاس نہیں لیکن اب یہ کرامت آزمائی جا سکتی ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت قوی نصیب ہو تو کتنا ہی بڑا ظالم جابر کتنا ہی زور لگائے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید کا بال بیکا نہیں کر سکے گا بلکہ اسے خود وقت بتائے گا کہ وہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید کے ساتھ پنجہ آزمائی سے کتنا ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ فقیر کے اسلاف صالحین نے بھی اور فقیر نے بھی آزمایا آپ بھی آزمائیے۔

## پیرانِ پیر کی مدد

رنجیت سنگھ کے وقت (دورِ حکومت) کی بات ہے کہ ایک ہندو کا ایک بدعقیدہ مسلمان ہمسایہ تھا بدعقیدہ مسلمان ہندو کی عورت پر عاشق ہو گیا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ ہندو اپنی عورت کو لے کر سسرال جانے کے لئے تیار ہوا۔ بدعقیدہ (مذکور) کو بھی خبر ہو گئی اس نے پیچھا کیا چنانچہ گھوڑا لے کر کسی جنگل میں جا کر انہیں گھیر لیا وہ لوگ (ہندو اور ہندوانی) پیدل تھے اس کے پاس سواری تھی ان دونوں کو مجبور کرنے لگا کہ سواری پر بیٹھ جاؤ ہندو نے انکار کر دیا پھر کہنے لگا کہ عورت کو بٹھا دو۔ ہندو نے (اس کا بھی) انکار کر دیا اور کہا کہ خواہ مخواہ سفر کی مصیبت جھیل رہے ہو۔ ہندو کی عورت سے کہا عورت نے بھی انکار کر دیا زیادہ تکرار (بحث) کے بعد ہندو بولا کہ تمہارا کیا بھروسہ ہے کہیں عورت کو لے کر نکل نہ جاؤ اپنا کوئی ضامن پیش کرو۔ بدعقیدہ (مذکور) نے کہا جنگل میں کون ضمانت دے گا عورت نے کہا کہ جو تمہارا بڑا پیر گیارہویں والا ہے اس کی ضمانت دے دو۔ بدعقیدہ مسلمان نے منظور کر لیا عورت اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔ بدعقیدہ (مذکور) نے اس کے خاوند کا سر تلوار سے کاٹ کر گھوڑے کو دوڑایا عورت پیچھے دیکھے جا رہی تھی۔ بدعقیدہ نے کہا کہ پیچھے کس کو دیکھتی ہے خاوند تو تمہارا کٹ کر مر گیا ہے۔ ہندو عورت نے کہا کہ میں بڑے پیر کو دیکھ رہی ہوں اس (بدعقیدہ) نے کہا کہ اس بڑے پیر کو مرے ہوئے کئی صدیاں گزر

گئیں بھلا وہ کہاں آئے گا۔ تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتا ہے کہ دو برقعہ پوش نمودار ہوئے ایک نے بدعقیدہ کا سر اڑایا اور پھر عورت گھوڑا اور برقعہ پوش وہاں آئے جس جگہ ہندو کٹا پڑا تھا اس کا سر دھڑ سے ملا کر "قم باذن اللہ" پڑھا اور وہ ہندو زندہ ہو گیا اور وہ دونوں برقعہ پوش غائب ہو گئے اور میاں بیوی دونوں بسلامت گھر لوٹ آئے۔ بدعقیدہ کے وارثوں کے گھوڑا پہچان کر رنجیت سنگھ کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا کہ ہمارا آدمی غائب ہے اور گھوڑا ان کے پاس ہے ہمارا آدمی پیدا کریں یا انہوں نے مار ڈالا ہے۔ دونوں میاں بیوی نے واقعہ (جنگل والا) بیان کیا اور کہا کہ ان برقعہ پوش میں سے ایک گل محمد نامی مجذوب کی شکل کا تھا گل محمد شاہ کو بلوایا اس نے ماجرا بیان کیا۔ رنجیت سنگھ نے مجذوب اور میاں بیوی کو انعام دے کر چھوڑ دیا۔ (مقصد زندگی صفحہ ۹۷، ۹۸ مصنف خورشید احمد ابن شیخ نسیم مدین صاحب نمبر ۸/۱۹ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور مصدق (شمس الحق اعوانی سابق) شیخ الشیوخ جامعہ عباسیہ بہاولپور پاکستان)

## نوٹ

اس واقعہ کا تصدیق کنندہ دیوبندی فرقہ کا ایک معتمد مولوی ہے ویسے اصولی لحاظ سے ایسی کرامات کا انکار سوائے معتزلہ اور خوارج کے کسی کو نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کرامت الاولیاء حق اسلام کا مسلم ضابطہ ہے۔ ہمارے دور کے بعض فرقے صرف اپنے مسلکی تعصب سے انکار کر جاتے ہیں ورنہ انہیں اصول کا انکار نہیں ہونا چاہیے۔

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

## حل لغات

حسینی و حسنی، حضرت امام حسین و امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خاندانِ اعلیٰ میں آپ نجیب الطرفین یعنی دونوں جانب سے شریف النسب تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے حضرت امام عالی مقام ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے اور والدہ کی جانب سے حضرت امام عالی مقام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ محی، حیات دینے والا، زندہ کرنے والا۔ الدین، اسلام۔ محی الدین، اسلام کا زندہ کرنے والا یہ آپ کا لقب ہے۔ خضر، مشہور..... جو راستہ بھول جانے والوں کو راستہ پر لگا دیتے ہیں، گمراہوں کو ہدایت دینے والا۔ مجمع البحرین، جہاں دو دریا آپس میں ملتے ہیں، سنگم۔ چشمہ، پانی کی سوت، منبع۔

## شرح

اے غوث الثقلین و مغیث اللوین آپ تو حضرت امامین ہمامین سید الشہدا حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد سے ہیں جنہوں نے اپنے تازہ لہو سے شجرہ طیبہ اسلام کو سینچ کر سر سبز و شاداب فرمایا اپنی زندگی مٹا کر اسلام کو بقاء عطا فرمائی اور ان دونوں حضرات کا خون آپ کے رگ و پے میں رواں دواں ہے۔ پھر آپ محی الدین دین کے زندہ کرنے والے کیوں نہ ہوں اس لئے کہ بھٹکے ہوؤں کو ہدایت دینے والے آپ کا چشمہ فیض و کرم دو دریاؤں کا سنگم ہے وہ دریائے فیضان و عرفان آپ کے اجداد امجد حسنین کریمین طیبین طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

## نجیب الطرفین

جس خوش بخت کی نسبت نسبی حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متصل ہو اسے نجیب الطرفین کہا جاتا ہے۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نسب پاک کے لئے خود فرمایا

انا نجیب الطرفین

میں نجیب الطرفین ہوں۔

## نسب نامہ پدری

شیخ محی الدین، عبدالقادر بن ابوصالح موسیٰ، بن عبداللہ الجیلی، بن یحییٰ الزاہد، بن محمد، بن داؤد، بن موسیٰ اجون، بن عبداللہ (المحض)، بن حسن المثنیٰ، بن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔

## نسب نامہ مادری

آپ کی والدہ، جدہ کا نام فاطمہ کنیت ابوالخیر اور لقب امۃ الجبار ہے۔ سیدہ فاطمہ بنت عبداللہ الصومعی بن ابوجمال بن محمد، بن محمود، بن طاہر، بن ابوعطاء، بن عبداللہ، بن ابوکمال، بن عیسیٰ، بن ابوعلاؤ الدین، بن محمد، بن علی، بن موسیٰ کاظم، بن حضرت امام جعفر صادق، بن امام محمد باقر، بن امام زین العابدین، بن امام حسین، بن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔

## یہود و روافض

آپ کو یہود و روافض کے سوا تمام فرقے نجیب الطرفین مانتے ہیں تفصیل و تحقیق اور یہود و روافض کی تردید فقیر نے اپنی کتاب ''امام ربانی حسنی غوث اعظم'' میں لکھ دی ہے۔

## محی الدین

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیشمار القاب میں سے ایک لقب محی الدین بھی ہے اس کی وجہ تسمیہ خود حضور

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں بتائی کہ آپ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کا لقب محی الدین کیسے پڑ گیا آپ نے فرمایا ۵۱۱ھ میں برہنہ پا بغداد کی طرف آ رہا تھا راستہ میں مجھے ایک بیمار شخص نحیف البدن متغیر رنگ پڑا ملا۔ اس نے مجھے السلام علیکم کہہ کر نام لے کر پکارا اور اپنے قریب آنے کو کہا جب میں قریب پہنچا تو اس نے مجھے سہارا دینے کو کہا دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم صحت مند ہونے لگا اور رنگ و صورت صحت مند نظر آنے لگی۔ میں دیکھ کر ڈر گیا اس نے مجھے پوچھا کیا مجھے پہچانتے ہو میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو کہنے لگا میں دین جیسے آپ دیکھ رہے تھے میں موجودہ معاشرہ میں بڑی قابل رحم حالت میں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوشش سے از سر نو زندگی بخشی۔

## تحقیق اویسی غفرلہ

یہ کوئی کراماتی مقولہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عالم دنیا میں تشریف لانے سے پہلے دین کا حال نہایت کمزور ہو چکا تھا پھر آپ کی ذاتِ ستودہ صفات سے جس طرح عروج کو پہنچا وہ تاریخ کے اوراق الٹنے سے معلوم ہوگا مختصر الفاظ میں فقیر سپردِ قلم کرتا ہے۔

## علم غیب نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ پانچویں صدی کے قریب میری امت پر آفت کی ایک چکی چلے گی اگر اس سے بچ نکلی تو پھر کچھ مدت کے لئے اسے استقامت حاصل ہو جائے گی۔ (فیض باری [illegible])

## تصدیق از واقعات

چنانچہ اسی صدی میں امت پر یہ چکی چلی تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ اسی دور میں اسلام پر زوال و انحطاط عموی شروع ہو چکا تھا اگر چہ بظاہر اسلامی سلطنتوں کے اقتدار کا سلسلہ اندلس سے لے کر ہندوستان تک پھیلا ہوا تھا مگر اندرونی طور پر حالات نہایت خراب و ناگفتہ بہ تھے دنیائے اسلام کی مرکزی طاقت یعنی خلافت بغداد بہت کمزور ہو چکی تھی اور باقی ہر طرف طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا سیاسی و معاشرتی لحاظ سے ہر جگہ انتشار تھا۔ شبلی نعمانی سید سلمان ندوی نے اپنی تاریخی کتابوں اور علامہ ابن جوزی نے ''المنتظم'' میں اس وقت کے اسلامی ممالک کے جو حالات تحریر کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بدکاری، فسق و فجور، سیاسی ابتری اور اخلاقی انحطاط انتہا کو پہنچ چکے تھے۔

## اندلس

اندلس میں امیر عبدالرحمٰن اموی کی قائم کردہ حکومت کی مرکزی حیثیت ختم ہو چکی تھی یورپ کی عیسائی حکومتیں موقع کی تاک میں تھیں کہ مسلمانوں کو ختم کر کے اپنی حکومت قائم کریں۔

## بیت المقدس

بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ ہو جانے کے بعد وہ لوگ عراق و حجاز پر حملے کی تیاریوں میں مصروف تھے گویا مسیحی دنیا کی متحدہ قوت اسلام کو مٹانے پر تلی ہوئی تھی۔

## مشرق وسطی

مشرقِ وسطی میں دولتِ عباسیہ کا وجود برائے نام ہوتا جا رہا تھا اور سلجوقی و دیگر ماتحت سلاطین خانہ جنگیوں میں مبتلا تھے جس سلطان کی طاقت بڑھ جاتی بغداد میں اسی کا خطبہ شروع ہو جاتا۔

## افغانستان و ہند

افغانستان و ہندوستان کے شمال مغربی علاقے میں سلطان محمود غزنوی کے جانشینوں کا زوال شروع ہو چکا تھا اور ہندو راجے مہاراجے اپنی سابقہ شکستوں اور ذلتوں کا انتقام لینے کے لئے صلاح مشورہ کر رہے تھے۔

مصر میں سلطنت باطنیہ عبیدیہ جسے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تاریخ الخلفاء میں دولتِ خبیثہ کے نام سے پکارا ہے الحاد و بے دینی کے نظریات پھیلا رہی تھی اس کے اربابِ اختیار نے جس قدر اسلامی اقدار کو نقصان پہنچایا وہ مشہور و معروف ہے۔

## اخلاقی پستی

اس کے علاوہ مسلمانوں کی اخلاقی حالت بھی گر چکی تھی۔ طبقہ امراء عیش و عشرت میں مبتلا تھا۔ مشرقِ وسطی کے ایک اوسط درجے کے رئیس ابن مروان کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اس کی حرم سرائے میں صرف گانے بجانے والی لونڈیوں کی تعداد پانچ صد کے قریب تھی اور بقول امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ قرطبہ کے ایک امیر معتمد نامی کے ہاں ایسی آٹھ صد عورتیں تھیں ہسپانیہ کے نقاب پوش سلاطین کے دور میں اسلامی پردہ بھی ختم ہو چکا تھا مردوں نے نقاب پہننا شروع کر دیا تھا اور عورتیں کھلے منہ پھرتی تھیں۔ بدکاری و شراب نوشی عام تھی عوام کا ذکر ہی کیا امراء سلاطین اور علماء تک وجاہت پرستی اور دنیوی عیش کا شکار تھے۔

## مذہبی خلفشار

مذہبی اور روحانی صورتِ حال اس سے بھی بدتر تھی قرامطہ اور باطنیہ نیز اہل رفض و اعتزال و علمائے سوء کے فتنوں اور لاتعداد پیدا ہو جانے والے دیگر فرقوں نے اسلام کے مرکزی شہر بغداد تک میں اودھم مچا رکھا تھا۔ ہر روز بے شمار مشائخ علماء، امراء اور دیگر سرکردہ مسلمان فرقہ باطنیہ کی سازشوں اور خنجر خون آشام کا شکار ہو رہے تھے۔ مشہور زمانہ سلجوقی وزیر نظام

الملک طوسی اور اس کے بعد ۴۸۵ھ میں سلجوقی فرمانروا ملک شاہ بھی ان خدا ناترس قاتلین کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش کر چکے تھے یونانی فلسفہ الگ اسلامی عقائد و نظریات کی جڑیں کھوکھلی کر رہا تھا اور علمائے اسلام اس سے متاثر ہو کر دین سے بتدریج دور ہوتے جا رہے تھے یہی وجہ ہے مسٹر گبن و دیگر یورپین مورخوں نے اس زمانے کو دنیائے اسلام کا ایک تاریک دور شمار کیا ہے۔

## فائدہ

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ احیاء العلوم میں اپنے زمانہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ شیعہ و سنی اور حنبلی اور اشعری مناظرات میں مصروف رہتے تھے۔ گالی گلوچ کشت و خون تک نوبت پہنچنا معمولی بات تھی اور کچھ نہ تو صدر نشینی پر ہی جھگڑا کھڑا ہو جاتا تھا معاشرہ کا یہی وہ ادبار تھا جسے حضور ﷺ نے مسلمانوں کے لئے خطرناک قرار دیا تھا۔

## مصر

مصر کی حکومت باطنیہ بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے وقت میں زوال پذیر ہو کر بالآخر ۵۶۷ھ میں یعنی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصل کے بعد پانچ سال کے اندر اندر صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرف مٹ گئی اور اس کی جگہ سلطان نور الدین زنگی اور پھر سلطان صلاح الدین ایوبی بساطِ حکومت پر نمودار ہوئے جنہوں نے مرکزی خلافت سے تعلق جوڑ کر اپنی سلطنتوں کو وحدتِ اسلامی میں منسلک کرتے ہوئے عباسی خلیفہ کا نام خطبے میں پڑھوانا شروع کیا اور پھر اپنے اپنے وقت میں یورپ کی متحدہ صلیبی طاقت کو کئی لڑائیوں میں کمر توڑ شکستیں دے کر بیت المقدس کو آزاد کرا لیا۔ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن اثیر نے اپنی کتبِ تاریخ میں ان دیندار حکمرانوں کی تعریف میں نہایت شرح و بسط سے تحریر کیا ہے۔

ان ہی ایام میں غزنویوں کی تباہ شدہ سلطنت کی جگہ غوری خاندان نے ہندوستان میں ایک نئی اور وسیع تر اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی جس میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریبی عزیز و فیض یافتہ حضرات خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ہاتھ تھا۔ بعد میں آپ کے خلفا و شاگردوں اور مشائخ چشت اہل بہشت اور مشائخ سہروردیہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا، شاہ صدر الدین، ابوالفتح شاہ رکن عالم ملتانی، سید جلال الدین بخاری اوچی، مخدوم جہانیاں جہاں گشت اوچی، جناب لعل شہباز قلندر سندھی وغیرہ بزرگان نے اس برصغیر میں دور و نزدیک اپنی انتھک مساعی سے لوگوں کو دولت اسلام سے سرفراز فرمایا۔

گویا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے بلاواسطہ و بالواسطہ فیض یافتگان کی کوشش سے نہ صرف دین اسلام میں نئی زندگی نمودار ہوئی بلکہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ اس کی روحانی قوت دفاع اس حد تک بیدار

واستوار ہوگئی کہ جب ساتویں صدی کے آغاز میں یعنی ۶۱۵ھ میں تاتاریوں کی قیامت خیز یلغار سے نصف صدی یعنی ۶۶۵ھ تک اسلامی سلطنتوں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی تو ظاہری حالت کے تقاضوں اور عام توقعات کے برعکس اسلام کا چراغ گل ہونے کے بجائے نہ صرف روشن رہا بلکہ صرف پچیس سال کے اندر اندر یعنی ۶۸۰ھ تک خودان غارت گردں کواپنا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہوگیا بچ ہے

چراغے راکہ ایزد برفروزد
کسے کوتف زند رشیش بسوزد

اور یہ معرکہ شاہی لشکر یا دنیوی طاقت سے سر نہیں ہوا بلکہ اسی سلطان الوجود قطب الوقت خلیفۃ اللہ فی الارض وارثِ کتاب ونائب رسول اللہ ﷺ الحصر ف فی الوجود علی التحقیق مظہرِ اسمائے الٰہی غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دستگیر کے روحانی تصرف کا اعجاز تھا کہ دشمنانِ اسلام نے اسلام قبول کر کے اس کی وہ خدمات انجام دیں کہ باید وشاید۔

## تاتاری شہزادہ

تاتاریوں کے قبول اسلام کا واقعہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ تاتاریوں کے غلبے کے بعد سلسلہ عالیہ قادریہ کے ایک خراسانی بزرگ اشارۂ غیبی ہلاکو خان کے بیٹے تگودار خان کے پاس پہنچے تو وہ شکار سے واپس آرہا تھا اور اپنے محل کے دروازے پر اس درویش کو دیکھ کر باانداز تمسخر وحقارت سے کہنے لگا کہ اے درویش تمہاری داڑھی کے بال اچھے ہیں یا میرے کتے کی دم۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا کہ میں بھی اپنے مالک کا کتا ہوں اگر میں اپنی جانثاری اور وفاداری سے اسے خوش کر پاؤں تو میری داڑھی کے بال اچھے ہیں ورنہ آپ کے کتے کی دم اچھی ہے جو آپ کی فرماں برداری کرتا ہے اور آپ کے لئے شکار کی خدمت انجام دیتا ہے تگودار خان پر اس اندازِ گفتگو کا بہت اثر ہوا اور اس نے آپ کو اپنا مہمان رکھ کر آپ کی تعلیم وتبلیغ کے زیر اثر در پردہ اسلام قبول کرلیا مگر اسے اس خیال سے ظاہر نہ کیا کہ ناسازگاری حالات کے پیش نظر کہیں اپنی قوم کو ذہنی طور پر نیا مذہب قبول کرنے کے لئے تیار کرسکوں وہ درویش واپس وطن تشریف لے گئے مگر چونکہ وقت پورا ہوگیا تھا اس لئے قضائے الٰہی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے بمصداق "ہر چہ پدر نتوانست پسر تمام کند" کچھ عرصے بعد ان کے صاحبزادے باپ کی جگہ حسب وصیت تگودار خان کے پاس پہنچے تو اس نے کہا کہ باقی سرداران قوم تو قریباً مائل ہوگئے ہیں مگر ایک سردار جس کے پیچھے جمعیت ہے آمادہ نہیں ہورہا ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تگودار خان کے مشورے سے اسے بلایا اور تبلیغ فرمائی مگر اس نے کہا میں ایک سپاہی ہوں جس کی ساری عمر جنگ میں

گزری ہے میں صرف طاقت میں ایمان رکھتا ہوں اگر آپ میرے پہلوان کو کشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ یہ بات سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تگودار خان کے منع کرنے کے باوجود اس سردار کا چیلنج منظور کر لیا اور مقابلے کے لئے تاریخ و وقت کا تعین کر کے اجتماعی ناظرین کے خیال سے اعلانِ عام کرا دیا۔ تگودار خان نے بہتیرا کہا کہ ایک تاتاری نوجوان پہلوان سے ایک سن رسیدہ کمزور جسم درویش کا مقابلہ ناانصافی اور قتل عمد کے مترادف ہے مگر مخالف سردار نے کہا کہ یہ مقابلہ ہو کر رہے گا۔ اول تو اس لئے کہ اس درویش کے قتل سے اس قسم کے دوسرے دخل در معقولات کرنے والوں کو عبرت ہوگی اور دوم اس لئے کہ خانِ اعظم یعنی تگودار خان آئندہ اس قسم کے چیتے پھرتے لوگوں کی باتوں کو درخور اعتنا نہ سمجھا کریں گے۔

چنانچہ مقررہ دن ہزارہا مخلوق کی موجودگی میں مقابلہ ہوا۔ حضرت نے جاتے ہی ایک طمانچہ اس زور کا اس تاتاری پہلوان کے منہ پر رسید کیا کہ اس کی کھوپڑی ٹوٹ گئی اور لوگوں میں شور مچ گیا سب لوگ حیران تھے کہ یہ کیا ہو گیا ہے انہیں کیا معلوم کہ یہ کس قسم کا درویش کس کا پہلوان تھا

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر

کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوتِ حیدری

چنانچہ اس کا یہ اثر ہوا کہ نہ صرف اس سردار نے حسبِ وعدہ میدان میں نکل کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ کو بوسہ دے کر اپنے قبولِ اسلام کا اعلان کیا بلکہ اکثر حاضرین بھی اسلام لے آئے اور تگودار خان نے اپنے اسلام لانے کا اظہار کر کے اپنا نام احمد رکھا تاریخ میں اس کا نام بھی (۱۲۸۴ء) تحریر ہے اپنے دورِ اقتدار میں اس نے سلاطینِ مصر سے بھی تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی لیکن تاتاری جرنیلوں نے بالعموم اس کے اسلام لانے کو پسند نہ کیا اور بغاوت کی۔ احمد باوجود مقابلہ کے کامیاب نہ ہو سکا اور شہید ہو گیا۔ مورخین نے اس واقعہ کو قدرت کی ایک عجیب ستم ظریفی قرار دیا ہے کہ باپ یعنی ہلاکو خان تو اسلام اور عرب تہذیب کو تباہ کرے اور بیٹا یعنی احمد (تگودار خان) اسی تہذیب اور اسلام کے تحفظ کے لئے اپنی جان قربان کر دے۔

اگرچہ اس واقعہ سے تاتاریوں میں اشاعت اسلام کی رفتار قدرے سست پڑ گئی مگر چونکہ دوسری طرف ہلاکو خان کا ایک چچازاد بھائی برکہ ۱۲۵۶ء تا ۱۲۶۶ء بھی حضرت شیخ شمس الدین باخوری کے دستِ حق پر اسلام قبول کر چکا تھا پھر احمد یعنی تگودار خان کے بھتیجے کے بیٹے غزن محمود (۱۲۹۵ء تا ۱۳۰۴ء) نے بھی اسلام قبول کر لیا اس لئے وسط ایشیا کی تاتاری حکومت تاتاری اسلامی حکومت میں بدل گئی اس غزن محمود کے خلاف بھی اس کے جرنیلوں نے تبدیلِ مذہب کے باعث بغاوت کی

مگروہ سب کو شکست دے کر غالب آنے میں کامیاب ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقریباً تمام تاتاری قبائل اسلام لے آئے۔

ہر بنائے کہنہ کآباداں کنند

اول آں بنیاد را ویراں کنند

ایک وہ وقت تھا کہ تاتاری کفار کے ابتدائی حملے کے وقت سلطان علاؤالدین محمد خوارزم شاہ نے بقول مشہور یہ کہہ کر اپنا گھوڑا لوٹایا تھا کہ اسے ملائکہ اور اولیاء اللہ کی ارواح چنگیزی لشکر کے سروں پر سایہ فگن یہ کہتی نظر آتی ہیں

ایها الکفرة اقتلوا الفجرة.

اے کافرو ان فاجروں کو قتل کرو۔

جس کے نتیجے میں لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں کا خون بہا اور ایک وقت یہ آیا کہ ایک تنہا درویش نے اپنی قوت یداللہی کا مظاہرہ کر کے لاتعداد تاتاریوں کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ گویا ہر دو صورتوں میں مشیت ایزدی حسب تقاضائے وقت واحوال اسی تجلی کی شانِ تدبیر کارفرما تھی۔ سچ ہے

از ماست کہ بر ماست

## کسی کا فیض

اگر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات کا چشمہ نہ پھوٹتا تو آج نہ مسجدیں ہوتیں نہ مدارس ہوتے نہ اسلام ہوتا نہ مسلمان لیکن افسوس کہ اس محسن کے احسان کو فراموش کر کے ان کی ذات کو کیسے عجیب و غریب طریقہ سے اپنے فتووں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

## ہندوپاکستان پر فیض کا اجراء

حضرت مولانا عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور تصنیف تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر کے صفحہ ۴۸ پر لکھتے ہیں کہ

قال الشيخ نور الله حفيد الفقيه الشيخ حسن القطبي في اللطائف القادريه ان الشيخ الواصلين معين الحق والدين طلب العراق من الغوث الاعظم فقال له الغوث اعطيت العراق شهاب الدين عمر السهروردي واعطيتك الهند.

شیخ نوراللہ فقیہ شیخ حسن قطبی کے حفید لطائف القادریہ میں لکھتے ہیں کہ شیخ الواصلین معین الحق والدین قدس سرہ نے حضور

غوث اعظم سے عراق مانگا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو میں شہاب الدین عمر سہروردی کو دے چکا ہوں آپ کو ہندوستان عطا کرتا ہوں۔

## زندہ کرامت

یہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندہ کرامت اور عینی مشاہدہ ہے کہ ہندو پاکستان میں جتنا عروج وتصرف سلسلہ چشتیہ کو حاصل ہے دوسرے سلاسلِ طیبہ کو بہت کم ہے۔

ایسے ہی عراق وغیرہ میں حضرت شہاب الدین سہروردی کے سلسلہ مبارکہ کا طوطی جس طرح بول رہا ہے دوسرے سلاسل کو وہ مرتبہ حاصل نہیں ایسے ہی سلسلہ نقشبندیہ پر بھی پیرانِ پیر کا فیض ہوا۔ یہ لقب نقشبند بھی پیرانِ پیر کے فیض کا پتہ دیتا ہے اور سلسلہ قادریہ تو ہے ہی سراپا فیض جو ملا جس کو ملا اس در سے ملا۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا

بحر و شہر و قری سہل و حزن دشت و چمن

کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا

اس شعر کے تحت اس کی تفصیل آتی ہے۔ انشاءاللہ

اور اس حقیقت سے اسے انکار ہوگا جس نے "قدمی علی رقبة کل ولی اللہ" کو نہ سمجھا اور آپ کا "قدمی علی رقبة کل ولی اللہ" فرمانا اور تمام اولیاء عالم کا آپ کے حضور میں گردنیں خم کر دینا شعبدہ بازی نہیں بلکہ اس قدر حقیقت کے قریب ہے کہ ماننے کے سوا چارہ کار ہی نہیں وہ عراق کے جنگلوں میں مجاہدات میں منہمک اور یادِ خدا میں اس قدر مستغرق ہیں کہ کئی کئی ہفتے فاقہ سے گزر جاتے ہیں اور پھر ایک دن پیاس کی انتہائی شدت میں پانی کے لئے اپنے رب سے عرض کرتے ہیں اس وقت بارش ہوتی ہے اور آپ پیاس بجھاتے ہیں یکلخت زمین و آسمان کے درمیان ایک روشنی کی چادر پھیل جاتی ہے اور آواز آتی ہے کہ اے عبدالقادر تمہاری عبادت وریاضت مقبول ہوئی تم آج سے مقبول بارگاہ ناز ہوئے اب تمہیں عبادت کی کوئی ضرورت نہیں اور تم پر تمام حرام چیزوں کو حلال کر دیا گیا۔ تمہارے لئے یہ ہیبت ناک آواز کس قدر مسرت وشادمانی کا موجب اور مژدہ ہوتا مگر آپ وہ تھے جن کی ہر صفت مظہر صفاتِ خدا ہے وہ فرماتے ہیں

لاحول ولا قوة الا باللہ

دور ہو مردود تو مجھے بہکانا چاہتا ہے۔ شیطان مایوس اور سراسیمگی کے عالم میں بھاگتا ہوا پکارتا ہے اے عبدالقادر تم وہ پہلے شخص ہو جو اپنے علم وعرفان کی وجہ سے میرے اس حربے سے محفوظ رہے حالانکہ میں نے اس طرح سے ہزاروں

انسانوں کا ستیاناس کر دیا ہے۔ شیطان کا یہ کہنا بظاہر معمولی بات تھی ہر شکست خوردہ یہی کچھ کہتا ہے مگر فاتح عام انسان نہیں تھا وہ غوثِ اعظم تھا جسے اس مقام کے لئے خود رب الارباب نے منتخب کیا تھا وہ فرماتا ہے کہ او لعین تو مجھے پھر بہکانا چاہتا ہے ارے مردود مجھ میں بچنے کی کب قوت ہے اور میرا علم وعرفان کب مجھے بچا سکتا ہے یہ تو میرے رب کا مجھ پر فضل ہے جو اس نے آج تک مجھے تیرے شر سے محفوظ رکھا۔

بہت کچھ کہنے کو جی چاہتا ہے مگر کیا زیادہ طویل مضمون زیادہ موثر ہوتا ہے کیا کوئی ایسی بات رہ گئی جو محتاجِ وضاحت ہو اگر نہیں تو حدیثِ مذکور پر ایک بار پھر غور کرو اور حضرت غوثِ اعظم کی گفتار و کردار کا اچھی طرح مطالعہ کرو اور جب تعصب کے پردے جو ہٹ دھرمی نے ڈال رکھے ہیں ہٹ جائیں تو آپ کو ایک ایسا نورِ بصیرت عطا ہوگا جس کی بے پناہ روشنی میں آپ اولیاءِ کرام کی بے پناہ روحانی قوتوں کو مشاہدہ کر سکیں گے۔ نکتہ چینی چھوڑ کر تعریف و توصیف کا مشغلہ اختیار کرو اس لئے کہ نکتہ چینی کے لئے ہدایت کی راہیں مسدود کر دی جاتی ہیں نکتہ چینی کبھی سرفراز نہیں ہو سکتا۔

جیسے امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حال تھا کہ ابتداء میں اولیاءِ کرام کے مخالفین میں تھے ان کے خلاف بڑی تحریریں تصنیفیں لکھیں جونہی سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہِ تلطف سے نوازے گئے تو پھر اولیائے کاملین میں شمار ہوئے۔

نہیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا

## شرح

اے محبوبِ ربانی غوثِ صمدانی آپ کا پیار کرنے والا خدائے محبوب آپ سے اتنا پیار کرتا ہے کہ عہد واقرار لے کر آپ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ دراصل یہ شعر حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک قول کی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ

یاعبدالقادر بحقی علیک کل وبحقی علیک اشرب الخ

کہ اے عبدالقادر تم نے میرے اس حق کی جو تم پر ہے تم کھاؤ اور میرے اس حق کی جو تم پر ہے پیو۔

## خوراک غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوراک نہایت سادہ ہوتی تھی جو کی روٹی سے عموماً افطار فرماتے تمام عمر ایک لقمہ حرام تو کیا مشتبہ نوالہ تک نہ کھایا۔

غوث الثقلین علیہ الرحمہ علوم دینیہ کے حصول اور ان کی تکمیل کے بعد ریاضت ومجاہدہ کی جانب متوجہ ہوئے۔ تاریخ وسیر کی کتابوں کے مطالعے کے بعد یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مشیت ایزدی کے تحت ریاضات ومجاہدات میں جس قدر آپ نے محنت کی اور فقروفاقہ وتحصیلِ علم میں جس قدر مشقت آپ نے برداشت فرمائی اس کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ کاشانۂ اقدس سے بوقت روانگی عظیم ماں کے عنایت فرمودہ ۴۰ دینار تو چند ایام میں ہی خرچ ہوگئے۔ ایک طویل عرصہ تک یہ کیفیت رہی کہ قوت لایموت کے لئے دجلہ کے کنارے نکل جاتے اور گری پڑی سبزی ترکاری اٹھا کر شکم پُری کرتے۔ آپ کی ریاضت کا یہ حال تھا کہ شہر سے نکل کر ویرانوں اور جنگلوں میں جاکر زندگی بسر کی اور عبادت وریاضت میں مصروف رہے۔

امام شعرانی علیہ الرحمۃ اپنی تالیف لطیف "طبقات کبریٰ" میں خود غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی اس زمانے کے مجاہدوں اور ریاضتوں کا حال لکھتے ہیں "میں نے اپنی ابتدائی حالت میں بڑی کڑی مشقتیں جھیلیں اور کوئی خوفناک وخطرناک چیز نہ چھوڑی جس کا منہ چڑھا ہوں میرا لباس اون کا جبہ تھا اور سر پر مختصر سا خرقہ، کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا، سوکھی ساگ اور ندی کے کنارے خس کے پتوں پر گزرا کرتا اور نفس کو برابر مجاہدے میں لگائے رکھا یہاں تک کہ اللہ عزوجل کی جانب سے حال نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا وغیرہ۔"

صاحب قلائد الجواہر نے شیخ عبداللہ نجار کی زبانی بیان کیا ہے کہ سرکار غوث اعظم نے اپنی زندگی کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس قدر میں مشقتیں برداشت کرتا تھا اگر وہ کسی پہاڑ پر ڈال دی جائیں تو وہ بھی پارہ پارہ ہوجائے۔

شیخ ابوالسعود الحزمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مجاہدہ اور ریاضت کا کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑا جس کو اپنے نفس کے لئے نہ اپنایا ہو اور اس پر قائم نہ رہا ہوں چنانچہ آپ نے کئی دن بغیر کھائے پئے اور بغیر سوئے مجاہدہ وریاضت میں گزارے۔ ۲۵ برس تک عراق کے بیابان جنگلات میں تنہا رہ کر عبادت کی۔ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ بغداد کے ایک ویرانے میں پرانا برج تھا آپ کی اس برج میں گیارہ برس تک شب وروز عبادت وروزہ کی وجہ سے اس کا نام برجِ عجمی پڑ گیا۔

## نانبائی

ایک دن فاقوں سے میری حالت غیر ہورہی تھی کہ میں نے غیب سے آواز سنی عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھ روٹی قرض لے کھا تاکہ علم حاصل کرنے میں نقص نہ آجائے اور تسلی سے علم حاصل کرسکے۔ آپ نے کہا کہ میں غریب ہوں مجھے کون قرض دے گا اگر قرض کسی نے دے بھی دیا تو ادا کہاں سے کروں گا جواب آیا تو اپنا کام کر ہم ادا کریں گے۔ اس پر

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نانبائی کے پاس پہنچے اس سے کہا اے بھائی اگر مناسب سمجھتے ہو تو مجھے اس شرط سے روٹی قرض دے دیا کرو کہ اگر کہیں سے کچھ مل گیا تو قرض ادا کردوں گا اور مر گیا تو تم معاف کر دینا۔ نانبائی کوئی فقیر دوست تھا یہ سنتے ہی آنسو ڈبڈبا آئے بولا آپ ﷺ جو کچھ چاہو مجھ سے لے لیا کرو اور کچھ فکر نہ کرو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ڈیڑھ روٹی روزانہ لینے لگے۔ مدت گزر گئی ایک دن خیال آیا بڑے شرم کی بات ہے روٹی اس سے لے کر روز کھالیتا ہوں دیتا اسے کچھ نہیں۔ اس وقت غیب سے آواز آئی فلاں مقام پر جا۔ وہاں پہنچے تو دیکھا ایک سونے کا ٹکڑا پڑا ہوا تھا اسے اُٹھایا اور لا کر نانبائی کو دے دیا۔ (سیرت غوثیہ صفحہ۳)

غوثِ اعظم تعلیم کے دنوں میں سبق پڑھ کر شہر میں نہ رہتے جنگلوں اور ویرانوں میں نکل جاتے اور وہیں پڑے رہتے اور دریائے دجلہ کے کنارے اُگی ہوئی ہری بھری بوٹیوں کو کھاتے اور گھاس وغیرہ پر گزارا کرتے۔

## اپنا مال

چالیس دینار جو آپ ساتھ لائے تھے وہ تو آتے ہی غریبوں اور فقیروں میں خیرات کر دیئے خود پتوں اور گھاس پر گزارا کرتے۔ ایک سال بعد والدہ صاحبہ نے کچھ اور روپیہ بھیجا وہ بھی درویشوں میں بانٹ دیئے خود پھر فاقہ اُٹھاتے پھر والدہ نے آٹھ دینار بھیجے ان کے پہنچنے کا یہ واقعہ ہے کہ آپ بھوک سے سخت کمزور سر چکرا رہا تھا ایک مسجد میں گئے دیکھا ایک شخص بیٹھا ہوا گوشت اور روٹی کھا رہا ہے خود فرماتے ہیں سخت بھوک سے میری یہ حالت تھی کہ وہ لقمہ اُٹھا کر اپنے منہ کی طرف لے جاتا تو میرا منہ خود بخود ہی بے اختیار کھل جاتا۔ میں نے اپنے آپ کو شرم دلائی کہ اتنا بے صبر ہو گیا ہے اس شخص نے مجھے اس حالت میں دیکھ لیا اور کہا آؤ بھائی کھانا کھاؤ۔

جی چاہا کہ شریک ہو جاؤں لیکن میں نے اپنے نفس کو ملامت کی اور رک گیا مگر اس نے ضد کر کے مجھے ساتھ بٹھا ہی لیا اور کھانا کھلایا۔ گفتگو سے پتہ چلا کہ میں جیلان کا ہوں اور عبدالقادر نام ہے تو اُس پر رقت طاری ہوئی کہا آپ کی والدہ نے آٹھ دینار آپ کے لئے بھیجے تھے میں آپ کو تلاش کرتا رہا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ ملے میرا بھی خرچ ختم ہو گیا اب یہ گوشت روٹی تمہارے پیسوں سے خریدی کیونکہ مجھے بھی تین فاقے ہو گئے اب اس کھانے کے اصل میں تم ہی مالک ہو اور باقی دینار آپ کے سامنے رکھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بھی چند دینار اسے دیئے کہ تیرا خرچ ختم ہے۔ (قلائد الجواہر مصری صفحہ۹)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بغداد میں ۲۰ دن گزر گئے کوئی چیز کھانے کو نہ ملی میں پرانے محلوں کے کھنڈروں میں پھر رہا تھا کہ کوئی گری پڑی چیز کھانے کو ملے وہاں ستر درویش بیٹھے دیکھے اور وہ بھوکے تھے میں پھر شہر بغداد

کی طرف آیا ایک مرد مجھے ملا میں نے اسے نہ پہچانا وہ میرے وطن جیلان سے تھا مجھے ایک تھیلی پیسوں کی دی کہ تیری ماں نے یہ بھیجے ہیں میں نے وہ تھیلی لے کر تھوڑا سا اپنے لئے رکھا اور باقی پیسے ان فقیروں کو بانٹ دیئے۔ انہوں نے کہا یہ کہاں سے؟ میں نے کہا یہ میری نے بھیجے ہیں جو میں نے اپنے لئے حصہ رکھا بازار سے ان کی روٹی لی اور دوسرے بھوکوں کو آواز دی ان سے مل کر کھانا کھایا۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۹)

## الجوع الجوع

خود حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن سے چالیس دن تک میں نے روزہ رکھا ان دنوں میں کھانے کی کوئی چیز نہ ملی اور میں نے خداوند تعالیٰ سے عہد کیا ہرگز طعام نہ کھاؤں گا جب تک مجھے نہ کھلایا جائے گا۔ چالیسویں دن ایک شخص آیا میرے آگے طعام رکھ کر چلا گیا نفس نے سخت بھوک کی وجہ سے چاہا کہ کھانے پر گرے میں نے کہا خدا قسم میں اللہ کے عہد کو نہ توڑوں گا میں نے اپنے اندر سے الجوع الجوع (بھوک بھوک) کی آواز سنی لیکن میں نے پرواہ نہ کی اتنے میں شیخ ابوسعید نے فرمایا" یہ کہہ کر چلے گئے میرے دل میں آیا یہاں سے نہ اٹھوں گا مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچانک حضرت خضر علیہ السلام آئے مجھے کہا ابوسعید کے پاس جا میں اٹھ کر شیخ کے ہاں پہنچا حضرت شیخ دہلیز پر کھڑے انتظار کر رہے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا اے عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھے میرا کہنا کافی نہ ہوا اب خضر کے کہنے سے آئے پھر مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور کھانا کھلایا میں سیر ہو گیا اسی وقت بیعت کیا اور خرقہ عطاء فرمایا۔

## آواز آئی

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دفعہ میں سو گیا غیب سے آواز آئی اے عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہم نے تجھے سونے کے لئے پیدا کے لئے پیدا نہیں کیا۔

## گائے بولی

فرمایا میں ابھی لڑکا تھا عرفہ کے دن جنگل کو گیا ایک گائے کو جنگل لئے جا رہا تھا اچانک گائے نے مڑ کر میری طرف دیکھا اور کہا اے عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا اور نہ اس کام کا تجھے حکم کیا گیا۔ میں یہ سن کر ڈر گیا واپس آ کر گھر کی چھت پر چڑھ گیا تب حاجیوں کو میں نے عرفات میں کھڑے دیکھا اسی وقت اپنی والدہ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے خدا کے کام میں لگاؤ اور اجازت دو کہ بغداد میں جا کر علم حاصل کروں اور نیکوں کی زیارت کروں۔ (تفریح الخاطر جامی صفحہ ۱۳۵)

## ریاضات شاقہ کا انعام

مذکورہ بالا ریاضت شاقہ پر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو انعام ملا خود غوث پاک فرماتے ہیں کہ رب جلیل کی درگاہ سے ہر رات اور دن میں مجھ سے ستر بار

انا اخترتک و لتصنع علی عینی

یعنی میں نے پسند کیا تجھ کو اور تو پرورش کیا جاتا ہے روبرو میرے۔

اور آپ فرماتے ہیں بخدا عز و جل کہ نہ کھایا اور پیا اور نہ کیا میں نے کسی چیز کو جب تک کہ مجھے اس کا منجانب اللہ امر نہ ہوا ہو۔

## غوث اعظم کا آہ و نالہ ببارگاہ حق تعالیٰ

۱۰ ربیع الثانی ۵۲۱ھ کی ایک رات مبارک تھی جب کہ غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے مقدس دل پر خدا تعالیٰ کے رحمت خاص کا نزول ہوا محبت و شیفتگی کا ایک سمندر موجزن ہو گیا جوش محویت کا ایک عجیب عالم طاری ہوا اور اس کیف و سرور کے عالم میں جب کہ آنکھوں کے آنسو اور دل کے نالے رحمت خداوندی سے والہانہ عشق کر رہے تھے ۔حضرت نے یہ وجد آفریں اشعار لکھے جو اردو ترجمے کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں۔

## اشعار

اے خوش آں روزے کہ در دل مہر یارے داشتم

وہ خوش نصیب دن تھا جب میں اپنے محبوب کی محبت رکھتا تھا

سینہ پرسوز وچشم اشکبارے داشتم

میرے پاس پرسوز سینہ تھا، چشم اشکبار تھی

یاد باد آں کہ فارغ بودم از باغ وبہار

میں اس راحت کو یاد کرتا ہوں جب میں باغ و بہار سے بے نیاز تھا

درکنار از اشک گلگوں لالہ زارے داشتم

اپنے آنسوؤں کی برکت سے میں اپنی آغوش میں گویا لالہ زار رکھتا ہوں

بازروگردانی ازمن چونکہ آئم سوئے تو

آپ مجھ سے منہ پھیر لیتے ہیں جبکہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں

آخر اے پیماں شکن! باتو قرارے داشتم

اے پیماں شکن دوست آخر میرے اور آپ کے درمیان کوئی عہد و محبت تو تھا

ناامیدم کردی از خود اے خوش روزے کہ من

آپ نے مجھے اپنی ذات گرامی سے مایوس کر دیا حالانکہ میں آپ کو

آرزوئے بوس و امید کنارے داشتم

انتہائی شوق آرزو کے ساتھ اپنے سامنے دیکھنے کا آرزومند تھا

شکر گرنالہ بردں شد از دلم یک بارگی!

شکر ہے کہ میرے دل سے نالہ یکدم باہر آ گیا

گرہم از خوف وخطر خاطر غبارے داشتم

(یقین کیجئے) کہ خوف و ہراس کی وجہ سے میرے دل میں ایک گرد و غبار سا موجود تھا

## انعام ربانی

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ خداوندی میں عجز و نیاز کیا تو بوعدۂ حق

من تواضع لله فقد رفع الله درجاته.

جو اللہ تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم کرتا ہے تو اللہ اس کے درجات بلند کرتا ہے۔

کے مطابق آپ کو مرتبہ نصیب ہوا کہ آج منتہی اولیاء آپ کی بارگاہ میں عرض کرتے نظر آتے ہیں۔

گویم ز کس توجہ غوث الثقلین — محبوب خدا ابن حسن آل حسین

سر بر قدمت جملہ نہادند و گفتند — باللہ لقد آثرک اللہ علینا

میں آپ کا کمال کیا عرض کروں اے غوث الثقلین آپ محبوب خدا ابن حسن و آل حسین ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

آپ کے قدم پر تمام اولیاء نے سر رکھ کر عرض کی بخدا آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم پر برگزیدہ بنایا۔

حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں مناقب خواہاں ہیں

یا غوثِ معظم نورِ ہدی — مختارِ نبی مختار خدا

سلطان دو عالم قطب علی — حیران زجلالت ارض وسما

گردانمسیح بہ مردار رواں — دادی تو بدین محمد ﷺ جاں

ھمہ عالم محی الدین گویدت                    بر حسن جمالت گشتہ فدا

(۱) اے غوثِ معظم نورِ ھدیٰ نبی مختارِ خدا

(۲) سلطانِ دو عالم قطب بلند قدر آپ کی جلالت قدر سے زمین و آسمان حیران ہیں۔

(۳) اگر مسیح علیہ السلام نے مردوں کو روح بخشی اور آپ نے دین محمدی ﷺ کو جان بخشی۔

(۴) جملہ جہان آپ کو محی الدین مانتا ہے اور آپ کے حسن و جمال پر فدا ہے۔

مصطفیٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

## حل لغات

تن بے سایہ، بغیر چھاؤں کا جسم یعنی وہ جسم جس کی پرچھائیں نہ ہو۔ سایہ، بمعنی خُو بو مجاز اعادات و اطوار اور شمونہ د اولا د۔ میری جان، اے میری روح اے میرے محبوب یہاں حرف ندا پوشیدہ ہے۔ جلوہ (عربی) لفظ ہے نمودار ہونا، ظاہر ہو کر دکھانا۔ زیبا بمعنی خوبصورت مناسب

## شرح

اے پیارے مصطفیٰ ﷺ کے لاڈلے آپ کا جلوۂ زیبا جن لوگوں نے دیکھا انہوں نے جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے جسم بے سایہ کا سایہ دیکھا کیونکہ آپ کے اندر اپنے جد امجد ﷺ کی خُو بُو عادات و اطوار بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ چنانچہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت اس کی شاہد عدل ہے۔

## غوث اعظم فنا فی الرسول

مورخین لکھتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم کو ولایت محمد یہ سے فنائے اتم و فناء فی الرسول کا پورا پورا حصہ ملا تھا آپ کی کرامات میں یہ بھی ہے کہ جسم شریف میں بوئے مشک آتی تھی اور بدن شریف پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی لہذا آپ کبھی جوش میں فرماتے تھے۔

یا اللہ ھدا وجود جدی محمد ﷺ لا وجود عبدالقادر۔

محوِ ذاتِ مصطفائی ہو گئی                    مظہر شانِ خدائی ہو گئی

ل ـُـ ؛ اتِ رسول اللہ میں                    ۔۔ رب رنگ جدائی ہو گئی

سیر العارفین میں مخدوم اشرف جہانیاں جہاں گشت تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محبوب سبحانی اکٹھا سو سو غلام خرید کرتے اور اسی وقت بیعت سے مشرف فرما کر آزاد کر دیتے اور برکت فیضانِ عالی کوئی زر خرید آپ کا ولایت سے خالی نہیں رہا باوجود ایسے کامل واکمل ہونے کے حضرت غوثِ پاک نہایت متبع شریعت تھے اور بڑی ریاضت کرنے والے بڑی نماز پڑھنے والے بڑے روزے رکھنے والے تھے نہایت قلیل کھانے والے اور بالکل کم سونے والے تھے ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ تمام عمر آپ نے پشت بقبلہ ہو کر اجلاس نہیں فرمایا خوشبو کو نہایت مرغوب رکھتے تھے جسم شریف اور لباس لطیف اور مدرسہ اور خانقاہ شریف ہر وقت معطر رہتا تھا اور آپ اکثر اس طرح زبانِ مبارک سے فرمایا کرتے تھے۔

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

سوا فرض کے ہر روز دو ہزار رکعتیں نفل کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے بعد ہر فرض کے ایک قرآن شریف ختم کرتے تھے اور بعد از تہجد ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے اور اشراق و چاشت و اوابین و تہجد و سنت قبل عشاء و سنت قبل عصر و نوافل داخل المسجد دو رکعت اور دو رکعت تحیۃ الوضو کوئی آپ سے فرد گذاشت نہیں ہوتی تھی۔ چالیس برس تک آپ نے عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی اور چالیس برس تک شب کو آپ نے پیٹھ نہیں لگائی۔ ایک رسی سے بال باندھ کر شب بیداری کرتے تھے اور نماز میں قیام ایسا طولانی ہوتا تھا کہ پائے مبارک ورم کر جاتے تھے اور کثرتِ اشغال سے یہاں تک نوبت پہنچی تھی کہ سات سات روز تک لب مبارک آب و غذا سے آشنا نہ ہوتے تھے غذائے روحی ذکر اللہ تھا صرف دو شنبے کو دو چار لقمے رزقِ حلال سے نوش فرماتے تھے شعر بوباس جس میں چھو نہ گئی اشراک کی۔ بیشک وہ ذاتِ خاص ہے اس غوثِ پاک کی آپ کا احاطہ وجہ حلال سے تھی بعض مرید آپ کے اس میں کھیتی کرتے تھے وقت مغرب کے تین روٹی پکا کر آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہا کرتے تھے پہلے ایک روٹی اللہ کی راہ میں دیتے پھر ایک روٹی حاضرین کو تقسیم فرماتے اور ایک روٹی سے آپ روزہ افطار فرماتے تھے اور از قسم نقرہ و طلا کو کبھی اپنے دست مبارک سے نہیں چھوا لباس بہت قیمتی پہنتے تھے مگر اس میں کچھ کپڑا کم ہوتا تھا تو جوڑ کمل کا لگاتے تھے اور نہایت قیمتی کپڑا ایک روز پہن کر کسی غریب کو اللہ دیتے تھے اور شب کو گھر میں کچھ نہیں رکھتے تھے سب خیرات کر دیتے تھے کل کے واسطے فکر نہ فرماتے تھے۔ غرض بالکل تارکِ دنیا و عارف باللہ تھے۔ مدام حق کے حضور، سوائے اللہ سے دور اور دنیا سے نفور رہتے تھے اخیر عمر میں تو ترقی مدارج کی غایت کی یہ معراج ہوئی کہ فنافی الرسول کا مرتبہ بدرجہ اتم آپ کی ذات برکات میں ہویدا تھا حتیٰ پاخانہ زمین نگل جاتی مگس کی مجال نہ تھی کہ بدن مبارک پر بیٹھ سکے اور یہ بھی کہ پسینہ مبارک کی خوشبو مشک و عنبر کی خوشبو کو گرد کرتی۔ آپ کے صاحبزادے سید عبدالجبار نے امور متذکرہ کے معائنہ سے ...... تعجب کیا کہ اسفارِ اسلامیہ میں ان امور کو خاصۃ الرسول لکھا ہے اور حضرت والد صاحب

قدس سرہ کو بزرگ ترین مقاماتِ عالیہ طے کر چکے ہیں لیکن یہ تو سچ ہے کہ آپ رسول و نبی نہیں پھر خصوصیاتِ رسول کا غیر رسول میں پایا جانا حیرت انگیز ہے آخر رہ نہ سکے۔ موقعہ پا کر باادب التماس کی کہ

ان النبی المختار کان اذا قضی حاجة تبتلع الارض ماتبرزمنه ویفوح عرقه کالعطر ولا یقع علیه الذباب وهذه خاصة النبی و نری هذه الخاصة من حضرتکم

یعنی سرورِ عالم جب قضائے حاجت کرتے تو زمین فضلات کو نگل جاتی اور حضور کا پسینہ معطر تھا کبھی آپ کے بدن مبارک پر نہ بیٹھتی اور یہ خصوصیات نبی ہیں

اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تمام امور جناب والد میں پائے جاتے ہیں۔ حضرت غوثِ صمدانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ

اے میرے پیارے فرزند

ان عبدالقادر فانیا وباقیا فی ذات جده ﷺ تالله هذه وجود جدی لا وجود عبدالقادر.

یعنی عبدالقادر فانی و باقی ہو کر اپنے جد امجد ﷺ کی ذات پاک کے وجود سے باقی ہے چہ اس کی تائید میں حضور نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ میرا وجود میرے جد اقدس کا وجود ہے نہ کہ عبدالقادر کا وجود ہے۔

صاحبزادے نے انکشاف تام کے لئے عرض کی کہ حضور! اگر معاملہ ایسا ہے اور ضرور ہے تو پھر یہ بھی ہوتا کہ نبی کی طرح آپ پر بدلی کا سایہ ہوا کرتا کیونکہ اس کا بھی کوئی مانع نہیں

فقال الغوث ترکته عمداً ولا یظنوا انی نبی.

حضرت غوث الاعظم نے فرمایا یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن میں نے اس امر کو عمداً ترک کیا ہوا ہے کہ لوگ مجھے نبی ہی نہ کہنے لگ جائیں۔

## نمونہ عشق رسول ﷺ

جس قدر عشق و محبت اطاعت سرورِ عالم تھا۔ وہ خود اس کا مقتضی تھا کہ آپ میں تمام وہ انوار جلوہ گر ہوں جو حضور میں تھے میں لوہا بھی اگر آگ کی مجالست کرے تو آخر ہمرنگ نار ہو کر خصوصیاتِ نار پیدا کر لیتا ہے چہ جائے کہ نور علی نور۔ مزے کی یک رنگی تو یہی ہے علی المراتب۔ باایں ہمہ خشیت یہ تھی کہ جب حضرت غوثِ صمدانی مدینہ عالیہ میں بجسدِ عنصری ہوئے تو روضہ منورہ پر باادب یہ اشعار نیاز یہ کہے

دری کموج البحر ال هی کلکمثل الحال الشمس هی اکبر
ولکا عند الکریم جاه علیهم االعروض هی اصغر

یعنی میرے گناہ سمندر کی جھاگ سے بھی زائد اور بلند پہاڑ سے بھی بڑے ہیں لیکن کریم و رحیم کریم معاف کر دے تو چشمہ کے

پرے بھی خورد تر ہیں

اور پھر حجرہ شریفہ کے قریب ہو کر یوں مناجات کی

فی حالة البعد روحی ارسلتها للارض عنی وهی نائبتی

وهذه نوبة الاشباح قد حضرت فامدد یمینک کی تحظی بها شفتی

فاظهرت یدیه فصافهما وقبلهما ووضعهما علے راسه

یعنی ہمیشہ تو میری روح یہ زمین بوس ہو کر تیری جناب میں دفعہ بعد جسد کی حاضر خدمت ہوا ہوں۔ اور اب کرم گستری

دست کرم پھیلایئے کہ مرحمت فرمانا ہو ان شہنشاہ حاصل کروں ہیں حضور ان ہاتھوں کے حضور مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں

دست کرم ظاہر ہوئے۔ حضرت غوث صمدانی نے دونوں ہاتھ چوم کر مصافحہ کیا اور چوما اور سر پر رکھا۔

علامہ عبدالجلیل نے اس واقعہ کا نہایت صحیح ترجمہ لفظی نظم میں زیب قلم کیا ہے اور وہ یہ ہے

روز کہ غوث اعظم مادر مدینہ شد

می گفت نزد مرقد سلطان انبیاء

یا سید البشر چو بدم من بملک خویش

روحی فرستم کہ بود نائی زما

ادمی رسیدہ بوسہ دے زجا نم

براض مرقدت کہ بود بہتر از سماء

ایں نوبت است آنکہ رسیدم بدیں جسد

بحضرت شریف توائے شاہ اصفیاء

خواہم دہی دو دست مبارک کہ بوسہ

گیرم نصیب خویش از الطاف وازعطاء

برعرض اورسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دست خویش

کردہ دراز سوئے شہنشاہ اولیاء

بوسید یافت آں ہمہ نعمت زرب ....

زاں روز شد بروز بدو مرتع بداء

عبد جبیں بندہ محتاج فیض اوست

## امید دار لطف ز آغاز وانتہاء

حضورغوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم اطہر سے بوئے مشک آتی تھی اور بدن شریف پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور کبھی جوش میں آکر فرماتے

**هذا وجود جدی محمد ﷺ لاوجود عبدالقادر**

بخدا یہ میرے نانا جان حضرت محمد مصطفی ﷺ کا وجود ہے۔

## عشق رسول اللہ ﷺ کی ایک بین دلیل

حضورغوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عشق رسول ﷺ کی بین دلیل آپ کا مبارک سلسلہ ہے۔سب کومعلوم ہے کہ حضرت غوث الاعظم سے سلسلہ فیض روحانی قادریہ جاری ہوا۔طریقت وتصوف میں سلسلہ عالیہ قادریہ کی تعلیمات ،مقدمہ قرآن وشریعت کے عین مطابق ہیں۔کوئی بھی سیدنا مولانا شیخ عبدالقادر جیلانی کوخلوصِ محبت سے چاہتا ہے تو اسے فوراً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روحانی نسبت حاصل ہوجاتی ہے۔حضورغوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیاتِ مبارکہ سچائی اورصداقت کی ایک بہترین مثال ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلہ قادریہ کے اہم ترین اصولوں میں امرونواہی کی پابندی بے حد ضروری ہے۔پیرانِ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علومِ ظاہری اور راہِ طریقت وسلوک میں بڑی مشقت برداشت فرمائی ،مصیبتیں جھیلیں اور ہراس کٹھن اور دشوار ترین منزل سے گزر گئے جسے عام آدمی اپنے تصورتک میں نہیں لاسکتا۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی اس عبادت وریاضت مجاہد اور صدقِ عظیم کوقبول فرما کر شریعت وطریقت کے اس بلندو بالا منصب ومرتبہ پر فائز فرمادیا جوصرف اورصرف آلِ رسول ہی کے شایانِ شان تھا لیکن افسوس ہے ان وابستگانِ غوثیت مآب سے جو اپنے آقا کے طریقہ کے خلاف شریعت مطہرہ کی پابندی نہیں کرتے اللہ ہم سب کوشرع پاک کا پابند بنائے۔آمین

## شریعت کی پاسداری

آپ کی عاداتِ کریمہ میں تھا کہ اگر کوئی شریعت کی پاسداری نہ کرتا تو اس پرغضب ناک ہوجاتے چنانچہ ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔ابوبکرحمامی کوایک بارحضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیری زیادتیوں کی مجھے شکایت کی گئی ہے مگر وہ ان باتوں سے نہ رکا تو آپ نے اس کے سینہ پر ہاتھ رکھ کرفرمایا اے ابوبکر بغداد سے نکل جا۔فوراً اس کا حال سلب

ہو گیا اور وہ بغداد سے نکل بھاگا پھر جب واپس بغداد شریف میں داخل ہوتا تو منہ کے بل گر جاتا اگر اسے کوئی اُٹھ کرلانا چاہتا تو دونوں گر جاتے آخر اس کی والدہ روتی آئی اور اس کی محبت اور اپنے عجز کو بیان کیا تو آپ نے یہ اجازت دی کہ وہ زمین کے نیچے نیچے آکر تیرے گھر کے کوئیں میں تجھ سے بات کرسکتا ہے چنانچہ وہ اسی طرح ہر ہفتہ میں ایک بار کرتا رہا۔ ایک دن شیخ مظفر کو خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مظفر کوئی آرزو کر عرض کی ابوبکر کا حال واپس مل جائے تو فرمان ہوا یہ تیرے لئے میرے ولی عبدالقادر کے پاس ہے اسے میرا پیغام دینا کہ میں اس سے راضی ہو گیا ہوں تو بھی راضی ہو جا۔ وہ بیدار ہوا تو حاضر خدمت ہوئے تو حضور نے خود ہی فرمایا وہ پیغام پہنچو جب وہ عرض کر چکے تو آپ نے ابوبکر حرمی کو توبہ کرائی اور سینے لگا کر وہ تمام حال اسے پھر عطا فرمادیا۔

ابن زہراء کو مبارک عروس قدرت
قادری پائیں تصدق میرے دولہا تیرا

## حل لغات

زہرہ بمعنی خوبصورت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب مبارک اس لئے کہ وہ بڑی خوبصورت تھی۔ ابن زہرا سے مراد حضرت فاطمۃ الزہرا کے فرزند ارجمند حضرت شیخ سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہیں۔ عروس بمعنی دولہا دولہن یعنی قدرت طاقت کی دلہن کی مبارکباد دی گئی۔ اس لئے کہ دلہن ہمیشہ ماتحت اور فرمانبردار رہتی ہے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ آپ کو دنیا اور آخرت میں تصرف کی قدرت عطاء فرمائی گئی اور آپ شبانہ روز تصرف فرماتے ہیں۔ قادری یعنی سیدنا شیخ عبدالقادر محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت رکھنے والا ان کے سلسلہ بیعت میں داخل شخص اور ان کے طریقہ پر چلنے والے لوگ۔ تیرا بمعنی آپ کا صدقہ۔ میرے دولہا یعنی میرے قابل احترام میرے سردار۔

## شرح

اے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند آپ کو اللہ تعالیٰ کی عطاء کی ہوئی قدرت وطاقت کی دلہن مبارک ہو اے میرے سردار قابل احترام آپ ہی کا صدقہ قادری لوگ پاتے ہیں یعنی جو آپ کے در ہو جاتے ہیں وہ بھی قدرت واختیار کا صدقہ پا جاتے ہیں۔

## قادری مریدوں کے تصرفات کا نمونہ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ کا ہر ہر شعر ہزاروں مضامین کا حسین وجمیل مرقع ہے اور ہر شعر کی شرح کے ئے ایک ضخیم کتاب چاہیے لیکن کیا کروں تنگ دامن ہوں اسی لئے اختصار کرتا ہوا محض نمونوں پر اکتفاء کئے جارہا ہوں شعر مذکور میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ اے میرے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے تصرفات کی تو حد ہی نہیں آپ کے ایک ادنیٰ قادری کو بھی اتنا بلند پایہ مرتبہ نصیب ہے کہ ایک تصرف سے جہاں آباد ہو سکتا ہے چنانچہ فقیر اُویسی غفرلہ بڑے فخر و ناز سے کہہ سکتا ہے کہ صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس میرے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قادری غلام تھا جس کے تصرفِ ظاہری سے عیسائیت آج تک لرزہ براندام ہے۔

## غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
## اور صلاح الدین ایوبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ احمد الرفاعی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چند مریدین کو ساتھ لے کر دسنانی علاقہ میں تبلیغ کے لئے گئے۔ آپ کی دعوت دین پر ان کا ایک لاٹ پادری سامنے آیا وہ کچھ عرصہ بغداد اور مصر میں بھی رہ چکا تھا اس نے مسلمان علماء سے بعض حدیثیں بھی سنی ہوئی تھیں آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ آپ کے نبی ﷺ کی حدیث ہے جس میں فرمایا ہے کہ میری امت کے علمائے ربانی بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے مثل ہوں گے۔

تو آپ نے فرمایا کہ تم کو اس میں کیا شک ہے اس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے اور خدا نے ان کو یہ معجزہ دیا تھا کہ وہ ٹھوکر سے مردے کو جلا دیتے تھے۔ اب حدیث کی رو سے آپ اپنے حضور پاک ﷺ کی امت کے علماء میں سے ہیں لہٰذا بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے مثل کر کے دکھائیں۔ آپ نے فرمایا بلاشبہ ہمارے نبی کے علمائے ربانی یعنی اولیاءاللہ کی یہی شان ہے چنانچہ وہ پاس ہی کے ایک قبرستان میں لے گیا اور اس نے ایک بہت پرانی سی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس مردہ کو زندہ دیکھنا چاہتا ہوں آپ اس کی قبر کے قریب آگئے اور آپ نے اس کی قبر کو ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا حکمِ الٰہی سے کھڑا ہو جا اور اس شخص کو بتا جو یہ چاہتا ہے۔ فوراً وہ قبر شق ہوئی اور مردہ باہر کھڑا ہو گیا آپ نے باآواز بلند السلام علیکم کہا اور کہنے لگا کہ قیامت آگئی۔ آپ نے فرمایا نہیں یہ تو صرف اس پادری کے استفسار کی بناء پر ایسا کیا گیا اس کو بتا تو کس دور کا آدمی ہے تو وہ کہنے لگا کہ میں حضرت دانیال علیہ السلام کے وقت کا ہوں اور انہی کا پیرو تھا پھر آپ نے فرمایا کہ تم واپس قبر میں چلے جاؤ تم کو قیامت تک وہیں رہنا ہے وہ قبر میں واپس چلا گیا بحکم الٰہی قبر بند ہو گئی۔ آپ کی کرامت دیکھ کر وہ پادری اور اس کی ساری کرد قوم حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئی جس نے بعد کے دور میں بڑے بڑے فتحانہ اسلامی کارنامے انجام دیئے۔ بیت المقدس کا فاتح سلطان صلاح الدین ایوبی اسی کرد قوم کا فرد تھا اس کا باپ اسی دور میں

مسلمان ہوکر آپ سے بیعت ہوا تھا جو بعد میں شام کے زنگی سلاطین کا بہت بڑا فوجی افسر ہوا۔ اسی نے ایک بار بغداد حاضر ہوکر اپنے دس سالہ بیٹے صلاح الدین ایوبی کو آپ کی خدمت بابرکت میں پیش کیا تھا اور عرض کیا تھا کہ یا حضرت اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیں اور دعا فرمادیں کہ یہ اسلام کا عظیم مجاہد اور فاتح بنے چنانچہ آپ نے اس بچہ (صلاح الدین ایوبی) کے سر پر دست مبارک رکھا اور دعا فرمائی اور کہا کہ انشاء اللہ یہ تاریخ عالم کی ایک نامور شخصیت ہوگا اور خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ سے بہت بڑی اسلامی فتح کرائے گا چنانچہ تاریخ عالم نے دیکھا کہ صلاح الدین ایوبی جو سلطان نورالدین زنگی کے بعد سلطان بنایا گیا کس عظیم پیمانہ کا فاتح تھا بیت المقدس اسی کے ہاتھ سے فتح ہوا اور یورپ کے بڑے بڑے عیسائی بادشاہوں کا لشکر اس کی مجاہدانہ شان کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے جنگ صلیب میں سارے یورپ کو ہرادیا اور یہ سب فیض غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ کرامت اور دعاؤں کا تھا کہ تاریخ عالم کا اس فتح مبین کے بعد سارا نقشہ بدل گیا اور ملت اسلامیہ کو بڑی سربلندی حاصل ہوئی۔

(نوائے وقت روزنامہ لاہور)

## عرض اویسی غفرلہ

فقیر اُویسی غفرلہ نے مثال کے طور پر ایک دنیوی لیکن دین کے عاشق سلطان کی کہانی عرض کردی ورنہ آپ کے مرید یعنی روحانی قادریوں کے تصرفات کا عرض کروں تو دفتر بھر جائیں گے۔

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

## حل لغات

ابوالقاسم بمعنی قاسم کے باپ، سرکارِ مدینہ ﷺ کی کنیت آپ کے تین صاحبزادے، طیب طاہر، قاسم اور ابراہیم اور چار صاحبزادیاں زینب، کلثوم، رقیہ اور فاطمۃ الزہراء تھیں۔ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے، والد، مختار بمعنی اختیار دیا ہوا خدا کی خدائی میں خود مختار۔ بابا، باپ دادا کو کہا جاتا ہے۔

## شرح

اے ولایت وقطبیت کے تقسیم کرنے والے آپ تو سیدنا وسید الکونین ابوالقاسم محمد بن عبداللہ ﷺ کے فرزند ہیں پھر آپ کی صفت قاسم کیوں نہ ہو اور آپ کے جدامجد حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار وقدرت بخشا ہے اور آپ جب کہ ان

کے فرزند ارجمند ہیں تو آپ اسم بامسمیٰ قادر کیوں نہ ہوں جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ ولایت کی تقسیم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں ہے اب اس کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔

## ولایت کی نور غوث اعظم کے ہاتھ میں

حضور علامہ مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شاگرد اور مظہر جانجاناں نقشبندی خلیفہ شاہ غلام علی مجددی نقشبندی کے خلیفہ اپنی کتاب سیف مسلول صفحہ ۲۸،۵۲۷ میں لکھتے ہیں۔

بعض اکابر اولیاء اللہ بکشف صحیح کہ یکے از اسباب علم ست الہام ازمعنی دیگر حضرت گشته و آں آں است که فیوض و برکت کرحمه ولایت که از جناب الہی بر اولیاء اللہ نازل می شد و اول بر شخص قسمت شد و بہر یک از اولیاء عصر بواقف مرتبه و بحسب استعداد می رسد و هیچ کس را از اولیاء اللہ بے توسط او فیض نمی رسد کسے از مردان خدا بے وسیله او بدرجه ولایت نمی رسد مناصب حرکت و وتاد و ابدال و نجباء جمیع اقسام اولیاء خدا سوئے متحصر می شد صاحب واین منصب عالی را امام گویند وقطب الارشاد بالاصاله نیز خوانند واین منصب عالی از وقت ظهور علیه السلام بروح پاک محصور می رسید و بعد وجود عنصری بوقت رحلت او از اصحاب و تابعین همه را این دولت بتوسط او رسید و بعد رحلت او این منصب بحسن مجتبی و بعد از وی بشهید کربلا پسر امام زین العابدین پدر محمد باقر بعد از جعفر صادق پسر امام موسی کاظم پدر علی رضا پدر محمد تقی بعد از محمد تقی پسر حسن عسکری رضی اللہ تعالی عنهم آں منصب بعلی مفوض گشته و بعد وفات عسکری بوقت ظهور سید الشرفاء غوث الثقلین محبوب سبحانی پیدا شد تا این منصب شریف بوے متعلق شده تا ظهور محمد مهدی این منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق باشد

بعض اکابر اولیاء امت کو کشف صحیح کے ذریعے الہام ہوا ایک اور معنی منکشف ہوا جو کشف بھی علم کے اسباب سے ایک سبب ہے وہ معنی یہ ہے کہ اولیاء اللہ پر حق تعالیٰ کی جناب سے جو فیض و برکات نازل ہوتی ہیں سب سے پہلے ایک شخص پر نازل ہوتی ہیں اس خوش نصیب کی وساطت سے دوسرے اولیاء عصر اپنی اپنی استعداد و مرتبے کے مطابق فیض حاصل کرتے ہیں۔ اس کی وساطت و وسیلے کے بغیر کوئی شخص بھی درجہ ولایت نہیں پا سکتا۔ اقطاب، ابدال، نجباء، نقباء اور اولیاء خدا کی جمیع اقسام اس

کے متعلق ہوتے ہیں۔ اس عالی منصب والوں کو امام کہتے ہیں اور قطب الارشاد بالاصالت بھی انہیں کہا جاتا ہے۔

آدم علیہ السلام کے ظہور سے یہ عالی مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ کی روح کے لئے مقرر ہو چکا تھا آپ کی نشاءت عنصری سے پہلے امم سابقہ کو آپ کی روح مبارک کے توسط سے ہی درجہ ولایت ملتا تھا اور وجود عنصری کے بعد اور تا وقت وفات صحابہ و تابعین سب کو یہ دولت انہیں کے توسط سے ملی۔ آپ کی رحلت کے بعد یہ عالی منصب حسن مجتبیٰ کے سپرد ہوا پھر حسین شہید کربلا کے ہاں آپ کے بعد امام زین العابدین پھر امام باقر پھر جعفر صادق پھر موسیٰ کاظم پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری اس منصب جلیل پر فائز ہوئے۔ عسکری کی وفات کے بعد سید الشرفاء غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلی کے ظہور تک یہ منصب حسن عسکری کی روح سے متعلق رہا۔ جب حضرت غوث الثقلین پیدا ہوئے تو منصب مبارک ان سے متعلق ہو گیا اور امام مہدی کے ظہور تک آپ کی روح سے متعلق رہے گا۔

آپ فرماتے ہیں

**قدمی هذه علیٰ رقبة كل ولی الله**

اور ترنم سے یہ بیت پڑھا

افلت شموس الاولین وشمسنا　　　ابدا علی افق العلا لا تغرب

جب امام مہدی ظہور فرمائیں گے یہ منصب ان کے سپرد ہو جائے گا اور آپ کے زمانہ تک ان سے متعلق رہے گا۔

(سیف مسعود ص ... مطبوعہ ملتان صفحہ ۵۲۷، ۵۲۸)

## معروض اویسی

جیسے قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جنہیں وہابی دیوبندی غیر مقلد نقشبندی حضرات محقق برحق مانتے ہیں) نے لکھا بعینہ اس طرح حضور مجدد الف ثانی امام ربانی قدس سرہ النورانی تسلیم کرتے ہیں وہ بھی (بلا کم و کاست) یونہی لکھتے ہیں اور یہی حقیقت ہے جب ہمارے اکابر و مشائخ ہمیں یہی سبق دیتے ہیں تو پھر ہمیں ضد کیوں اور قدم سے مراد بھی ظاہری قدم نہ سہی افضلیت سہی اور وہ بھی ان کے لئے جن کے لئے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فضیلت کا حق رکھتے ہیں اس سے انکار کر کے بتایئے کون سی دین اور تصوف کی خدمت ہو گی یا محرومی کا طوق گلے میں ڈالنے کا شوق ہے ہاں کوئی بدقسمتی اور محرومی کا طوق اپنے گلے کا ہار بنانا چاہتا ہے تو ہمارا کیا زور ہے ان سے پہلے وہابیوں دیوبندیوں نے یہ ہار گلے میں ڈالا تو ان

کا حشر ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔

## انکار وھابی وتوضیح اُویسی

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاتمۂ کتاب میں لفظ امام کی تحقیق کرتے ہوئے ایک معنی وہی لکھا جو ہمارا مدعا ہے اسے اہل سنت تمام نے بسر وچشم مان لیا لیکن وہابیوں غیر مقلدوں نے اس کا انکار کیا۔

قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس میں ائمہ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تذکرہ کیا ہے۔امام کے چند معانی ہیں (۱) روافض کا مخترع معنی جس کا کوئی ثبوت نہیں اس کا باطل ہونا ثابت ہو چکا ہے۔(۲) خلیفہ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس معنی کے اعتبار سے امام کا اطلاق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محمد مہدی کے سوا دوسروں پر کرنا دروغ اور افتراء ہے۔(۳) پیشوائے ملت اس معنی کے اعتبار سے اکثر اکابرین امت پر لفظ امام کا اطلاق ہوسکتا ہے جیسے کہ امام ابو حنیفہ امام شافعی اسی طرح ائمہ اہل بیت پر بھی اس کا اطلاق ہوسکتا ہے کیونکہ اکابرین امت ظاہر و باطن میں ان کی طرف مراجعت کرتے رہے بالخصوص امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد چوتھا معنی وہی لکھا جو ہم نے اپنے دعویٰ میں پیش کیا ہے لیکن اس کا صرف وہابیوں نے کیا۔

## وھابی غیر مقلد نے کھا

لفظ امام جو اہل سنت کا مدعا ہے اس پر وہابی کتاب کے حاشیہ پر ــ کا نشان لگا کر لکھتا ہے کہ امام عربی زبان کا لفظ ہے عرب عرباء نے اس لفظ کو جن معنی میں استعمال کیا ہے انہی میں سے کوئی ایک معنی موقع محل کے اعتبار سے ہوسکتا ہے یا پھر رسول اللہ ﷺ نے قدیم معنی سے کسی لفظ کو بدل کر نیا معنی دیا ہو کشف کے ذریعہ جس صاحب نے امام کا ایک معنی نیا ڈھونڈا ہے تو قاضی صاحب کی اپنی ذہنی پیداوار ہے اصل حقیقت سے اس کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں خود امام کا ایک معنی ایجاد کرلینا اور اسے اپنے محاورات میں استعمال کرنا ٹھیک ہوسکتا ہے مگر اسے شریعت کی ایک اساس اور بنیاد بنا ڈالنا اور یہ کہنا کہ حق تعالیٰ کی طرف سے ایک امام ہے جس کے توسط سے کُل اولیاء اللہ مقامِ ولایت حاصل کرتے ہیں بے دلیل اور غیر وزنی بات ہے۔ مقامِ ولایت حق تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے سے حاصل ہوتا ہے جسے اصطلاح شرع میں اطاعتِ خدا اور اطاعتِ رسول کا نام دیا گیا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الایہ. (پارہ۳،سورہ آل عمران، آیت ۳۱)

اللہ کی محبت حاصل کرنا جو کہ مقامِ ولایت ہی ہے اتباعِ رسول سے متعلق ہے نہ کہ کسی اور امام کی نظر عنایت پر موقوف۔ قاضی صاحب کا یہ فرمانا کہ کشف بھی علم کے اسباب میں سے ایک ہے تب صحیح ہے کہ کشف بھی ہو چونکہ امام کا یہ

مخترع معنی کہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک جمیع اقسام اولیاء مقامِ ولایت حاصل کرنے کے لئے روح علی کے محتاج ہیں صریح نصوص قرآن واحادیث کے خلاف ہے لہٰذا یہ کسی صاحب کا کشف کشفِ رحمانی نہیں کوئی اور کشف ہے۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

هو لا يحرق سترا ولا يحاور حدا ولا يحطئی ابدا. (مدارج السالکین جلد صفحہ ۴۸)

یعنی اہلِ صحیح وہ ہے جو خارق ستر نہ ہو حد سے تجاوز نہ کرے اور کبھی خطاء نہ کرے۔

لایجاوز حدا کی وضاحت کرتے ہیں

لايقع على خلاف الحدود الشرعية فهو شيطانى لا رحمانى (ایضا)

یعنی وہ اہلِ صحیح کشف حدودِ شرعیہ کے خلاف نہ واقع ہو تو وہ کشف شیطانی ہوگا رحمانی نہیں۔

حقائق بھی مبینہ کشف کی تکذیب کرتے ہیں۔ ابن تیمیہ لکھتا ہے

وكل من الصحابة الذين سكنوا الامصار اخرجة الناس الايمان والدين واكثر المسلمين بالمشرق والمغرب لم ياخذوا عن على رضى الله تعالى عنه شيئا واهل المدينة لم سكونوا يحتاجون اليه الا كما يحتاجون الى نظراه (الى ان قال) والعباد والزهاد من اهل هذا البلاد اخذوا الدين عمن شاهده من الصحابة فكيف يجوز ان يقال ان طريق اهل الزهد والتصرف متصل به دون غيره انتهى. (منہاج السنہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۷)

یعنی بعض جمیع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو کہ مختلف اطراف میں متوطن ہوئے لوگوں نے ایمان و دین حاصل کیا مشرق و مغرب کے مسلمانوں کی اکثریت نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ بھی نہیں لیا۔ اہل مدینہ بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محتاج نہ تھے مگر اتنا جتنا ان کے ہم مرتبہ دوسرے صحابہ کرام کے۔ ان علاقوں کے عباد و زہاد نے اخذ دین ان صحابہ کرام سے کیا جو انہیں ملے تو یہ کہنا کیوں جائز ہے کہ اہل زہد و تصوف کا طریق علی سے ہی متصل ہے کسی اور سے نہیں۔

امام صاحب نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا

ان الله قد جعل محمد اهاديا فقال وانک لتهدى الى صراط مستقيم صراط الله فكيف يجعل الهادى من لم يوصف بذلك.

یعنی اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی راہنمائی کے لئے محمد ﷺ کو ہی متعین فرمایا ہے۔

قرآن میں ہے

وانک لتھدی الی صراط مستقیم۔ (پارہ ۲۵،سورہ شوریٰ،آیت ۵۲)

تواس کوہادی (مقامِ ولایت) کیوں کہا جارہا ہے جس کی یہ صفت اللہ تعالیٰ نے نہیں بتائی۔ نیز فرمایا

کل من اھتدی من امۃ محمد فیہ اھتدی. وھذا کذب بین فانہ قدآمن بالنبی ﷺ خلق کثیر واھتدوا بہ دخلوا الجنۃ ولم یسمعوا من علی کلمۃ واحدۃ (منہاج السنۃ جلد ۴،صفحہ ۱۳۹)

یہ کہ امت محمد ﷺ سے جس نے بھی ہدایت پائی (مقامِ ولایت) وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی پائی یہ جھوٹ ہے کیونکہ نبی ﷺ کے دور تھا ایک خلق کثیر نے ہدایت حاصل کی اور جنت میں داخل ہوگئے اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک کلمہ بھی نہ سنا۔

یہ دلیل؟ اس کے برعکس قرآن پاک میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ارشاد ہوا

## ترجمہ

جب ہم نے موسیٰ کی طرف امر کیا آپ موجود و حاضر نہ تھے (اس طرح) اہل مدین میں بھی آپ مقیم نہ تھے مگر ہم نے رسول بھیجے طور کی جانب میں آپ نہیں تھے ہم نے ندا کی لیکن آپ کے رب کی رحمت ہے تاکہ آپ ایک قوم کو ڈرائیں جن کے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا۔ (القصص ۴۴،۴۶)

اس طرح ایک دوسرے مقام پر ہے

یہ غیب کی خبریں ہیں ہم نے آپ کو وحی کی جب وہ قلمیں ڈال رہے تھے کہ کون مریم کی کفالت کرے آپ وہاں نہیں تھے۔ (آل عمران ۴۴) چہ جائیکہ یہ کہا جائے کہ روحِ علی پہلے سے موجود تھی اور انہی کے توسط سے امم سابقہ کو مقامِ ولایت مل رہا ہے۔ پھر سابق انبیاء اور رسل علیہم السلام تو روحِ علی کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے تشریف لائے کہ تمہیں ادھر سے مقامِ ولایت ملے گا حالانکہ یہ بات صریح البطلان ہے۔

## انتباہ از اویسی

دیکھا ناظرین کہ وہابی کیسے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور وہی کہہ رہا ہے جو اولیاء کے ازلی دشمن ابن تیمیہ وابن قیم نے کہا اور دلائل وہی دیئے جو عالمِ ارواح کے انکار کے ہیں اور وہ لوگ تو نہ صرف روحانیت کے منکر ہیں بلکہ عالمِ ارواح اور دیگر فیوضات و برکات کے بھی قائل نہیں۔ اس کوئی وہابیوں کے اصول اپناتا ہے تو ہم اسے کیا کہہ سکتے ہیں۔

اس قول اور شعر کی نسبت شیخ عبدالقادر کی طرف ثابت نہیں ویسے بھی یہ مقولہ بالکل غلط ہے کیا شیخ عبدالقادر جیلانی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قدم صحابہ کرام اور خلفاء راشدین کی گردنوں پر بھی ہے وہ بھی تو اولیاء تھے اور کیا ان کا سورج ڈوب گیا ہے؟

## تبصرہ اویسی

حضور سرورِ عالم ﷺ نے سچ فرمایا کہ

وھم سفھا الاحلام

وہ پرلے درجے کے غبی ہوں گے

اسی لئے میں کہا کرتا ہوں

الوھابیۃ قوم لایعقلون.

بھلا یہ بھی کوئی اعتراض ہیں مثلاً ان کے اسی آخری اعتراض کو دیکھ لیجئے کہ صحابہ پر بھی ثابت کر رہے ہیں حالانکہ عرف عام میں صحابہ ولی کے اطلاق میں داخل ہی نہیں۔ اصل وجہ یہ ہے کہ ''ان یتسامی فی العلم'' کو تا حال معلوم نہیں ہو سکا کہ عرف عام کو شرح پاک میں بہت بڑی فوقیت حاصل ہے مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ گوشت کھاؤں گا مچھلی کھائی تو حانث نہ ہوگا اس لئے کہ عرف عام میں لحم (گوشت) کا اطلاق مچھلی پر نہیں ہوتا۔ حالانکہ قرآن مجید میں اسے ''لحماً طریا'' کہا گیا ہے ایسے ان کے دیگر اعتراضات کا حال ہے۔

نبوی مینہ، علوی فصل، بتولی گلشن

حسنی پھول، حسینی ہے مہکنا تیرا

## حل لغات

نبوی یعنی نبی کریم ﷺ سے فرزند نسبت رکھنے والا۔ مینہ بمعنی بارش۔ علوی یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرزندی نسبت رکھنے والا۔ فصل عربی لفظ ہے موسم، موسم بہار۔ بتولی بمعنی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرزندی نسبت رکھنے والا اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب بتول ہے جس کے معنی ہیں تمام لوگوں کو چھوڑ کر اللہ کی طرف لوٹ جانا۔ گلشن (فارسی) باغ چمنستان۔ حسنی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرزندی نسبت رکھنے والا۔ حسینی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرزندی نسبت رکھنے والا۔ مہکنا بمعنی خوشبو دینا، بسنا۔

## شرح

اے حبیبِ خدا ﷺ کے لاڈلے آپ ﷺ کی سخاوت ورحم وکرم کی بارش ہیں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موسمِ بہار ہیں اور حضرت فاطمۃ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چمنستان ہیں اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پھول ہیں اور آپ اس پھول کی پھیلی ہوئی خوشبو ہیں لہٰذا آپ بیک وقت سراپا جود وسخاوت کی بارش پیہم ہیں جو اپنے نانا جان ﷺ سے آپ کو وراثت میں ملی ہے اور کرم وبخشش کے موسم بہار ہیں جو آپ نے دادا جان امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملی ہے اور آپ چمنستان عنایت وسعادت ہیں جو اپنی دادی جان حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آتی ہے اور آپ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چمنستان فیضان عرفان کے پھول ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیضان وعرفان کی بوباس آپ کو وراثت میں آتی ہے۔

## وارثِ پنجتن پاک

اس شعر میں حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پنجتن پاک کی وراثت کا ذکر ہے اسی لئے آپ مادرزاد ولی تھے چنانچہ سیرۃ غوثِ اعظم میں ہے کہ دورانِ حمل در شکم مادر بہت سے اولیاء اللہ نے آپ کے والد ماجد ابو صالح کو خبر دی تھی کہ ابو صالح تمہارے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ سب اولیاء اللہ کا سردار ہوگا۔ سلسلہ پدری حضرت غوث پاک کا منتہی ہوتا ہے حضرت حسن مجتبیٰ تک اور سلسلہ مادری پہنچتا ہے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کربلا تک۔ اسی لئے آپ کو حسنی وحسینی کہتے ہیں۔ حضرت غوث کی والدہ ماجدہ ام الخیر فاطمہ بنت سید عبداللہ الصومعی ہیں جو کہ پیشوائے عارفات وسید الزاہدات تھیں آپ کی ساٹھ برس کی عمر ہوئی تب حضرت غوثِ پاک پیدا ہوئے۔ وقت یاس اور ناامیدی میں محبوب سبحانی کا آپ سے پیدا ہونا بھی از جملہ کرامات ہے۔ حضرت غوثِ پاک شکم مادر میں ذکر اللہ کیا کرتے تھے اور جب آپ کی ماں کو چھینک آتی اور الحمد للہ کہتیں تو آپ ان کو پیٹ میں سے جواب دیتے تھے "یرحمک اللہ" پورے نو مہینے میں آپ پیدا ہوئے۔

سب نے آپ کی پہلی کرامت یہ دیکھی کہ ذکر اللہ کے ساتھ زبان آپ کی جاری تھی اور دونوں ہونٹ ہلتے اور اللہ اللہ فرما رہے تھے اسی واسطے تاریخی آپ کا نام عاشق ہے خدا کی محبت کے ساتھ آپ کا دل جوش مارتا۔

۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفاء ثلاثہ پر فضیلت نہیں رکھتے لیکن ان کے بعد باقی تمام صحابہ سے علی الاطلاق افضل ہیں خواہ وہ کسی بھی درجہ کا ہو تو جدا از ان تابعین و تبع تابعین اور آپ کی اولاد دیگر سے اہل بیت علی الاطلاق افضل ہیں ایسے ہی جب ان کے نائب سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گدی نشین ہوئے تو ان کے لیے وہی حیثیت ہوگی۔ (فافہم)

اور آپ کو حسنِ یوسفی علیہ السلام و اخلاقِ محمدی و صدقِ صدیق و عدلِ فاروقی و حیائے عثمانی و شجاعتِ حیدری سب کچھ درگاہِ الٰہی سے عطاء کیا ہوا تھا اور روئے مبارک آپ کا ایسا تاباں و درخشاں و ملیح تھا کہ جو کوئی آپ کی طرف نظر کرتا تھا اس کو تابِ نظر نہیں ہوتی تھی۔ آپ یکم رمضان شریف روز دو شنبہ وقت صبح صادق پیدا ہوئے۔ تشریف لاتے ہی روزہ رکھ لیا اور دن بھر دودھ نوش نہیں فرمایا جب مغرب کی اذان مسجدوں میں ہونے لگی اور سب آدمی اپنے اپنے روزے افطار کرنے لگے اس وقت آپ نے بھی روزہ افطار کیا اور دودھ پینے لگے آپ کی والدہ فرماتی ہیں تمام ماہِ رمضان میں میرے بیٹے عبد القادر نے روزہ رکھا ہے دن بھر دودھ نہیں پیتے تھے شام کے وقت سب روزہ داروں کے ساتھ افطار کرتے تھے۔

جب آپ پانچ برس کے ہوئے ایک عالم صاحب کے پاس لے جا کر بسم اللہ کرائی آپ کتاب لے کر عالم صاحب کے سامنے بیٹھے انہوں نے فرمایا میاں صاحبزادے بسم پڑھو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" آپ نے بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھی پھر الم سے لے کر اٹھارہ پارہ تک پڑھ کر سنا دیئے۔

عالم صاحب نے کہا اور پڑھئے فرمایا بس مجھ کو اسی قدر یاد ہے۔ عالم صاحب نے کہا اس قدر کیوں ہے فرمایا میری والدہ صاحبہ کو اسی قدر یاد تھا جب میں ان کے پیٹ میں تھا وہ پڑھا کرتی تھیں میں نے وہ یاد کر لئے۔ سبحان اللہ کیا کھلی ہوئی کرامت ہے کہ پیدا ہوئے تو اٹھارہ پارے کے حافظ ہو کر آئے اسے مادرزاد ولی کہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب میں لڑکپن میں لڑکوں کے ہمراہ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو ایک آواز غیب سے آتی کہ اے عبد القادر کیا ارادہ کرتا ہے ہم نے تجھ کو کھیلنے کے واسطے نہیں پیدا کیا اور جب سونے کا وقت ہوتا تو آواز آتی اے عبد القادر ہم نے تجھ کو سونے کے واسطے نہیں پیدا کیا ہم نے تجھ کو اپنے واسطے پیدا کیا ہے ہم سے غافل نہ ہو ہماری طرف آ تیرا یار وفادار میں ہوں۔

سوئے من آ کہ ترا یار وفادار منم

ۓ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیدا ہونے کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ [illegible] ولایت انہی کے توسط سے ملی [illegible] اور [illegible] دعویٰ ہے جب [illegible] ابن تیمیہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے [illegible] یہی خود حضرت علی نے بھی اس کا دعویٰ کیا۔ شیعی اور رافضی صوفیوں کی [illegible] سے عقیدہ [illegible] صوفیوں میں [illegible] حقیقت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایمان و ولایت کے جملہ مراتب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرماں برداری میں حاصل کئے جیسا کہ [illegible] ارشادِ حق تعالیٰ ہے

الذین آمنوا وهاجروا وجاهدوا في سبيل الله بأموالهم وأنفسهم أعظم درجة عند الله وأولئك هم الفائزون يبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان وجنت الآية (توبہ [illegible]) [illegible] مقام ولایت یعنی اللہ کے ہاں عظیم درجہ پر فائز ہونا اس کی رحمت و رضا حاصل کرنا اور بہشت کا مستحق بن جانا [illegible] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[illegible]

جب آپ مکتب میں جاتے آواز آتی "افسحو الولی اللّٰہ" یعنی جگہ دو واسطے ولی اللہ کے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھ کو فرشتے اُٹھا کر حضرت بی بی عائشہ کے پاس لے گئے آپ نے مجھ کو دودھ پلایا پھر حضرت رسول پاک ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ عبدالقادر تیرا بیٹا ہے۔

## فائدہ

ایک روز خاص گیلان وطن شریف میں آواز آئی اے عبدالقادر ہم نے تجھ کو درجہ عاشقیت و معشوقیت دونوں عطا فرمائے۔ جب غوثِ پاک کی عمر دس برس کی ہوئی تمام علوم ظاہری سے فارغ ہوئے عالم فاضل قاری واعظ ہوئے اور کرامات کی آپ کی روز بروز ترقی ہونے لگی۔

## بچپن میں کرامات

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات بچپن سے ہی ظہور پذیر ہونے لگیں اور زمانہ طفولیت میں ہی بڑے ظالم جابر ڈاکوؤں کو راہ راست پر لگا دیا جیسا کہ آپ کی بچپن کی کرامت ذیل مشہور ہیں۔

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ محترمہ سے بسلسلہ تعلیم ترکِ وطن کی اجازت طلب کی۔ جب اجازت مل گئی تو قافلہ کے ہمراہ بغداد کو روانہ ہوئے۔ جب راستے میں ڈاکوؤں نے قافلہ لوٹ لیا اور ہر ایک کی جامعہ تلاشی لی گئی اور حضرت محبوبِ سبحانی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باری پر پوچھا گیا تمہارے پاس نقدی ہے آپ نے جواب دیا جی ہاں میری قمیص میں اندر کی جانب چالیس دینار سلے ہوئے ہیں۔ ڈاکوؤں کو بڑا تعجب ہوا جامہ تلاشی پر واقعی چالیس دینار برآمد ہوئے۔ آپ کی اس راست گوئی سے ڈاکوؤں پر گہرا اثر ہوا اور کہا کہ یہ دینار ایسی جگہ تھے اگر تم نہ بتاتے تو ہمیں ہرگز نہ ملتے تم نے یہ کیوں بتایا؟ حضرت نے جواب دیا میری والدہ نے کہا تھا کہ ہمیشہ سچ بولنا جب ڈاکوؤں کے سردار نے یہ الفاظ سنے تو فوراً توبہ تائب ہوئے پھر حضرت محبوبِ سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے ہدایتِ خلقِ خدا ہوئی۔

نبوی ظل ، علوی برج بتولی منزل

حسنی چاند حسینی ہے اجالا تیرا

## حل لغات

ظل، سایہ۔ بُرج محل، قلعہ، وہ جگہ جہاں مسافر آرام وغیرہ کے لئے اترتے ہیں۔ مکان، اجالا، روشنی، نور۔

## شرح

اے غیاث الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا سایہ نبوی سایہ ہے اور آپ کا قلعہ علوی ہے اور آپ کی منزل بتولی اور فاطمی منزل ہے اور آپ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاند ہیں اور اس مبارک چاند میں نور اور روشنی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے اور اسی طرح آپ کا نور ہدایت حسینی نور ہدایت ہے۔

## فائدہ

اس شعر میں حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلۂ نسب کی برکتیں اور خوبیاں جس طرح اچھوتے انداز میں بیان کی گئی وہ بے نظیر و بے مثال ہیں۔

## خاندانِ عالیشان

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت خاندانی تھی آپ کا خاندان نہ صرف والدین یا دادا نانا ولایت کا حامل تھا بلکہ حسنین کریمین طیبین طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک تمام کے تمام اولیائے کاملین میں سے تھے۔ نمونہ کے طور پر چند بزرگوں کی کرامات سپردِ قلم کرتا ہوں مزید تفصیل فقیر کی کتاب [illegible] میں ملاحظہ ہوں۔

## غوث اعظم کے نانا نے کرامت دیکھی

بحیرۂ اخضر کے دامن میں آباد ایک خانقاہ میں ایک نحیف و نزار بڑھیا ایک سر پوش بچہ کو گود میں لئے زار و قطار رو رہی ہے اس کی ہچکیاں بندھی ہوئی ہیں اور پلکوں کی کیاری سے آنسو ٹپک رہے ہیں ایک معصوم و خوبرو بچہ حیرت کی تصویر بنے اس عورت کے قریب آیا اور بڑی متانت سے اس کے رونے کا سبب دریافت کرنے لگا۔ دکھی عورت کی کربناک سسکاری الفاظ کی صورت میں ڈھلی۔ بیٹے میں ایک بیوہ عورت ہوں میرے مرحوم شوہر کی واحد نشانی اور میری زیست کا کُل سرمایہ یہی ایک بچہ تھا جس کے بیمار ہونے پر میں اسے اس خانقاہ میں لا رہی تھی کہ یہ راستے میں انتقال کر گیا میں نے اپنی پوری قوت مجتمع کر ڈالی اور بڑی امیدوں سے یہاں تک آئی لیکن اس خانقاہ کا مردِ کامل مجھے تقدیر کے بھنور میں پھنسا چھوڑ کر اور صبر کی تلقین کر کے چلا گیا ہے۔ عورت کے ملتجیانہ لہجہ کے فسوں سے پیارے بچہ کا دل پگھل گیا بالکل سادہ اور پیارے لہجے میں کہنے لگا اماں تجھے غلطی فہمی ہوئی ہے تیرا بچہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے لو دیکھو وہ حرکت کر رہا ہے۔

دکھیاری ماں نے بیتابی سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو بچہ سچ مچ ہمک رہا تھا عورت کے بے قرار دل سے طمانیت کی

ان بزرگوں کا نام قرآن پاک و سنت رسول میں کہاں آیا ہے جس سے یہ تعین ہوا اگر کوئی وجہ ہے بزرگوں کو اس مقصد کے لئے متعین کر کے پیش ہوئے آپ اس کا [illegible] کریں گے۔

تیز آواز بلند ہوئی جسے سن کر خانقاہ کا معمر درویش اپنے حجرے سے باہر نکل آیا۔ مردِ حق نے ایک نظر زندہ متحرک بچے پر ڈالی اور پھر لاٹھی اُٹھا کے اس بچے کی طرف لپکا کہ جس کے معصوم بچپنے نے تقدیر خداوندی کے سربستہ راز کو سرِعام کھول دیا تھا۔
بچہ بزرگ دقہر آلودہ دیکھ کر گلیوں میں دوڑنے لگا بزرگ پیچھے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور بچہ آگے آگے نا کارہ بچہ قبرستان کی طرف مڑا اور بلند آواز سے کہنے لگا قبرستان کے دفینو! میری مدد کرو۔ تیزی سے لپکتے ہوئے بزرگ اچانک ٹھٹک کر رک گئے کیونکہ قبرستان کے تین صد مردے اپنی قبروں سے اُٹھ کر اس بچے کی ڈھال بن چکے تھے اور بچہ چہرے پر ملکوتی وجاہت لئے دور کھڑا مسکرا رہا تھا۔ درویش حق آگاہ نے بڑی حسرت سے بچہ کی طرف دیکھا اور فرمایا بیٹے ہم تیرے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے اس لئے تیری مرضی کے سامنے اپنا سر جھکاتے ہیں۔

نبوی خور علوی کوہ بتولی معدن
حسنی لعل حسینی ہے تجلا تیرا

## حل لغات

خور، خورشید کا مخفف، آفتاب۔ معدن، سونے چاندی کی کان۔ لعل، ایک قیمتی سرخ پتھر تجلا، چمک جلوہ۔

## شرح

اے غوثِ اعظم! آپ تو نبی کریم ﷺ کے آفتاب ہدایت ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزم راسخ کے بلند پہاڑ ہیں اور حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان اور خزانہ ہیں اور حسنی ہیرے جواہر ہیں اور آپ کا جلوہ مبارک حسینی جلوہ ہے یعنی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پنجتن پاک کے کمالات کا نمونہ ہیں۔ نبوی کمالات آپ میں ایسے روشن وتاباں ہیں جیسے آفتاب و ماہتاب چنانچہ خود فرمایا

انا نائب رسول اللہ ﷺ ووارثہ فی الارض (بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲)
یعنی میں رسول اللہ ﷺ کا نائب ہوں اور زمین میں آپ کا وارث ہوں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے سال دنیا بھر میں سب لڑکے ہی پیدا ہوئے اور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق شہر جیلان میں آپ کی کرامت یہ ہوئی کہ اس سال جتنی عورتیں حاملہ تھیں سب سے فرزند پیدا ہوئے۔

## فائدہ

یہ شعر ارضیات پر مبنی ہے۔ (معارف رضا ۲۰۰۳ء صفحہ ۱۵۰)

حضور سرورِ عالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے سارا جہاں منور ہوا جب حضرت غوثِ پاک پیدا ہوئے تو آپ کے چہرے کی چمک سے سارا گھر چمکنے لگا اور اس وقت کے سب اولیاء اللہ مبارک باد دینے لگے اور کثرت سے آپ کی کرامات کا ظہور ہوا۔ یہ حبیب خدا ﷺ کی نیابت کی نشانی ہے کہ وہاں معجزات کثیرہ کا صدور ہوا اور یہاں کراماتِ کثیرہ کا ظہور ہوا۔

چنانچہ مناقبِ غوثیہ میں حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ وقت ولادت شریف قدرتِ غیب سے عجیب و غریب کرامات اس پاک ذات سے وقوع میں آئیں کہ زبان قاصر ہے مقصود صرف یہی تھا کہ تربیت خلق اللہ ہو اور دستگیری بندگانِ منظور تھی ورنہ اولیائے کرام کے نزدیک خوارق عادت کی کچھ اہمیت نہیں رکھتے ہیں۔ حضرت ابوسعید بن ابی بکر الحریمی کا بیان ہے کہ آپ کی کرامت گویا ایک گراں ہار ہے جس میں جواہرات بکراں یکے بعد دیگرے پروئے ہوئے ہیں۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے

| | |
|---|---|
| اے رونق بزم اصطفائی | اے یوسف مصر دو برمائی |
| اے شمع حریم مصطفائی | در حسن تو از همه جدائی |

بحر و بر شہر و قری سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا

## حل لغات

بحر و بر، سمندر اور خشکی۔ شہر و قری، شہر اور گاؤں۔ بستی سہل و حزن، حزنہ کی جمع نرم زمین اور سخت پہاڑ۔ دشت و چمن، جنگل اور باغ کس قسم کے چک (سنسکرت) حصہ زمین کا پہنچتا نہیں دعوی یعنی والی وارث نہیں ہوتا، تصرف کا حق نہیں ہوتا۔

## شرح

سمندر ہو کہ خشکی شہر ہو کہ بستی نرم نرم زمین ہو کہ محنت دشوار گزار پہاڑیاں جنگل ہو کہ چمن زمین کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس پر آپ کا حق تصرف نہ ہو اور آپ اس کے والی و وارث نہ ہوں بلکہ پوری روئے زمین آپ کے تحت قدرت اللہ نے فرما دی ہے آپ تصرف کرتے ہیں۔

## قرآن مجید

ان الارض یرثها عبادی الصالحون۔ (پارہ [illegible] سورہ انبیاء، آیت ۱۰۵)

اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

## احادیث مبارکہ

حضور ﷺ نے اعلان فرمایا کہ

فاعلموا انما الارض لله ورسوله. (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۲)

جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

## فائدہ

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ساری زمین کا حقیقی مالک اللہ ہے اور اس کی عطاء سے ساری زمین کا مالک اس کا رسول بھی ہے (ﷺ) اور یہ بات ظاہر ہے کہ مالک کو اپنی چیز میں تصرف و اختیار حاصل ہوتا ہے پس ہمارے حضور ﷺ روئے زمین کے مالک و مختار ہیں اور زمین پر حضور ﷺ کی حکومت بھی ہے۔

## واقعہ ھجرت رسول

حضور ﷺ نے مکہ معظمہ سے جب ہجرت فرمائی اور غار سے باہر تشریف لا کر بجانب مدینہ روانہ ہوئے تو سراقہ نے آپ کا تعاقب کیا اور آپ کے قریب پہنچ کر حضور ﷺ سے کہنے لگا کہ

من یمنعک منی الیوم

تجھے آج مجھ سے کون بچائیگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا

یمنعنی الجبار الواحدالقهار

مجھے یہ ازبار قہار خدا بچائے گا

اتنے میں جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

جعلت الارض مطیعة لک فامرها ماشئت.

ہم نے زمین کو آپ کا مطیع کر دیا آپ اسے جو چاہیں حکم دیں۔

حضور ﷺ کا حکم سننا تھا کہ اسی وقت

احذت ارجل جواده الی الرکب.

زمین نے سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں پکڑ لئے اور گھٹنوں تک دھنس گیا۔

سراقہ نے جو یہ ماجرا دیکھا تو اس نے گھوڑے کو ایڑ لگائی مگر گھوڑا ہل نہ سکا آخر مجبور ہو کر سراقہ پکار اُٹھا

یامحمد الامان

اے محمد مجھے امان دیجئے

اور پھر منت کرنے لگا اور وعدہ کیا کہ میں واپس چلا جاؤں گا اور کسی کو آپ کا پتہ نہ بتاؤں گا تو حضور ﷺ نے زمین کو حکم فرمایا

یا ارض اطلقه فاطلقت جواده ( [illegible] )

اے زمین! چھوڑ دے اسے

تو زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ شعر کا مفہوم یہ ہوا کہ

عالم کائنات میں غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام روشن ہے چنانچہ تحفہ قادریہ میں حضور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقولہ نقل کرتے ہیں کہ

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ درویش مر اصحاب رائی فرمود کہ اولیاء عراق مرا تسلیم کردہ اند بعد از آن فرمود کہ این زمان جمیع زمین شرق و غرب و بر و بحر سهل و جبل مرا تسلیم کردہ اند و هیچ ولی از اولیاء نماند مرا دوست مگر آنکه در شیخ آمد و تسلیم کرد او را به قطبیت۔

## فائدہ

مذکورہ آیت و احادیث سے معلوم ہوا کہ ہمارے حضور ﷺ اللہ کی عطاء سے ساری زمین کے مالک و حاکم ہیں اور آپ کا حکم زمین پر بھی چلتا ہے اسی لئے اعلیٰ حضرت نے بھی لکھا ہے

وہی نورِ حق وہی ظلِ رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ "یا محمد الامان" کا وظیفہ دشمن کو بھی پڑھنا پڑا۔ اس قسم کی روایات بکثرت ہیں نیز شعر میں تصرف کے علاوہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ظاہری فیض کی طرف اشارہ ہے جو آپ کی ذات سے اہل زمین کو نصیب ہوا۔

## غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض جملہ عالم پر

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ زمانِ وسطیٰ میں مرکزی حکومت کی کمزوری کا آخری زمانہ مذہبی انتشار کا زمانہ بھی تھا

لیکن سیاسی استحکام اور علومِ اسلامی کی اشاعت کے ساتھ حالات سدھر گئے۔ اس اصلاح حالت میں ایک نئے صوفیانہ سلسلے نے بھی مدد لی جس نے شمالی ہندوستان بالخصوص پنجاب اور سندھ میں بڑا اقتدار حاصل کیا اور جس کا اثر آج کسی دوسرے خانوادے کے اثر سے کم نہیں۔ یہ سلسلہ پیرانِ پیر غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے شروع ہوا اور اس سے قبل جملہ سلاسل یا ختم ہو چکے یا معمولی طور پر چل رہے تھے لیکن وہ نہ ہونے کے برابر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض سے ہر سلسلہ نئی زندگی پا کر نئے نام پائے مثلاً قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور یہ سلاسل حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض سے جاری ہوئے۔ تفصیل ملاحظہ فرمائیں

## قادریہ

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے اتنا ہمہ گیر ہے کہ جہاں بھی اسلام کا نام ہوگا وہاں سلسلہ قادریہ کا بفضلہ تعالیٰ فیض عام ہوگا اور خوش بخت ہے وہ انسان جو سلسلہ قادریہ سے نسبت رکھتا ہے۔ جامعہ نظامیہ بغداد کے وائس چانسلر اور شیخ سعدی کے استاذ اور محدثین کے سرتاج حضرت محدث ابن الجوزی قدس سرہ نے فرمایا

لا مرید شیخ اسعد من مرید الغوث.

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید سے بڑھ کر سعادت مند اور کوئی نہ ہوگا۔

اس طرح کے اقوال متعدد مشائخ کبار جیسے مسافر بن عدی وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہیں الحمدللہ یہ ناکارہ اُویسی غفرلہ بھی سلسلہ قادریہ میں داخل ہے۔ سیدنا مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد مصطفی رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ نے سلسلہ قادریہ رضویہ میں داخل فرما کر اس سلسلہ عالیہ میں دوسرے مسلمانوں کو شامل کرنے کی اجازت بخشی اگر چہ فقیر کو سلسلہ اُویسیہ سیدنا محکم الدین سیرانی حنفی اُویسی قدس سرہ کے سجادہ نشین حضرت الحاج خواجہ محی الدین اُویسی حنفی قدس سرہ کے توسط سے پہلے شرف حاصل تھا لیکن قسمت کی یاوری سے بندہ کو سلسلہ قادریہ میں بھی داخل مل گیا۔ (الحمد للہ علی ذٰلک)

## سلسلۂ قادریہ کی فضیلت

شیخ ابو مسعود عبداللہ شیخ محمد الاوانی، شیخ عمر البزار رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں

ضمن الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ لمریدیہ الی یوم القیامۃ ان لا یموت احد منھم الا علی توبۃ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۹، قلائد الجواہر صفحہ ۲۱، زبدۃ الآثار صفحہ ۷۵)

ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت تک کے اپنے مریدوں کے اس بات پر ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کے بغیر نہیں مرے گا۔

اسی لئے ہم بڑے فخر و ناز سے کہتے ہیں

قادریم نعرۂ یا غوثِ اعظم می زنم

دم شیخ احمد رضا خان قطب عالم ے زنم

اور خود حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

لو انکشفت عورۃ لمریدی بالمغرب و انا بالمشرق لسترتہا

(اخبار الاخیار صفحہ ۲۵، بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۹، سیرت ... صفحہ ۲۹، تحفۂ قادریہ صفحہ ۳۸، تفریح الخاطر صفحہ ۵۳)

اگر میرا مرید مغرب میں ہو اور اس کا ستر کھل جائے اور میں مشرق میں ہوں تو میں اس کی ستر پوشی کروں گا۔

امیر و شیخ غوث اعظم قطب ربانی حبیب پیر ما محبوب سبحانی

بود دست شیخ اے دل بہ دست تو دلیل کرامت ... در حقیقت دست یزدانی

شیخ ابوالفتح السہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ علی بن الہیتی علیہ الرحمۃ کو فرماتے ہوئے سنا

لا مریدین بشیخہم اسعد من مریدی الشیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالی علیہ

کسی مرید کا شیخ اور مرشد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کے شیخ سے زیادہ افضل نہیں ہو سکتا۔

## مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ

نقشبندی سلسلہ کے بہت بڑے شیخ مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کے خرقہ اجازت کا تبرک حاصل کے بعد میرے باطن میں نسبت شریفہ قادریہ کی برکات کا احساس ہونے لگا اور سینہ اس نسبت کے انوار سے پُر ہو گیا۔ نیز فرماتے ہیں کہ قادری نسبت میں انوار کی چمک بہت ہے۔ (مقامات مظہری صفحہ ۳۸)

## شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

شیخ المحدثین، امام المحققین والمدققین عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں مشائخ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اگر ایک شخص جس نے آپ سے بیعت تو نہیں کی مگر آپ کا ارادت مند تھا اور اپنی نسبت آپ سے کرتا ہے تو کیا وہ آپ کے مریدین میں شمار ہوگا اور ان کی فضیلتوں میں شمار ہوگا کہ نہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا

ہرکہ انتساب کرد بسوی من و خود را بمن نسبت نمود من قبول کنم اورا حق سبحانہ وتعالیٰ ورحمت

کسے مریدے و توبہ بخشد اور اگرچہ بفضل خود وعدہ کردہ است مرا کہ اصحاب مرا و اہل مذہب و تبعین طریق مرا و ہر کہ محب من بود در بہشت در آرد۔ (اخبار الاخیار)

یعنی جس شخص نے اپنے آپ کو میری طرف منسوب کیا اور میرے ارادتمندوں کے حلقہ میں شامل ہو گیا حق تعالیٰ جل جلالہ اس کو قبول فرماتا ہے اور اس پر رحمت نازل فرماتا ہے اگرچہ اس شخص کا یہ طریقہ مکروہ ہے ایسا شخص میرے اصحاب اور میرے مریدین میں سے ہے اور میرے پروردگار عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے تمام اصحاب اہل مذہب میرے طریقہ پر چلنے والوں اور میرے محبوں کو بہشت میں جگہ دے گا۔

اسی لئے ہمیں امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے روزانہ سلسلہ قادریہ پڑھنے کی تلقین فرماتے ہوئے شعر ذیل کا ورد بتایا کہ

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

## بصورت دیگر

اس شعر میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد گرامی کی طرف اشارہ ہے آپ فرماتے ہیں کہ

اولیاء عراق مرا تسلیم کردہ اند بمقدار ستر نفر بودند کہ ایں رجال جمیع زمین مشرق و مغرب و بر و بحر و سہل و جبل مرا تسلیم کردہ اند و ہیچ ولی در او نبود مگر آنکہ مرا تسلیم آمد و تسلیم کرد اور بہ قطبیت۔

(اخبار الاخیار فارسی صفحہ ۲۵، قلائد الجواہر صفحہ ۱۵، بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۱، تحفہ قادریہ ۳۸)

مجھے اولیائے عراق نے مان لیا بعد از مدت فرمایا کہ اب مشرق مغرب بحر و بر زمین اور جبل کے تمام لوگوں نے مانا بعد کوئی ایسا ولی نہیں جس نے مجھے قطب تسلیم نہ کیا ہو۔

## فائدہ

تجربہ شاہد ہے کہ جس اسلامی ملک میں جاؤ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موجود پاؤ گے بلکہ قدرت نے ایسا نظام بنایا ہے کہ جوں جوں انکار بڑھتا چلا رہا ہے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و شہرت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ فقیر اُویسی غفرلہ نے بلوچستان اور سندھ کے ایسے دیہاتوں میں جا کر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیار و عقیدت دیکھی جہاں ان میں دینی اسلامی شعور سے لاشعوری کا احساس ہوتا ہے۔

## نائیجیریا کا قادری

فقیرمدینہ طیبہ میں اصحابِ صفہ کے مقام پر محوصلوٰۃ وسلام تھا کہ نائیجیریا کا ایک نوجوان عربی میں بولا "انت باکستانی" میں نے کہا "نعم" پھراس نے کہا "من مرشدک" تیرا مرشد کون ہے؟ میں نے کہا "السید عبدالقادر الجیلانی" یہ نام سنتے ہی لپٹ گیا اور ہاتھ چومنے لگا اور کہا "ھو مرشدی و مرشدنا بل مرشد الثقلین" رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ تو ہمارا بھی مرشد ہے بلکہ ثقلین کا پیرومرشد ہے (رضی اللہ تعالی عنہ و ارضا عنہا ومن جمیع المسلمین)

حسنِ نیت ہو خطاء پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

## حل لغات

حسنِ نیت بمعنی اچھی نیت۔ خطاء بمعنی لغزش۔ یگانہ بمعنی یکتا، بے مثل دوگانہ دورکعت والی نماز۔

## شرح

اے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچھی نیت سے اگر کوئی آپ کا دوگانہ یعنی نمازِ غوثیہ یعنی صلوٰۃ الاسرار ادا کرے یہ آزمودہ ہے جس مقصد کے لئے ادا کیا جائے اس کی تکمیل کے لئے بے نظیر و بے مثال ہے کبھی نامرادی کا سامنا ہوتا ہی نہیں۔ یہ نماز امام ابوالحسن نورالدین علی اور ملا علی قاری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہم نے حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نمازِ غوثیہ کی ترکیب بہارِ شریعت جلد ۴ صفحہ ۳۱ مطبوعہ لاہور میں یوں ہے بعد نمازِ مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نمازِ نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد شریف کے بعد ہر رکعت میں قل ھو اللہ شریف (۱۱بار) پڑھے اور سلام کے بعد اللہ کی ثناء کرے پھر ۱۱بار درود شریف پڑھے اس کے بعد ۱۱بار یہ کہے۔

یا رسول اللہ یا نبی اللہ اغثنی و امددنی فی قضاء حاجاتی یاقاضی الحاجات

پھر عراق کی جانب ۱۱قدم چلے اور ہر قدم پر یہ کہے

یا غوث الثقلین ویاکریم الطرفین اغثنی و امددنی فی قضاء حاجاتی یا قاضی الحاجات

پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے۔

## تجربہ اسلاف صالحین

صلوٰۃ الاسرار یعنی نمازِ غوثیہ قضائے حاجت کے لئے تریاق اور اکسیر و بے نظیر ہے ہمارے مشائخ کرام اور اسلافِ عظام اپنے اپنے دور میں آزماتے چلے آئے ہیں۔ فقیر اُویسی غفرلہ نے ان کے فیض و کرم سے آزمایا اور خوب آزمایا بہت

سے دکھ درد کے ماروں کو اس کا عمل کرایا سو فیصد تیر بہدف پایا۔ حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ کے ارشاد مطابق فقیر ان دکھ کے ماروں کے ساتھ خود بھی جب صلوٰۃ الاسرار پر عمل کیا تو وظیفہ قادریہ بھی ساتھ شامل رکھا۔

## وظیفہ قادریہ

تین بار درود شریف اور تین بار کلمہ طیبہ قلب پر ضرب لگا کر درمیان میں ایک سو بار

"یاشیخ عبدالقادر شیئا للّٰہ حاصر شو"

## ارشاد سلطان باھوقد س سرہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ نے فرمایا وظیفہ مذکورہ کے ورد پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوگی ورنہ کام ضرور ہو جائیگا۔ فقیر اُویسی غفرلہ اسے عمل میں لاتا ہے زیارتِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نہ ہے نصیب لیکن بفضلہ تعالیٰ اکثر و بیشتر کام ضرور ہو گیا۔

## ازالہ وھم

بعض لوگ اس نمازِ غوثیہ کو شرک سمجھتے ہیں ان کے اوہام کا قلع قمع مطلوب ہو تو امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "انہار الانوار" یا فقیر کے رسالہ "صلوٰۃ غوثیہ کا ثبوت" کا مطالعہ کیجئے۔

## گیارھویں شریف

ایسے ہی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف قضائے حاجات کے لئے مجرب ہے عدم جواز والوں کے پاس سوائے بدعت کی رٹ لگانے کے کچھ نہیں ورنہ اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اس کے جواز و برکات کے قائل بھی تھے اور عامل بھی تھے چند حوالے حاضر ہیں۔

## برکات الرسول فی الھند

حضرت علامہ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۰۵۲ھ فرماتے ہیں ہم نے اپنے سردار امام و عارف کامل شیخ عبدالوہاب قادری متقی قدس سرہ کو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یومِ عرس (گیارہویں شریف) کی محافظت و پابندی فرماتے ہوئے دیکھا علاوہ ازیں ہمارے شہروں میں ہمارے دیگر مشائخ کے نزدیک بھی گیارہویں مشہور و متعارف ہے۔ (ماثبت بالسنہ صفحہ ۲۰۲)

## ایضاً

یہی شیخ محقق فرماتے ہیں کہ شیخ امان پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ گروہ اولیاء میں مرتبہ بلند و پایۂ ارجمند رکھتے

تھے۔ ربیع الآخر کی دس تاریخ (گیارھویں شب) کو حضرت غوثِ الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس کرتے تھے۔

(اخبار الاخیار صفحہ ۲۴۲)

## ابن ملاجیون

ملا محمد اپنی کتاب ''ذخیرۃ الحفاظ'' کے صفحہ ۸۳ پر فرماتے ہیں کہ دیگر مشائخ کا عرس شریف تو سال کے بعد ہوتا ہے لیکن حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ بزرگانِ دین نے آپ کا عرس مبارک (گیارھویں شریف) ہر مہینہ میں مقرر فرمادیا ہے۔

تیرے جد کی ہے بارھویں غوثِ اعظم
ملی تجھ کو ہے گیارھویں غوثِ اعظم

## حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (جنہیں علماءِ حدیث دیوبند اپنے خانوادہ میں شمار کرتے اور اپنی سندِ حدیث ان تک ملاتے ہیں) انہوں نے اپنی کتاب ''کلماتِ طیبات فارسی صفحہ ۸'' میں نقل کیا کہ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں۔ پھر یہ سب حضرات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کے لئے چل دیے۔ جب علی المرتضیٰ تشریف لائے تو ان کے ہمراہ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے چنانچہ یہ سب حضرات ایک نورانی حجرہ میں تشریف لے گئے پوچھنے پر ان میں سے ایک بزرگ نے بتایا کہ آج حضرت غوث الثقلین کا عرس (گیارھویں شریف) ہے اس میں شرکت فرمارہے ہیں۔ ایک نامور علمی وروحانی شخصیت کے حوالہ سے ایسی عظیم روحانی سند اور ایسے عظیم بزرگوں کی سرپرستی بیان فرماکر حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرس غوث الثقلین وگیارھویں شریف کے جواز وثبوت پر کیسی مہر تحقیق وتصدیق ثبت فرمائی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بدیں الفاظ گیارھویں شریف کا تاریخی ثبوت ومقبولیت بیان کی ہے کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ مبارک پر گیارھویں تاریخ کو بادشاہِ وقت واکابرینِ شہر جمع ہوتے۔ نمازِ عصر سے مغرب تک قرآن مجید کی تلاوت کرتے، قصائد ومنقبت پڑھتے، ذکرِ جہر کرتے پھر طعام شیرینی وغیرہ جو نیاز تیار کی ہوتی وہ تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوتے۔ (ملفوظاتِ عزیزی فارسی صفحہ ۶۲)

## حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی پیشوائے علماءِ دیوبند نے فرمایا حضرت غوثِ پاک کی گیارھویں، دسواں، بیسواں، چہلم،

ششماہی، برسی (عرس) وغیرہ اور ایصالِ ثواب کے دوسرے طریقے اسی قاعدہ پر مبنی ہیں کہ یہ سب چیزیں اصولی طور پر منع نہیں اور ان میں کوئی حرج و مضائقہ نہیں جہاں تک عوام کے غلو کا تعلق ہے اس کی اصلاح کرنی چاہیے اصل عمل کو منع کرنے کی کیا ضرورت ہے اگر عوام کسی بات میں غلو (غلطی) کریں تو اس کے معنی یہ نہیں کہ اہلِ فہم کا عمل غلط ہو گیا۔

## عرس

مصلحت سے ایک خاص تاریخ مقرر کی جاتی ہے اب یہ تاریخ وفات کا دن کیوں ہے اس میں کچھ راز پوشیدہ ہیں۔ جن کے اظہار کے لئے ضرورت اور ایصالِ ثواب بذریعہ تلاوتِ قرآن اور تقسیمِ طعام بھی جائز اور مصلحت سے خاص تاریخ مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ ہر سال اپنے پیر و مرشد کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں پھر کھانا کھلا دیا جاتا ہے اور اگر وقت میں گنجائش ہو تو مولود شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ (فیوضاتِ مسعودیہ)

مزید تحقیق کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب "التحقیق الافخم فی عرس غوث اعظم"

گیارہویں شریف دراصل حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصالِ ثواب کرنے کا نام ہے اور ایصالِ ثواب کا ثبوت قرآن و حدیث سے اظہر من الشمس ہے ایصالِ ثواب کے دلائل دینے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ ایصالِ ثواب کے مخالفین بھی معترف ہیں ہاں انہیں ضد ہے تو لفظ گیارہویں سے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ اہلِ اسلام کے مقتدا ہیں اسی لئے بطورِ ادب اولیائے کرام سے آپ کے ایصالِ ثواب اور گیارہویں ہے۔

چنانچہ حضرت علامہ محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دیگر مشائخ کا عرس شریف تو سال کے بعد ہوتا ہے لیکن حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ بزرگانِ دین کا عرس مبارک گیارہویں شریف ہر مہینے میں مقرر فرما دیا ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے امام شیخ عبدالوہاب قادری متقی قدس سرہ کو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یومِ عرس (گیارہویں شریف) کی پابندی فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے شہروں میں ہمارے دیگر مشائخ کے نزدیک بھی گیارہویں شریف مشہور و متعارف ہے۔ (ماثبت بالسنۃ صفحہ ۱۴۷)

عرضِ احوال کو پیاسوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں اے ابرِ کرم تکتی ہیں رستہ تیرا

## حل لغات

عرضِ احوال، اپنے حالات پیش کرنا۔ پیاسوں، پیاسا کی جمع، تشنہ لب اور خواہشمند حضرات۔ آنکھیں تکتی ہیں یعنی

امید وابستہ ہے۔ رستہ، راستہ کا مخفف ہے۔

## شرح

اے چشمۂ سخاوت رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے آرزومندوں میں طاقت نہیں کہ آپ کے سامنے اپنے حالات اور مافی الضمیر عرض کر سکیں لیکن اے بخشش و کرم کے بادل آرزومندوں کی آنکھیں آپ کی راہ دیکھ رہی ہیں اور نہایت والہانہ عقیدت مندی کے ساتھ آپ سے حاجت روائی کی امیدیں وابستہ کئے بیٹھے ہیں کیونکہ بارہا ہر صدی میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے آس لگانے والوں کی مدد فرمائی۔ چند واقعات ملاحظہ ہوں

## کشتی پار لگادی

ایک مرتبہ کچھ لوگ کشتی میں سوار ہو کر دریا میں سفر کر رہے تھے کہ دریا میں طغیانی آنے سے کشتی ہچکولے کھانے لگی اور قریب تھا کہ ڈوب جائے۔ اس کشتی میں آپ کے ایک مرید بھی تھے انہوں نے یہ دیکھ کر نعرہ لگا کر آپ کو پکارا چنانچہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً تشریف فرما ہوئے اور آپ نے کشتی کو کنارے لگایا۔

## غوث اعظم المدد

شیخ محمد عبداللہ محمد نجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں میرے ایک دوست نے خبر دی کہ مجھ پر حال وارد ہوا اس قدر غلبہ ہوا کہ میں بیقرار جنگل کو نکل گیا مجھ پر امر مشکل ہو گیا۔ مجھے کسی شیخ کی امداد کی ضرورت پڑی غیب سے آواز آئی کہ اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں جو ایسی مشکلات کو حل کرتے ہیں زمانہ میں ان جیسا کوئی نہیں میں نے اسی وقت پیارے دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف توجہ کی۔ دیکھا تو اُسی وقت آپ تشریف لائے اور حال درست کر دیا اور میری مشکل حل کر دی۔ (تحفۃ الابرار صفحہ ۲۰۳)

## ازالہ وہم

کسی کو یہ خیال نہ ہو کہ آج ہمارا کام کیوں نہیں بنتا اس کا ازالہ یوں کیا جا سکتا ہے کہ پہلے لوگ دل کے صاف تھے، عقائد میں بھی صاف، اعمال میں تھی اس لئے ان کی ہر بات رسائی رکھتی تھی ہمارے دل چونکہ برائیوں سے سیاہ ہو چکے ہیں اسی لئے رسائی نہیں ہوتی اگر کچھ ہوتا ہے تو دیر سے اگر آج بھی ان حضرات کی طرح کسی کا دل صاف ہو تو رسائی میں دیر نہیں جیسے امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے اپنے دور میں غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرب معنوی کی وجہ سے بارہا فیض پایا اور مشکل حل کرائی۔ یہ ایسے ہے جیسے بارگاہ حق کے مقبول کے کام جلدی ہو جاتے ہیں اور ہمارے جیسوں کے لئے یہ حال کہ جب میں کہتا ہوں یارب میرا حال دیکھ جواب ملتا ہے کہ تو اپنا نامۂ اعمال دیکھ۔

## لے گیارھویں والے کا نام

ایک مسلمان راجہ رنجیت سنگھ کا ملازم تھا اور خاندانِ قادریہ میں مرید تھا۔ وہ ہر سال غوثِ پاک کی گیارہویں شریف کیا کرتے تھا ایک سال اس شخص کو بکری نہ ملی تو اس نے ناچار ہوکر جو گائے اس کے گھر میں پلی ہوئی تھی اسے ذبح کرڈالا۔ اس کے ہمسائے میں ایک برہمن رہتا تھا بہت غصے میں آیا اور کہا ابھی راجہ صاحب کو خبر کرتا ہوں تو نے گوسار ہتھیار کیا ہے دیکھ تیرا کیا حال ہوتا ہے؟ اس مسلمان نے برہمن کی بہت خوشامد کی اور ہاتھ پاؤں جوڑے مگر وہ ہرگز راضی نہیں ہوا۔ جب اس مسلمان کو یقین ہوگیا کہ یہ ضرور گرفتار کروائیگا کچھ لالچ دے کر اس برہمن کو اپنے گھر میں بلایا اور اس کی گردن پر ہاتھ تلوار کا ایسا جمایا کہ سرتن سے جدا ہوگیا جب آدھی رات ہوئی تو اس کی لاش کو ایک کپڑے میں باندھ کر وہ مسمان دریا میں پھینکنے کو چلا۔ شہر پناہ کے دروازے پر سپاہیوں نے پوچھا تو کون ہے قاتل نے کہا میں دھوبی ہوں دریا پر کپڑے دھونے جاتا ہوں۔ سپاہیوں نے جو گٹھڑی دیکھی تو آدمی کی لاش معلوم ہوئی فوراً اس مسلمان کو گرفتار کرلیا اور صبح کو راجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں اس پر مقدمہ پیش ہوا۔ اظہار کے وقت راجہ صاحب نے کہا سچ بات ہم کو پسند ہے جو کچھ ہوا ہے تو سچ سچ کہہ دے۔ قاتل نے قصہ گیارہویں شریف اور ذبح کرنا اپنی گائے کا اور مجبوراً برہمن کا قتل کرنا اور لے جانا اس کی لاش کو دریا میں پھینکنے کے لئے اور گرفتار ہونا سب اس نے سچ سچ بیان کردیا۔ راجہ نے یہ سن کر کہا واقعی تو نے واقعہ سچ بیان کیا لہذا تیرا قصور معاف ہے اور یہ تیرا برہمن ہمسایہ بے رحم اسی قابل تھا کہ تجھ پر کچھ رحم نہ کیا۔

(گیارہویں شریف ۱۴)

## قربان جاؤں

کیا اپنے غلاموں پر نوازش ہے کیسا اپنے متعلقین کا خیال فرماتے ہیں میرے پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

## منصور کی دستگیری

خوارق الاخبار میں شیخ ابوالقاسم سامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا کہ منصور بن حلاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں کوئی ایسا نہ تھا کہ ان کی لغزش میں دستگیری کرتا اگر میں ہوتا تو بیشک ان کی دستگیری کرتا اسے لغزش سے باز رکھتا اور میرے مریدوں سے۔ جس کو ایسی لغزش پیش آتی ہے اس کی دستگیری کرتا ہوں اور قیامت تک کرتا رہوں گا۔

## فائدہ

نقد سودا ہے ادھار نہیں آج بھی اگر کوئی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا رابطہ مضبوط کرلے پھر قدرت کے کرشمے دیکھے۔

## لجپال غوث اعظم

جناب قاضی وجیہ الدین قادری علیہ الرحمۃ نقل کرتے ہیں کہ برہانپور میں ہمارے گھر کے قریب ایک ہندو کھتری رہتا تھا اور آپ کا عرس شریف کر کے عمدہ عمدہ کھانے پکوا کر درویشوں کو کھلاتا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی قوم کے لوگ اپنے دستور کے موافق اس کو مرگھٹ میں لے گئے۔ گھی اور آگ میں جلایا ہر چند جلاتے تھے اس کا ایک بال بھی نہیں جلتا تھا۔ یوں ہو کر دریا میں بہانے کا ارادہ کیا دریا کے مگرمچھ ہی کھائیں گے۔ اس عرصے میں حضرت غوث پاک کے ایک خلیفہ کو عالمِ باطن میں حکم ہوا کہ فلاں ہندو ہمارے فلاں فرزند کے پاس مسلمان ہوا اور کلمۂ محمدی پڑھ کر ہمارے سلسلے میں داخل ہوا اور اس کا نام سعد اللہ ہے وہ مر گیا ہے چاہیے کہ اس کو مرگھٹ سے لا کر غسل دو اور جنازہ کی نماز پڑھا کر دفن کر دو۔ ہمارے پروردگار نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ ہمارا مرید باایمان مرے گا اور دونوں جگہ دنیا و دین میں اس پر آگ اثر نہ کرے گی۔

## فائدہ

ذیل میں چند مستند حوالہ جات عرض ہیں جن سے مذکورہ بالا دعویٰ غوثیہ کی تائید و توثیق ہو۔ ترجمہ فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ مصر میں ہے

انا لمریدی حافظ ما یخافہ — واحرسہ من کل شر و فتنۃ

یعنی میں اپنے مرید کی محافظت کرنے والا ہوں ہر اس چیز سے جس کا خوف ہو اور میں اس کی نگہبانی کرتا ہوں ہر قسم کے شر و فتنہ سے۔

توسل بنا فی کل ہول وشدۃ — اغیثک فی الاشیاء طراً بہمتی

مجھ سے توسل کرو ہر ہول اور تنگی میں میں اپنی ہمت سے جملہ امور میں تمہاری فریاد رسی کروں گا۔

مریدی اذا ما کان شرقاً و مغرباً — اغثہ اذا ما سار فی ای بلدۃ

میں اپنے مرید کی فریاد رسی کرتا ہوں خواہ وہ کسی شہر میں ہو مشرق میں یا مغرب میں۔

(ترجمہ فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲۵، ۲۳۱ مطبوعہ مصر)

مریدی لاتخف واش فانی — عزوم قاتل عند القتال

یعنی میرے مرید کسی دشمن سے نہ ڈر کیونکہ میں مستقل عزم والا ہوں جنگ و جدل کے وقت قتل کرنے والا ہوں۔

مریدی لاتخف اللہ ربی — عطانی رفعۃ نلت المعالی

میرے مرید خوف نہ کر اللہ میرا رب ہے مجھے وہ رفعت ملی ہے جس سے میں مقصود کو پہنچ گیا ہوں۔

مریدی تمسک بی و کن بی واثقاً فاحمیک فی الدنیا و یوم القیامة

یعنی اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑلے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ میں تیری دنیا میں بھی حمایت کروں گا اور قیامت کے دن بھی۔

بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۹ میں ہے

ولو انکشفت عورة مریدی بالمشرق وانا بالمغرب استرتها

اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو رہا ہو اور میں مغرب میں ہوں تو میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں۔

موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول
آ برس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا

## حل لغات

تہیں، تہہ کی جمع ایک کے اوپر دوسرا جما ہوا۔ خول، اُوپر کا غلاف، چھلکا (اردو) آ کر برس جا (اُردو) بارش کر جا کہ تاکہ مخفف ہے۔ پیاسا، امیدوار۔

## شرح

اے حاجت روائی کرنے والے غوث الاعظم موت بالکل قریب ہے عمر بھر کے گناہ ایک دوسرے پر تہہ بہ تہہ جم چکے ہیں۔ میرے جسم پر گناہوں کا میل کچیل اتنا دبیز ہو چکا ہے کہ گویا وہ میرے لئے گناہوں کا غلاف بن چکا ہے اور میں اس کے اندر ڈھک گیا ہوں اور میں گناہوں کے اس دبیز غلاف سے باہر نکلنے کی حاجت رکھتا ہوں لہٰذا اے حاجت روا اے رحیم و کریم آپ سے فریاد کرنے والا فریاد کر رہا ہے۔ آپ اپنے ضرورت مند کے پاس تشریف لائیں اور رحمت و رافت کی بارش برسا جائیں تاکہ گنہگار کے گناہوں کی میل ڈھل جائے اور آپ کا عقیدت مند غلام پاک و صاف ہو کر جنت الفردوس میں داخل ہونے کا حقدار ہو جائے کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مرد کامل اپنے مریدوں کو دارین کی فلاح و بہبودی میں مدد کرتا ہے اور یہی اہل سنت کے مخالفین پیشوا بھی کہتے ہیں۔

کتاب تذکرۃ الرشید دیوبندی حضرات کے قطب الوقت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے ملفوظات کا مجموعہ ہے اور دوسرے اکابر علمائے دیوبند کی اسے تائید حاصل ہے۔ چنانچہ مصنف کتاب و جامع ملفوظات مولوی عاشق الٰہی صاحب

دیوبندی اسی کتاب کے صفحہ د پر لکھتے ہیں کہ میں نے یہ کتاب حسبِ ارشاد شیخ الحدیث حضرت مولانا خلیل احمد انبیٹھوی اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب ([illegible]) صدر مدرس دار العلوم دیوبند اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے تالیف کی ہے تو گویا اس کتاب کو ان صاحبان کی تائید وتصدیق حاصل ہے۔اس کتاب کے مؤلف اسی کتاب کے صفحہ ۲۶۸،۲۶۹ پر اپنے قطب الوقت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی زبانی ایک واقعہ لکھتے ہیں جس کو ہم من وعن نقل کرتے ہیں۔

ایک بار (مولوی رشید احمد گنگوہی) نے ارشاد فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی معمولی آدمی نے دریافت کیا کہ حضرت پیر کیسا ہونا چاہیے اور مرید کیسا ہونا چاہیے۔آپ نے خیال کیا کہ اگر علمی بحث کی جائے تو یہ سمجھے گا نہیں اور جواب دینا ضروری ہے اس لئے فرمایا کہ اچھا کل آنا بتائیں گے۔اگلے دن جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے ایک خط اس کے حوالہ کیا اور فرمایا لواس کو فلاں کے پاس پہنچا دو جب لوٹ آؤ گے تو اس وقت تمہاری بات کا جواب ملے گا۔مکتوب الیہ (جس کی طرف خط لکھا گیا تھا) وہاں سے تیس منزل پر تھا اور اس کے یہاں ایک لڑکا تھا امرد (جس کی داڑھی نہیں تھی) نہایت حسین وجمیل شیخ نے خط میں لکھ دیا کہ آوندہ نامہ خط لانے والے کی خوب خاطر کرنا،علیحدہ پرتکلف مکان میں ٹھہرانا اور خاص اپنے لڑکے کو اس کی خدمت گاری پر مامور کرنا اور اس کو تاکید کر دینا کہ اس کی تعمیل سے سرمو تجاوز نہ کرنا (یعنی مکمل تابعداری کرنا) اور ہر بات ماننا حتیٰ (یہاں تک) کہ گناہ کا مرتکب بھی ہو (یعنی گناہ کا [illegible]) تو عذر نہ کرے۔اس نامہ بر (خط لے جانے والے) کو فرمایا کہ ٹھیک تیسویں دن منزل مقصود پر پہنچ کر اکتیسویں دن واپس ہو جانا۔یہ شخص حسب الحکم خط کر چلا تیس دن میں وہاں پہنچا اور خط حوالے کیا مکتوب الیہ نے کرامت نامہ قابلِ احترام خط کی پوری تائید کی جب اس شخص کو اس لڑکے سے خلوت میسر ہوئی اور طبیعت بھٹکی تو مرتکب فعل ہونا چاہا فوراً ایک دھول لگی (تھپڑ کا) گویا خاص حضرت بایزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ ہے معارک گیا اور نادم (پشیمان) ہوا کہ کیا حرکت ہے۔اگلے روز وہاں سے جواب لے کر چلا شیخ کے پاس پہنچا اور کہا کہ حضرت اب میرے سوال کا جواب دیجئے فرمایا پیر ایسا ہونا چاہیے جیسے تمہیں دھول لگی اور مرید ایسا ہو جیسا مکتوب الیہ یعنی عین غرش کے موقعہ سے بچ لے اور مرید اپنے پیر کا مطیع ہو کہ امتثالِ امر سے سرمو تجاوز نہ کرے عام اس سے کہ امر دینی ہو یا دنیوی جائے یار ہے۔(تذکرۃ الرشید صفحہ ۲۶۸،۲۶۹)

## دور سے پیر کی امداد

دیوبندی حضرات کے قطب الوقت مولانا رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا

## سوال

اولیاءِ کرام کو عالم کی سیر کرنا مثلاً مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ بلا اسباب ظاہری کے یعنی مافوق الاسباب یہ ممکن اور کرامات سے ہے یا نہیں۔ ایسی بات کا اگر کوئی انکار کرے تو گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

## جواب

یہ کرامات اولیاء اللہ سے ہوتی ہیں اور حق ہے کہ کرامات خرقِ عادت ظاہری عادت کے خلاف کا نام ہے اس میں کوئی تردد (شک وشبہ) کی بات نہیں اس کا انکار گناہ ہے کہ انکارِ کرامت کرنا ہے اور کرامت کا حق ہونا مسئلہ اجماعی اہل سنت ہے۔ واللہ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۱۳۰۱ھ (فتاوی رشیدیہ ص مطبوعہ کراچی صفحہ ۱۴ کتاب العقائد حصہ اول)

## فائدہ

ثابت ہوا کہ اولیاء کرام کو من جانب اللہ بڑی بڑی طاقتیں حاصل ہوتی ہیں اور وہ جس کی جیسے جب چاہیں مدد کرسکتے ہیں۔

## دل کا راز

وہ دل کے راز کو بھی جانتے ہیں چنانچہ تذکرۃ الرشید کے صفحہ ۲۱۲ پر مولف کی کتاب مولوی عاشق صاحب اپنے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی دیوبندی حضرات جن کو ولی اور قطب مانتے ہیں ان کا باطنی علم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں جب کوئی حاضر ہونے والا السلام علیکم کہتا ہے تو آپ اس کے ارادے سے واقف ہو جاتے ہیں۔

## فائدہ

اگر دیوبندی حضرات کے اپنے گھر کے بزرگ لوگوں کے ارادوں اور نیتوں تک سے بغیر بتائے واقف اور باخبر ہوسکتے ہیں تو کیا تمام دنیا کے مسلم اور مانے ہوئے پیشوا اور غوث وقطب واقف نہیں ہوسکتے اور نہیں جان سکتے کہ یا کہ یہ مسئلہ صرف اپنے گھر ہی کے لئے ہے اور اگر کہا جائے کہ یہ مسئلہ صرف ہمارے گھر کے لئے ہے پھر بھی اتنا تو ضرور معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ رکھنا اللہ کے ولی لوگوں کے دلوں کے ارادوں اور نیتوں کو جانتے ہیں کفر وشرک نہیں۔ لیکن ان لکھنے والوں نے اپنے پیروں کے لئے تو عین توحید اور رسول اللہ ﷺ اور دیگر جملہ اولیائے کرام کے لئے شرک کہا۔

## جہاز کو کاندھا دیا

کراماتِ امدادیہ مدنی کتب خانہ دیوبند یوپی کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے حضرت مولانا شیخ محمد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہم جہاز میں سوار ہو کر حج کو چلے جہاز ہمارا گردشِ طوفان میں آگیا اور چار پانچ روز تک گردش میں رہا۔

محافظِ جہاز نے بہت تدبیریں کیں مگر کوئی کارگر نہیں ہوئی آخر جہاز ڈوبنے لگا۔ ناخدا (ملاح) نے پکار کر کہا لوگو!

اب اللہ تبارک وتعالٰی سے دعا مانگو یہ دعا کا وقت ہے۔ میں اس وقت مراقبہ میں ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا حالت طاری ہوئی اور معلوم ہوا کہ اس جہاز کے ایک گوشے کو حافظ ضامن اور دوسرے کو حاجی صاحب اپنے کندھوں پر رکھ کر اوپر اُٹھائے ہوئے ہیں اور اُٹھا کر پانی کے اوپر سیدھا کر دیا اور جہاز بخوبی چلنے لگا۔ تمام لوگ بہت خوش ہوئے اور جہاز کی سلامتی کا چرچا ہوا۔ وہ وقت اور دن اور تاریخ اور مہینہ کتاب پر لکھ دیا اور بعد حج وزیارت اور طے منازل سفر کے تھانہ بھون آ کر اس لکھے ہوئے دیکھا اور دریافت کیا اس وقت ایک طالب علم قدرت علی (نام) ساکن (پندری تک-بجاب) مرید و خادم حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر تھا اس نے بیان کیا کہ بے شک فلاں وقت میں تھا حاجی صاحب حجرے سے باہر تشریف لائے اور اپنی لنگی بھیگی ہوئی مجھ کو دی اور فرمایا کہ اس کو کنوئیں کے پانی سے دھو کر صاف کرلو۔ اس لنگی کو جو سونگھا تو اس میں دریائے شور (سمندر) کی بو اور چکناہٹ معلوم ہوئی اس کے بعد حضرت حافظ ضامن صاحب اپنے حجرے سے برآمد ہوئے اور اپنی بھیگی ہوئی لنگی دی اس میں بھی دریا کا اثر معلوم ہوا۔

## فائدہ

ثابت ہوا کہ ولی اللہ خاک کو سونا بنا دیتے ہیں اور مافوق الاسباب یعنی ظاہری دنیوی ذرائع ووسائل سے مافوق اور اوپر آنِ واحد میں متعدد جگہ پہنچ جاتے ہیں اور ایک ہی وقت میں اپنے حجرہ میں مقیم بھی ہیں اور عین اُسی وقت سمندر میں پہنچ کر جہاز کو طوفان سے بچا بھی رہے ہیں پھر اُسی وقت حجرے سے برآمد ہوتے ہیں تو لنگی سمندر والے پانی سے بھیگی ہوئی معلوم ہوتی ہے دیکھو حجرہ سے غائب بھی ہیں اور ہزاروں میلوں پر سمندر کی گرداب (بھنور) میں کھڑے ہو کر کتنے بھاری وزنی جہاز کو اُٹھا رہے ہیں اور مافوق الاسباب یعنی ظاہری دنیاوی ذرائع ووسائل سے بے نیاز ہو کر جہاز والوں کی مشکل کشائی کر رہے ہیں پھر اُسی وقت حجرہ سے باہر بھی آ رہے ہیں اور اوپر تذکرۃ الرشید کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا اولیاء اللہ کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ پیر آنِ واحد میں بغیر کسی ظاہری اور مادی سامان کے سینکڑوں میل دور پہنچ کر مرید کو گناہ سے بچا سکتا ہے اور مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیر کے حکم کی تعمیل کرے خواہ اپنا بچہ ہی کسی اجنبی کے حوالے کرنا پڑے۔

## یاغوث اعظم المدد

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امداد کے چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

## جنات پر شاہی

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس طرح انسانوں کے غوث ہیں ایسے ہی جنات کے بھی غوث ہیں اسی لئے آپ کو غو

ث الثقلین کہا جاتا ہے اور آپ کا تصرف جن وانس پر تھا جس طرح لوگ آپ کی محفل میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوتے اور اپنے پچھلے گناہوں سے تائب اور آپ کی صحبت سے مستفیض ہوتے اسی طرح جنات بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر اسلام لاتے اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ انسانوں میں مشائخ ہوتے ہیں اور جن و ملائکہ میں بھی شیخ ہوتے ہیں اور میں ان مشائخ کا شیخ ہوں۔ شیخ ابو سعید عبداللہ بغدادی فرماتے ہیں کہ فاطمہ نامی میری ایک بیٹی تھی جس کی عمر سولہ سال کی تھی وہ چھت پر گئی اور گم ہو گئی۔ میں نے یہ حال غوث الثقلین کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا فرمایا کہ آج رات تم بغداد کے محلہ خرابہ کوخ میں جاؤ اور زمین پر ایک دائرہ بناؤ اور بسم اللہ علی نیت عبدالقادر پڑھتے جاؤ اور اس دائرہ میں بیٹھے رہو۔ جب رات کی تاریکی شباب پر آئے گی تو جنوں کا ایک گروہ اس طرف آئے گا جن کی صورتیں مختلف ہوں گی مگر تم ان سے خائف نہ ہونا۔ صبح کے وقت جنوں کا بادشاہ معہ لشکر آئے گا اور تم سے پوچھے گا کہ بتاؤ کیا کام ہے تم کہنا کہ مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور اپنی لڑکی کا واقعہ اس کو بتا دینا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حسبِ الحکم ایسا ہی کیا جنات گروہ در گروہ مختلف شکلوں میں گزرتے گئے لیکن اس دائرہ کے قریب جس میں میں بیٹھا ہوا تھا کوئی نہیں آیا حتی کہ ان کا بادشاہ ایک گھوڑے پر سوار جنات کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ نمودار ہوا اور دائرہ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا تیرا کیا کام ہے میں نے کہا مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے یہ سنتے ہی وہ گھوڑے سے نیچے اترا زمین چومی اور دائرہ کے باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کس لئے بھیجا ہے۔ میں نے اس کو اپنی بیٹی کے غائب ہو جانے کا قصہ سنایا اس نے فوراً حکم دیا کہ جو جن اس لڑکی کو اٹھا کر لے گیا ہے فوراً حاضر ہو۔ تھوڑی ہی دیر میں اس جن کو معہ اس لڑکی کے وہاں حاضر کیا گیا اور بیان کیا گیا کہ یہ چین کے جنات میں سے ہے۔

(خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۹۵، [illegible] صفحہ ۲، تحفہ قادریہ صفحہ ۱۹، [illegible] صفحہ ۷۰، قلائد الجواہر صفحہ ۳۰)

یہ تلخیص ہے تفصیل آئے گی۔

## فائدہ

اس سے ثابت ہوا کہ غوثِ اعظم کو جن بھی مانتے ہیں لیکن ہمارے دور کے بعض جن وہابی نہیں مانتے۔

## فقیر اویسی کا جنات کے بھگانے کا تجربہ

جس گھر میں جنات یا آسیب ہوں وہاں ہلکی سی آواز سے ہر کونے میں تین بار کہیں اے لوگوں ہم شیخ عبدالقادر جیلانی بغداد والے کے مرید ہیں ہمیں نہ ستاؤ ورنہ ہم ان کو تمہارے خلاف درخواست دیں گے۔ تین بار ہر روز صبح و شام کہہ

دیا کریں انشاء اللہ یہ حق کی آواز سے اس گھر میں جنات نہیں رہیں گے۔ (قدم جو صفحہ ۳۹)

## آپ بھی آزمائیے

جس مسجد یا علاقہ میں وہابی دیوبندی قابض ہوں ہمت کر کے ہر ماہ گیارہویں شریف کا جلسہ منعقد کریں اور گیارہویں شریف کا ختم دلائیں پہلے تو یہ لوگ واویلا کریں گے لیکن اس وظیفہ پر ڈٹ جائیں تو یہ لوگ جنات کی طرح بھاگ نکلیں گے۔ انشاء اللہ

## غوث الثقلین

یہ لقب آپ کا اس لئے ہے کہ آپ انسانوں کے علاوہ جنات کے بھی پیر ہیں چنانچہ ابونظر بن عمر البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے ایک مرتبہ بذریعہ عمل جنات کو بلایا تو انہوں نے اپنے معمول کے مطابق دیر کی میں نے پوچھا تو کہا کہ ہم غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوں اُس وقت ہمیں آپ نہ بلایا کریں میں نے پوچھ کہ کیا تم بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے ہو۔ جواب دیا کہ

اردحاما بمجلسه اشد من ارد حالم الانس وان طوائف منا كثيره اسلمت وتابت على يديه (قدم جو صفحہ ۳۹)

آپ کی مجلس میں انسانوں سے زیادہ ازدحام ہوتا ہے اور جنات کی کثیر تعداد نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔

## فائدہ

غوث الثقلین کا معنی ہے انسانوں اور جنوں کا فریادرس اس لئے کہ ثقلین یعنی انسانوں اور جنوں کا گروہ۔

آب آمدہ کہے اور میں تیمم برخاست
مشت خاک اپنی ہوا ور نور کا اہلا تیرا

## حل لغات

آب آمد، پانی آیا۔ وہ کہے (اردو) وہ فرمائیں۔ اور میں یعنی میں کہوں۔ تیمم برخاست، تیمم جاتا رہا پانی نہ ملنے کی صورت میں یا کوئی اور سخت مجبوری کی حالت میں ہو کہ وہ پانی کے استعمال سے قاصر ہے ایسی حالت میں تیمم کیا جاتا ہے اور تیمم کرنے کے لئے سب سے احسن مٹی ہے اس کے بعد ہر وہ چیز جو مٹی کی جنس سے ہو کہ اس میں نہ تو آگ لگے اور نہ ہی آگ میں پگھلے یہ تیمم وضو کے قائم مقام ہوتا ہے۔ آب آمد تیمم برخاست فارسی کا محاورہ ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اصلی

اور مستقل چیز مل جائے تو نقلی اور عارضی چیز ختم ہو جاتی ہے کیونکہ اصلی کے ہوتے ہوئے نقلی کی ضرورت نہیں رہتی۔ مشت خاک، مٹھی بھر مٹی مجازاً آدمی، انسان۔ نور کا اہلا، روشنی کا سیلاب یعنی وافر نور۔

## شرح

اے کاش غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلا فرمائیں کہ بارانِ رحمت وکرم جو میرا اصل مطلوب ہے اور میں کیونکہ میرے سارے گناہ دھل کر ختم ہو گئے اور صاف ہو گیا۔ اے کاش! میں ہوں اور آپ کا وافر اور مقدس یہ پہلے شعر کے دعویٰ کی دیل ہے اور قرآن وحدیث کے مضمون کے عین مطابق ہے۔

## قرآن مجید

ان الحسنت يذهبن السيات (پارہ ۱۲، سورہ ہود، آیت ۱۱۴)

بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

## حدیث شریف

ہم شفاعت کی احادیث مبارکہ تفصیل سے عرض کر چکے ہیں جن میں تصریح ہے کہ ہم جیسے گنہگاروں کے گناہ محبوبانِ خدا کی نگاہ کرم سے معاف ہو جائیں گے بلکہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینکڑوں مریدوں کے واقعات تاریخ کے اوراق قلمبند کئے ہیں کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صرف نام ہی عذابِ قبر سے نجات کا ضامن بنا۔ چند ایک حکایت حاضر ہیں۔

## غوث اعظم کا دھوبی

دھوبی کا قصہ بہت بڑا مشہور ہے مخالفین کے حکیم الامۃ نے ملفوظات فیض الرحمٰن اور افاضات یومیہ میں تفصیل سے لکھا ہے کہ ایک شخص فوت ہوا اس سے منکر نکیر نے سوالات کئے تو ہر سال کے جواب میں کہتا کہ میں غوثِ اعظم کا دھوبی ہوں صرف اسی جواب پر اس کی بخشش ہوگئی۔

## ابدال کی خطاء معاف

ایک ابدال خطا سرزد ہو جانے کی وجہ سے مقامِ ابدالیت سے معذول کر دیا گیا تو اس نے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ملتجی ہو کر استغاثہ کیا اور اپنی پیشانی کو مدرسہ کی چوکھٹ پر رکھ کر رونے لگا تو اسی وقت ہاتفِ غیبی سے آواز آئی

يا فلان لطخت جبهتك بتراب باب محبوبي السيد عبدالقادر عفوت عن خطيئتك واعطيتك مقاماً اعلى من مقامك السابق الى خدمته. واشكر الله على هذه العطية العظمى في حضور

(تفریح الخاطر)

اے قدس! چونکہ تو نے میرے محبوب سید عبدالقادر کے دروازہ کی خاک پر نیازمندی کے سے سر رکھ دیا ہے اس نے تم کو معروف کر دیا اور پہلے سے بھی بلند مقام عطا فرمایا۔ اب تم حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو اور اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ کا شکریہ ادا کرو۔

## فائدہ

یہی وجہ ہے کہ اکثر عراق کے مشائخ کو جو حضرت کے ہمعصر تھے جب مدرسہ اور خانقاہ میں حاضر ہوتے ان کی

## چوکھٹ کو چومتے

آں قبلہ صفا کہ تواش ماہ منظری

اسرھا برآستانۂ او کاک را شوند

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۴۰، تحفہ قادریہ صفحہ ۷۶)

بلکہ آپ سے معمولی نسبت کے صدقے بھی بخشش کی امید کی جا سکتی ہے۔ خود حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے

ایما مسلم عبر علی باب مدرستی فان عذاب یوم القیامۃ یخفف عنہ

جو مسلمان شخص میرے مدرسے کے دروازے سے گزرے گا تو قیامت کے دن اس کو عذاب میں تخفیف ہوگی۔

(طبقات الکبریٰ جلد ۱ صفحہ [illegible]، بہجۃ الاسرار صفحہ [illegible]، قلائد الجواہر صفحہ [illegible]، تحفہ قادریہ صفحہ [illegible] [illegible])

نیز یہ واقعات آپ کی کرامات میں مفصلاً مذکور ہیں۔

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے

کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا

## حل لغات

جان تو جاتے ہی جائے گی، مرنے کے وقت پر ہی مرنا ہے، موت خدا جانے کب آئی گی۔ قیامت، روزِ حشر، مجازاً مصیبت۔ یہاں، اسی جگہ اس دنیا میں اپنے مرنے پہ مرنے کے بعد ٹھہرا ہے (اردو) کا ہے معلق ہے۔ نظارا، دیکھنا، دیدار۔

## شرح

اے روشن ضمیر آقا میں آپ کی زیارت کے لئے بے قرار ہوں اور نہایت مضطرب ہوں مجھے یقین کامل ہے کہ مرنے کے بعد آپ کی زیارت کا شرف ضرور نصیب ہوگا مگر ابھی سے میرے دل میں شوقِ دیدار کا دریا موجزن ہے مگر افسوس یہ ہے کہ موت کا وقت مقرر ہوتا ہے خدا جانے کب وقت پورا ہوگا اور آپ کا جمال پر کمال میسر ہے ہمیں شوق یہ تھا کہ مرنے سے پہلے ہی آپ کا دیدار کر لیتے لیکن مصیبت یہ ہے کہ مرنے سے پہلے آپ کا دیدار ممکن نہیں ہے۔

**فائدہ**

اس میں اشارہ ہے کہ اولیائے کرام کی زیارت بھی قبر میں ہوتی ہے چنانچہ امام ابوالمواہب محمد عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ اپنی معروف کتاب [illegible] میں لکھتے ہیں

كل من كان متعلقا بنبي او رسول او ولي فلا بد ان يحضره وياخذ بيده في الشدائد

جو کوئی کسی نبی یا رسول یا ولی کا متوسل ہوگا ضرور ہے کہ وہ نبی و ولی اس کی سختیوں کے وقت تشریف لائیں گے اور اس کی دستگیری فرمائیں گے۔

میزان الشریعہ میں فرماتے ہیں

جميع الائمة المجتهدين يشفعون متبعيهم ويلاحظونهم في شدائدهم في الدنيا و البرزخ ويوم القيامة حتى يجاوز والصراط.

تمام ائمہ مجتہدین اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور دنیا، قبر، حشر ہر جگہ سختیوں کے وقت ان کی نگہداشت فرماتے ہیں جب تک صراط سے عبور نہ کر جائیں

اب سختیوں کا وقت جاتا رہا اور "لا خوف عليهم و لا هم يحزنون" کا زمانہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آگیا نہ انہیں کوئی خوف اور نہ کچھ غم۔ للہ الحمد نیز فرماتے ہیں

ان ائمة الفقهاء و الصوفيه كلهم يشفعون مقلديهم ويلاحظونهم عند طلوع الموت وعند السؤال والحشر والحساب والميزان والصراط ولايغفلون عنهم في موقف من المواقف

بے شک سب اولیاء علماء اپنے اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور جب ان کے پیرو کی روح نکلتی ہے جب منکر نکیر ان سے سوال کرتے ہیں جب ان کا حشر ہوتا ہے اور جب ان کا نامہ اعمال کھلتا ہے جب ان سے حساب لیا جاتا ہے جب ان کے عمل تلتے ہیں جب وہ صراط پر چلتے ہیں ہر وقت ہر حال میں ان کی نگہبانی کرتے ہیں اصلاً کسی جگہ ان سے غافل نہیں ہوتے۔

نیز فرماتے ہیں

واما شیخنا شیخ الاسلام الشیخ ناصر الدین اللقانی راٰہ بعض الصالحین فی المنام فقال لہ مافعل اللہ بک فقال لما اجلسنی الملکان فی القبر یسألانی اتاھما الامام مالک فقال مثل ھذا یحتاج الی سؤال فی ایمانہ باللہ و رسولہ تنحیا عنہ فتنحیا عنی

یعنی جب ہمارے استاذ شیخ الاسلام امام ناصر الدین لقانی کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا۔ بعض صالحین نے ان کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا جب منکر نکیر نے مجھ کو سوال کے لئے بٹھایا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کیا ایسا شخص بھی اس کی حاجت رکھتا ہے کہ اس سے اللہ اور رسول پر ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے الگ ہو جاؤ اس کے پاس سے وہ فوراً مجھ سے الگ ہو گئے۔

نیز فرماتے ہیں

واذا کان مشائخ الصوفیۃ یلاحظون اتباعھم ومریدھم فی جمیع الاھوال والشدائد فی الدنیا والاخرۃ فکیف ائمۃ المذاھب.

جب اولیاء ہر ہول و سختی کے وقت اپنے پیروؤں اور مریدوں کا دنیا و آخرت میں خیال رکھتے ہیں تو ائمہ مذاہب کا کیا کہنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

مولانا نورالدین جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں حضرت مولوی معنوی قدس سرہ القوی سے نقل کرتے ہیں کہ قریب وصال مبارک اپنے مریدوں سے فرمایا

در ہر حالتے کہ باشید مرا یاد کنید تا من شمارا ممد باشم در ہر لباسے کہ باشم

یعنی ہر حال میں مجھے یاد کرو میں ہر لباس میں تمہاری مدد کروں گا۔

جناب مرزا مظہر جانِ جاناں صاحب کہ وہابیہ کے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے نسباً وعلماً واداً طریقۃً پردادا شاہ ولی اللہ صاحب ان کو قیم طریقہ احمدیہ وداعی سنت نبویہ لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہندو عرب وولایت میں ایسا متبع کتاب وسنت نہیں بلکہ سلف میں بھی کم ہوئے اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں

الحق غربت الغلبہ بحدے رسید و سلاسل طریقہ علیہ بسیار معدوم شد وہیچ کس از اہل این طریقہ ملاقی نشد کہ توجہ مبارک آنحضرت بحالش مبذول نیست.

نیز فرمایا

عنایت حضرت خواجہ نقشبند بحال معتقدان خود مصروف است مغلان دل در صحراها وقت خواب اسباب واسپان خود بحمایت حضرت می سپارند وتا پیداست از غیب همراه ایشان میشود وقاضی ثناء الله پانی پتی۔

مولوی اسحٰق نے مائۃ مسائل واربعین میں ان سے استناد کیا اور جناب مرزا مظہر صاحب ممدوح ان کے پیر و مرشد نے مکتوبات میں ان کو فضیلت وولایت مآب مروج شریعت ومنور طریقت ونور مجسم وعزیز ترین موجودات ومصور انوار فیوض وبرکات لکھا اور منقول کہ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب انہیں بیہقی وقت کہتے ہیں۔ اپنے رسالہ تذکرۃ الموتیٰ میں لکھتے ہیں

از اهل الله می شنیده از ارواح بطریق اویسیت فیض باطنی میرسید۔

خلاصہ کلام یہ کہ ہمارا یہ عقیدہ شفاعت کا ایک شعبہ ہے اور شفاعت حق ہے۔ ہاں جہاں انبیاء و اولیاء سب کی شفاعت سے مطلق انکار صریح بے دینی اور بحکم فقہاء موجب کفار ہے۔

فقہائے کرام کے نزدیک وہ منکر کافر ہے۔ امام اجل ابن الہمام فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں

لا تجوز الصلاة خلف منکر الشفاعة لانه کافر

منکر شفاعت کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ کافر ہے۔

اسی طرح فتاویٰ خلاصہ، بحر الرائق وغیرہما میں ہے فتاویٰ تاتارخانیہ پھر طریقہ محمدیہ میں ہے

من انکر شفاعة الشافعین یوم القیمة فهو کافر

قیامت میں شفیعوں کی شفاعت کا منکر کافر ہے۔

تجھ سے در در سے سگ سگ سے ہے مجھ کو نسبت

میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

## حل لغات

در، چوکھٹ دروازہ۔ سگ، کتا۔ نسبت، لگاؤ، تعلق۔ گردن، گلا۔ دور کا بعید سے ڈورا، دھاگہ۔

## شرح

اے شہنشاہ اولیاء! مجھے آپ کے کتے سے گہرا لگاؤ اور تعلق ہے اس لئے کہ کتے کو آپ کی مقدس چوکھٹ سے لگاؤ ہے اور آپ کی مقدس چوکھٹ کو آپ سے لگاؤ ہے اسی طرح دور دراز سے میرے گلے میں بھی آپ کی غلامی کا دھاگہ اور

اور محقق کا طوق پرشوق ہے جو باعثِ نجات وصد فخر ہے۔

## نسبت کے فوائد

اس شعر میں اعلیٰ حضرت امام المسلمین رحمہ اللہ نے نسبت کا سبق دیا ہے اور ولایت بالخصوص غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کا فائدہ بتایا لیکن جو اس نسبت سے بے خبر ہیں وہ بدقسمت ہیں ورنہ کے معلوم نہیں کہ نفس کی حقیقت کتے سے بدتر ہے لیکن اگر اس کے گلے میں کسی کامل کا پٹہ ڈال دیا جائے تو اس کی خباثت سے نجات مل جاتی ہے۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنے شیخ یعنی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی ہے کہ میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا یعنی آپ کی نسبت کا پٹہ یعنی شجرہ قادریہ سے نسبت کی زنجیر میرے گلے میں ہے اور اس زنجیر کی آخری کڑی رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک میں ہے اور یہ پٹہ اور زنجیر قائم رہا تو نفس بہک نہیں سکتا اور نہ ہی آخرت کا خوف وخطر ہو سکتا ہے۔

نفسِ امارہ ایک ایسی خطرناک چیز ہے جو انسان کی تباہی و بربادی کا باعث بن سکتی ہے جس نے اس پر عبور حاصل کر لیا حقیقت میں وہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو گیا۔ بقول شاعر

نہنگ و اژدھا و شیر نرمارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

اور نفسِ امارہ یا تو مسلسل جہد و عبادت سے قابو میں آ سکتا ہے یا کسی اللہ والے کی نگاہ سے اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ عبادت و ریاضت سے تو نفسِ امارہ پر آہستہ آہستہ اور رفتہ رفتہ عبور ہوتا ہے لیکن اگر کسی اللہ والے کی نگاہ پڑ جائے تو نفسِ امارہ ایک لخت قابو میں آ جاتا ہے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

کونو مع الصدقین . (پارہ ۱۱، سورۃ التوبۃ، آیت ۱۱۹)

اور سچوں کے ساتھ ہو

یہ ایک ظاہری بات ہے کہ نفس شیطان کے بہکانے سے بہکتا ہے اور جب بندہ کسی اللہ کے ولی کے دامن سے وابستہ ہو جائے تو پھر شیطان وہاں پر قریب نہیں آ سکتا کیونکہ شیطان نے اللہ کے سامنے جب قسم اُٹھا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کا اعلان کیا تھا تو اسی وقت ہی رب کی بارگاہ میں یہ بھی عرض کر دیا تھا

الا عبادک منھم المخلصین . (پارہ ۱۴، سورۃ الحجر، آیت ۴۰)

مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔

تو جو اللہ والوں کے پاس آ جائے وہ بھی شیطان سے محفوظ رہ جاتا ہے لہٰذا نفس امارہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اسی

ئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اس شعر میں اپنی گردن میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ڈورے کے ہونے کو نہایت فخر سے بیان فرما رہے ہیں اور در حقیقت یہ بات مذکورہ قرآنی تفصیل کی روشنی میں ہے ہی بڑی قابلِ فخر بات مگر

[illegible]

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

## حل لغات

نشانی، علامت، پہچان۔ گلے، گردن۔ پٹا، چمڑے یا ریشم کا گلوبند جو کتے کے گلے میں ڈالا ہوا ہوتا ہے جسے دیکھ کر معلوم کر لیا جاتا ہے کہ یہ پالتو ہے لاوارث نہیں ہے ایسا کتا اگر کوئی نقصان و جرم کرتا ہے تو مارنے کے بجائے اسے چھوڑ دیتے ہیں اور جو کچھ کہنا ہوتا ہے مالک سے کہتا ہیں مالک خود نقصان پورا کرتا ہے محض اس پٹے کی وجہ سے وہ کتا محفوظ رہتا ہے۔

## شرح

اے شہنشاہِ اولیاء، مجھ ناکارہ مجرم کی تمنا ہے کہ اس غلامی کی وجہ سے جو میری گردن میں پٹا پڑا ہوا ہے وہ ہمیشہ سلامت اور ہمیشہ کے لئے باقی رہے ہیں وہ سگ ہوں جسے کوئی شخص نہیں مارے گا اس لئے کہ بالواسطہ میری گردن میں آپ کا پٹا ہے اور یہ ایسی نشانی ہے جسے دیکھتے ہی آسمان و زمین والے پہچان جاتے ہیں کہ یہ آپ کا غلام ہے جو مصائب و حادثات سے محفوظ رہنے کی یقینی علامت ہے کیونکہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید کو دونوں جہانوں میں امان ہے جیسا کہ خود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے مریدوں کو یہ فکر نہیں کرنی چاہیے کہ وہ کامل نہیں ہیں اگر وہ کامل نہیں ہیں تو کیا ہوا میں تو کامل ہوں۔ آپ کے اس فرمانِ عالی سے بالکل ظاہر ہے کہ آپ اپنے مریدوں کے ہر وقت نگہبان ہیں اور آپ کے مرید آپ کو جب کبھی اور جہاں پکاریں آپ ان کو فوراً جواب دیتے ہیں اور ان کی ہر مشکل و مصیبت کو حل فرماتے ہیں۔ کسی شاعر نے بھی کیا خوب کہا ہے

مدد کے لئے ان کو جب بھی پکارا
خدا کی قسم بن گئے کام سارے
غرورِ عمل زاہدوں کو مبارک

تمہیں ناز ہو یہ جب تک کہ ہم ہیں تمہارے

اور یہ ایک بدیہی بات ہے کہ جس کتے کے گلے میں پٹہ پڑا ہوا ہو تو اس کو مارنے سے ہر ایک گریز کرتا ہے اور ہر ایک اس نشانی کو دیکھ کر سمجھ جاتا ہے کہ اس کتے کا کوئی نہ کوئی مالک ضرور ہے یہ آوارہ کتا نہیں ہے چنانچہ خطرہ ہوتا ہے کہ اگر اس کتے کو مار دیا یا زخمی کر دیا تو مقدمہ نہ بن جائے یا مالک اس کا بدلہ لینے کے لئے حملہ نہ کر دے کیونکہ کتے کے گلے میں پٹہ ڈال کر نشانی دینے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگائے تو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز بھی اس شعر میں حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کر کے اور اپنے آپ کو حضور غوثِ پاک کا سگ کہہ کے فرمایا ہے کہ حضور میں آپ کا غلام بے دام ہوں اور میرے گلے میں آپ کی غلامی کا طوق ہونے کی نشانی آج بھی ہے اور کل بھی ہوگی دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی رہے گی۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سگِ غوثِ اعظم کہلوانے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو سگِ مدینہ کہلوانے میں بھی فخر محسوس کرتے ہیں بلکہ اپنے تو ایک شعر میں یہاں تک فرمایا ہے کہ

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا

تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

تیری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد

ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

## حل لغات

قسمت، تقدیر۔ قسم کھائیں، تمنا و حیرت سے سوگند کھائیں۔ سگانِ بغداد (فارسی) بغداد کے کتے۔ ہند، ہندوستان فاضل بریلوی قدس سرہ کی جائے پیدائش و رہائش گاہ جو بغداد سے تقریباً ڈھائی ہزار میل دور ہے۔ دیتا رہوں پہرا تیرا، آپ کا محافظ اور چوکیدار بنا رہوں۔

## شرح

بتوفیق الٰہی اے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے دربار گھربار سے دور دراز ہندوستان میں رہ کر بھی آپ کی عزت و ناموس کی چوکیداری کا پورا پورا حق ادا کرنا میری تقدیر میں ہے آپ کے مخالفین و معاندین کو منہ توڑ جواب دیتا ہوں اور آپ کے نام کا ڈنکا پاک و ہند میں بجاتا ہوں میری اس تقدیر پر بغداد کے وہ کتے بھی ناز کرتے جو آپ کے بالکل قریب

ہیں آپ کے دربار میں ہمیشہ رہنے والے لوگ میری تقدیر کی قسمیں کھایا کرتے ہیں جس سے میری خوش قسمتی کا اظہار ہوتا ہے۔ میں بڑا خوش قسمت ہوں کہ اتنی دور رہ کر بھی آپ کی چوکیداری میری تقدیر میں آئی میں ہندوستان میں بھی رہوں تو آپ کی عزت وناموس کی دربانی کرتا رہوں اور بدمذہبوں اور اولیاء کرام کے مخالف لوگوں کا رد کرتا رہوں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کا یہ دعویٰ اظہر من الشمس ہے کہ جس طرح آپ نے مخالفین غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دانت کھٹے کئے نہ کسی کو پہلے اسی طرح زبردست تردید کا موقعہ ملا اور نہ یہ بعد والوں کے لئے ممکن ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے شمار کتابیں اس بات کی شاہد ہیں کہ آپ نے دشمنانِ اولیاء کی سرکوبی میں کبھی کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اور ہمیشہ ان پر ٹھیک ٹھیک وار کئے خود آپ کے اپنے بقول

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے جو عدو کے سینے میں غار ہے

اور ایسا آپ کیوں نہ کرتے جب کہ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ ولیوں کا دشمن خدا کا بھی دشمن ہے بلکہ ایک حدیث قدسی میں خود خالقِ کائنات جل مجدہ الکریم کا ارشادِ گرامی ہے

من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب.

جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

اس حدیث سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ ولیوں کے دشمن خدا کے دشمن ہیں لہٰذا ان کی سرکوبی کرنا، ان کا قلع قمع کرنا، ان پر زبردست وار کرنا اور ان کو ذلیل ورسوا کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا ذریعہ ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہ صرف ہند میں دشمنانِ اولیاء اور دشمنانِ غوثِ الوریٰ کی سرکوبی فرمائی بلکہ آپ کے فیوض وبرکات کا یہ سلسلہ پھیلتا ہوا پاکستان وعرب تک پہنچا بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اس وقت پوری دنیا میں آپ کی تحریروں اور کتابوں کی دھوم مچی ہوئی ہے اور آپ کی ہی کتابیں پڑھ کر پاک وہند عرب وعجم کے اولیاء ولیوں کے دشمنوں پر کاری ضرب لگاتے ہیں۔

## علامہ اقبال مرحوم اور
## امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کے حضور عالم اسلام کے اکثر مشائخ واولیاء وعلماء اور دانشوروں قوم نے عقیدت کے پھول نچھاور فرمائے ان میں ایک بین الاقوامی دانشور حکیم الامت علامہ اقبال بھی فرماتے ہیں ہندوستان کے دورِ آخر میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا میں نے ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے یہ رائے قائم کی ہے اور ان کے فتاویٰ ان کی ذہانت، فطانت جودتِ طبع، کمالِ فقاہت اور علومِ دینیہ میں تبحر علمی کے شاہد عدل ہیں۔ مولانا

ایک دفعہ جو رائے قائم کر لیتے ہیں اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں یقیناً وہ اپنی رائے کا اظہار بہت غور و فکر کے بعد کرتے ہیں ہذا انہیں اپنے شرعی فیصلوں اور فتوٰی میں کبھی کسی تبدیلی یا رجوع کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بایں ہمہ ان کی طبیعت میں شدت زیادہ تھی اگر یہ چیز درمیان میں نہ ہوتی تو مولانا احمد رضا خاں گویا اپنے دور کے امام ابو حنیفہ ہوتے۔

(فاضل بریلوی اور ترک موالات صفحہ ۹ ، ماہنامہ عرفات لاہور اپریل ۱۹۷۰ء صفحہ ۲۷)

## مجدد اسلام کے حضور میں عقیدت

مجددِ اسلام امام احمد رضا کو ہر دور میں عرب و عجم میں عقیدت کے پھول نچھاور کئے گئے یہاں تک ملک غیر میں بھی آپ کے کمالات کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل مبلغ اسلام علامہ سید ابو الکمال برق نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی عظیم الشان سنی کانفرنس برمنگھم (انگلینڈ) میں ایک نظم فی البدیہہ پیش کی جس کے چند اشعار حاضر ہیں

مجددِ عصر شاہ احمد رضاخاں
بشد چوں از بریلی شعلہ افشاں
بحفظ عظمت سلطان کونین
بروں شد از میان حسام الحرمین

بعشق مصطفی روشن ضمیر کرد
بعالم آشکار تدبیر کرد

ضمیرش مذہب حق آشکارا
بت لات ہبل شد پارہ پارہ

امین امت خیر البریہ
محافظ دولت سنت سنیہ

چوں در قرطاس خامہ اش رواں شد
فریب نجد در عالم عیاں شد

از تحریرش دہن رخنہ گشتہ
تصنیف سنیاں تابندہ گشتہ

بعزم ہمت و ہم استقامت
برائے دشمنان دیں قیامت

چوں کرد آں احسنات بے حد بیلاں
زوال نجدیاں دیو بالاں

ازوں شد حسن اہل سنت
ورد طاہر کمال اہل سنت

## ترجمہ از اُویسی غفرلہ

(۱) مجددِ زمانہ شاہ احمد رضا خان بریلی سے رونق افروز ہوئے۔

(۲) سلطانِ کونین ﷺ کی عظمت کے تحفظ کے لئے حرمین کی گلیوں میں نمودار ہوئی۔

(۳) پیشانی کو عشقِ مصطفی ﷺ سے روشن کیا مرتدین کو عالمِ دنیا میں خارج کیا۔

(۴) مذہب حق اہل سنت روشن ہوا اور بد مذہبوں کا بت پارہ پارہ ہو گیا۔

(۵) آپ حضور ﷺ کی امت کے امین تھے آپ سنت نبوی کی دولت کے محافظ تھے۔

(۶) جب کاغذ پر آپ کا قلم رواں دواں ہوا تو شیطان کا گروہ سب جہان میں خوار ہو گیا۔

(۷) آپ کی تحریر سے جہان روشن ہوا اہل سنت کا بخت بیدار ہوا۔

(۸) آپ کے پختہ ارادہ اور استقامت سے دشمنان دین کے لئے قیامت قائم ہوئی۔

(۹) جب آپ نے بد مذہبوں کا محاسبہ کیا تو وہ کے بندے بھاگ گئے اور گریہ کرتے ہوئے۔

(۱۰) آپ سے جہان اہل سنت روشن ہوا اور آپ سے ہی کتاب اہل سنت تمام ہو۔

تیری عزت کے نثار اے میرے غیرت والے

آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بردا تیرا

## حل لغات

تیری عزت، آپ کی آبرو وعظمت کے بمعنی پر۔نثار، قربان، نچھاور۔اے میرے غیرت والے، اے میرے عزت والے۔آہ صد آہ، افسوس صد افسوس۔خوار، ذلیل، رسوا۔بردا، دراصل بردہ ہے ضرورت شعری کی وجہ سے الف استعمال کیا گیا ہے بمعنی غلام قیدی۔

## شرح

اے میرے عزت وآبرو والے میں آپ کی عظمت پر قربان ہو جاؤں آپ کا غلام ہو کر یوں ذلیل ورسوا کیا جاؤں اس شعر میں وہابیہ اور اہل بدعت نے اعلیٰ حضرت پر جو ناروا حملے کئے اور آپ کو بدنام کیا اس طرف اشارہ ہے کہ میں تیری عزت اور غیرت کا مظاہرہ کروں اور مجھے بدنامی اور رسوائی سے بچاؤ چنانچہ یہ دعا اعلیٰ حضرت کی مستجاب ہوئی اور عرب وعجم میں آپ کو مجدد وقت اور امام اہل سنت تسلیم کیا اور آپ کے علم وفضل اور عظمت وشان کا حرمین طیبین کے علماء نے بھی اقرار کیا ہے۔اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی کرامت ہے کہ دشمنانِ اولیاء آپ کی عزت گھٹانے میں شب وروز ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے اور لگاتے رہیں گے لیکن آپ کی ہر آن عزت واحترام اور شہرت وعظمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

پچیس سال پہلے اعلیٰ حضرت کا نام صرف خواص تک محدود تھا اب صدی گزرنے کے بعد اور نئی صدی کے آغاز میں آپ کی شہرت کا یہ عالم ہے کہ ہندو پاک سے باہر بھی آپ کے نام کا شہرہ ہے آپ کی زندگی میں آپ کی تجدید کے متعلق علمائے عرب وعجم نے اعتراف کیا اور نہ صرف اپنے بلکہ آپ کے وہ حریف جو رات دن اس فکر میں رہتے کہ آپ کا کوئی معمولی سا سقم مل جائے تا کہ آپ کو رسوا اور بدنام کیا جائے لیکن قدرت نے ان کی زبان اور قلم سے آپ کے مناقب وکمالات کا اعتراف کرالیا۔

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی

اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

## حل لغات

بد، بُرا۔ سہی، مان لیا، بالفرض۔ ناکارہ، نکما۔ مجرم ناکارہ، اضافت توصیفی نکما مجرم کیسا ہی سہی کس طرح مان لیا جائے۔ کریما، کریم بخشش کرنے والا، الف ندائیہ۔ اے بخشش کرنے والے۔

## شرح

میں خواہ برا ہوں یا چور مجرم ہوں یا بیکار جیسا بھی ہوں ہوں تو تیرا ہی لہٰذا میرے عیوب دور کر کے مجھے اچھے بھلا بنا دے۔ اس شعر میں تلمیح ہے اس بات کی طرف کہ بعض اوقات چور آپ کے گھر میں چوری کرنے کے لئے داخل ہوئے تو آپ نے ان کو نیک و متقی بنا کر درجہ ولایت پر فائز کر دیا۔ سینکڑوں واقعات اس پر شاہد ہیں نمونہ کا ایک واقعہ حاضر ہے۔

## چور قطب بن گیا

ایک دفعہ غوث پاک کے گھر میں چور آیا اور حضرت کی کملی اُٹھائی فوراً اندھا ہو گیا کملی اُسی وقت رکھ دی اچھا ہو گیا دیکھنے لگا پھر کملی اُٹھائی تو پھر اندھا ہو گیا اسی طرح تین بار ہوا۔ چوتھی بار کملی رکھ بھی دی پھر بھی روشنی نہ آئی اندھا ہی رہا اسی مقام پر بیٹھا رہا۔ حضرت کو اس کا سب حال معلوم ہوتا رہا آپ تمام شب نوافل میں مشغول رہے جب صبح کی نماز سے فارغ ہوئے حضرت خضر آپ کی خدمت میں تشریف لائے اور کہا کہ فلاں شہر میں ابدال نے انتقال کیا ہے آپ جس کو فرمایئے اس کی جگہ پر مقرر کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ شب کو ہمارے گھر میں ایک مہمان آئے ہیں ان کو لاؤ۔ وہی چور اندھا حاضر کیا گیا آپ نے ایک توجہ دے دی اسی وقت اُس کی آنکھیں کھل گئیں اور ابدال کا مرتبہ حاصل ہو گیا فرمایا ان کو لیجاؤ ان کی جگہ پر مقرر کر دو۔

[illegible]

[illegible]

ایسے رتبے کا کہو پھر کون شایان ہو سکے

کہتا ہے محبوب اپنا حق تعالیٰ آپ کو

([illegible] صفحہ ۳۴۳)

## ایک اور چور

ایک شخص حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دولت کدہ میں چوری کی نیت سے گھسا مگر کچھ نہ پایا۔ آپ نے خادم سے فرمایا کہ ہمارے گھر سے چور خالی جا رہا ہے اس میں ہمارے دروازہ کی بدنامی ہے۔ خادم نے عرض کیا کہ کیا دے دیا جائے؟ فرمایا وہ دیا جائے جو دونوں جہان میں اس کے کام آئے ہمیں یاد کیا کرے گا۔ فلاں جگہ کے قطب کا انتقال ہو گیا ہے اسے وہاں کا قطب بنا کر بھیج دو۔ دیکھو آیا تھا تو چور تھا اور گیا تو قطب([illegible])بغداد ہم چوروں پر بھی نظر کرم ہو جائے۔

## چور نے دامن پکڑا

ایک دفعہ حضور غوثِ الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگل میں اکیلے جا رہے ہیں قیمتی قبا زیب تن ہے ایک ڈاکو نے بری نیت سے دامن پکڑا کہ قبا اتار لیں عرض کیا مولیٰ اس نے عبد القادر کا دامن پکڑا ہے قیامت تک اس کے ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ سبحان اللہ! ان تمام واقعات سے ظاہر ہے کہ آپ کے دروازے پر آنے والے چور کبھی خالی نہ گئے بلکہ وہ آئے تو چوری کی نیت سے اور دنیوی مال چرانے کے لئے مگر جب واپس ہوئے تو کوئی غوث بن گیا کوئی قطب بن گیا اور کوئی ابدال کا رتبہ پا گیا۔ جب غوث پاک کے دروازے سے چور بھی خالی نہ لوٹے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہ غوثیت میں اسی لئے عرض کر رہے ہیں کہ مجھے بھی اور کچھ نہ سہی تو آپ چور اور مجرم ہی سمجھ لیں اور جس طرح دیگر چوروں کو آپ نے نوازا مجھے بھی اپنے وسیع خزانے سے حصہ وافر عطاء فرمائیں اور اپنے کرم و فضل سے نوازیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر بھی آپ کے دیگر اشعار کی طرح آپ کی کمال شاعری کا آئینہ دار ہے اور اس شعر کو پڑھ کر بے چون و چرا تسلیم کرنا پڑتا ہے آپ بیشک شہنشاہ فن سخن ہیں اور دنیا کا کوئی شاعر آپ کی شاعری میں ہم مرتبہ نہیں ہو سکتا۔

## اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شاعری

امام اہل سنت کی شاعری پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے مجلس رضا لاہور کی جانب سے اعلیٰ حضرت کی شاعری پر رسائل شائع کئے بڑے مشہور اور پختہ کار شعراء نے آپ کی شاعری کے تفوق کا اظہارِ خیال فرمایا۔فقیر یہاں بین الاقوامی شہرت یافتہ عظیم شاعر اور حکیم الامت علامہ اقبال مرحوم کا ایک اقتباس پیش کرتا ہے۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ علامہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی نعت گوئی سے بھی متاثر ہوئے اور اولین دور میں علامہ نے فاضل بریلوی کی زمین میں ہی کافی اشعار کہے ہیں۔ لیجئے ایک دلچسپ واقعہ سنئے غالباً ۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے کہ انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ تھا علامہ اقبال اس جلسہ کے صدر تھے۔ جلسہ میں کسی خوش الحان نعت خوان نے مولانا احمد رضا خان صاحب رحمہ اللہ کی ایک نعت شروع کردی جس کے بعض اشعار یہ ہیں۔

زہے عزت و اعتلائے محمد (ﷺ)
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد (ﷺ)
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد (ﷺ)
ہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا
رضائے خدا اور رضائے محمد (ﷺ)

نعت کے بعد علامہ اپنی صدارتی تقریر کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ارتجالاً ذیل کے دو شعر فرمائے۔

تماشہ تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش
لگائے خدا اور بجھائے محمد (ﷺ)
تعجب تو یہ ہے کہ فردوسِ اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد (ﷺ)

(نور قلب زبدہ خندہ رنگیں، [illegible] صفحہ ۲۵)

## اعجوبہ

اگر یہی اشعار کسی سنی شاعر نے لکھے ہوتے تو شرک کے مفتی آسمان کو سر پر اُٹھا لیتے لیکن علامہ مرحوم نے فرما دیئے تو فتاویٰ شرک اندرونِ خانہ ہے حالانکہ یہی اشعار عقیدۂ اہل سنت کے ترجمان ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب پاک ﷺ سے اتنا پیار و محبت ہے کہ اگر کسی مجرم کو دوزخ میں دھکیل تو محبوب ﷺ کی شفاعت سے اس کو دوزخ سے نکال کر بہشت عطا

فرماتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے مِلک و ملک کا مالک اپنے محبوب ﷺ کا بنادیا کہ باوجودیکہ بہشت بریں ایک بہت بڑی شے ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو اس کی کیا ضرورت ہے اسی لئے اس کے آباد کرنے کے لئے اپنے محبوب ﷺ کے سپرد فرمائی۔

مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یونہی

کہ وہی نا وہ رضا بندۂ رسوا تیرا

## حل لغات

رسوا، بدنام۔ یونہی، اسی طرح۔ وہی نا، برائے استفہام اقراری یعنی وہی ہے نا؟ وہ رضا، وہی احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ بندہ، غلام، مملوک۔

## شرح

شرح یہ ہے کہ میں بہرصورت آپ ہی کی طرف نسبت دیا جاؤں گا لہٰذا مجھ سے رسوائی کا داغ مٹا دیں تاکہ آپ کی طرف میری رسوائی کی نسبت نہ ہو سکے۔ اس شعر میں نہایت خوبی اور ایک بڑے انوکھے طریقہ سے اپنا مدعا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ شعراء اپنے قصائد میں ممدوح کی تعریف کے بعد عرض حال کرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ دنیاوی نعمت طلب کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنے ممدوح حضرت غوث اعظم سے دنیا نہیں بلکہ آخرت کے مراتب طلب کئے اور دشمنوں پر غلبہ مانگا اور غوث الوریٰ کے دروازہ سے آپ کو دنیا میں بھی خوب صلہ ملا اور آخرت میں تو ان شاء اللہ دنیا دیکھی گی۔

## فاضل بریلوی کو انعامات

امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کو جو انعامات نصیب ہوئے وہ شمار سے باہر ہیں چند ایک تبرکاً عرض ہیں۔

## انعام

فاضل بریلوی قدس سرہ جب روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہوئے تو دل میں آرزو تھی کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی بیداری میں زیارت نصیب ہو۔ فریادی ہوئے، دعائیں التجائیں کیں مگر مقصود پورا نہ ہوا۔ جب مقصد پورا نہیں ہوتا جس سے عاشق صادق کی بے چینی بے قراری اور بڑھ جاتی ہے پھر نہایت ہی سوز و گداز کے ساتھ مواجہہ شریف میں کھڑے ہو کر بارگاہِ رسالت میں ایک نعت شریف پیش کرتے ہیں اور آخر میں مقطع میں عرض کرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا

تجھ سے [illegible] رہتے ہیں

اس کے بعد بس پھر آقائے دو عالم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم ﷺ کی طرف سے کرم ہو جاتا ہے، حجابات دور ہو جاتے ہیں اور عاشقِ صادق بیداری کے عالم میں اپنے محبوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارتِ اقدس سے مشرف ہو جاتے ہیں۔

یں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو

[illegible]

## حل لغات

ہیں، کلمہ تعجب ہے۔ یوں بمعنی اسی طرح۔ بلک، اردو لفظ ہے نہ روئے نہ بے قرار ہو۔ جید با کمال۔ سید، سردار، مولا۔ دہر بمعنی زمانہ، اہل زمانہ۔ مولا، مالک حاکم۔

## شرح

ذرا ہوش سنبھال اے رضا اپنے ناکارہ اور نکما ہونے پر اس طرح بے قرار ہو کر نہ رو تم اگر اچھے اور باکمال نہیں ہو تو نہ سہی تیرا آقا تو سارے زمانے کے اچھے اور باکمال لوگوں کے سردار ہیں وہ اگر چاہیں گے تو تم کو اچھے اور باکمال حضرات کی صف میں کھڑا کر دیں گے اسی طرح تمہاری بھی نجات ہو جائے گی۔ یہ اس طرح اشارہ ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فرمایا کہ

ان لم یکن مریدی جید انا جید

اگر میرا مرید باکمال نہ سہی میں تو باکمال ہوں۔

## قادری مرید

اس شعر میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے سلسلہ قادریہ میں مرید کو نوید مسرت سنائی ہے کہ اگر مرید کتنا نکما اور ناکارہ کیوں نہ ہوا سے قادری نسبت سے آوارہ نہیں چھوڑا جاتا اسی لئے قادری مرید عرض کرتا ہے

مرجع عالم وملجائے غریباں مددے

دستگیر دو جہاں مرشد پیراں مددے

ازمئے صحبت اصحاب ھداتشنہ لبم

ساقی بزم خدادانی وعرفاں مددے

فخر آقا میں رضاؔ اور بھی اک نظمِ رفیع
چل لکھا لائیں ثناء خواتوں میں چہرا تیرا

## حل لغات

فخر، بزرگی۔ آقا، مالک، حاکم۔ نظم، شعر، قصیدہ۔ رفیع، بلند۔ چل، چلو۔ لکھا لائیں، درج کرالائیں۔ ثناء خواتوں میں، ثناءخوانوں کی جمع تعریف کرنے والوں کے گروہ میں۔ چہرا، منہ، رخسار۔

## شرح

اے رضا اپنے آقا ومولی سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی بزرگی میں ایک اور بھی بلند وبالا قصیدہ کہہ کر سرکار کی تعریف کرنے والوں کی طرح تو بھی سرکارِ غوثیت میں پیش کرتا کہ سرکارِ غوثیت میں تعریف کرنے والوں کے گروہ میں تیرا بھی نام درج ہوجائے اور سرکار کے فیضانِ خاص سے فیضیاب ہوتا رہے کیونکہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض وہ بحرِ قلزم ہے کہ جس نے ادھر رجوع کیا وہ دارین میں مالا مال ہوگیا۔

ہمارا تجربہ ہے کہ غوثیت مآب حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے منسوب ہوکر آپ کی خدمات سے دارین کی فلاح نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایک روز بغداد شریف کا ایک آدمی حاضر خدمت ہوکر عرض کرنے لگا حضور والا میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے میں نے ان کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں عذابِ قبر میں مبتلا ہوں تم حضور محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں میرے لئے دعائے خیر فرمانے کے لئے عرض کرو۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا والد میرے مدرسہ کے دروازہ سے کبھی گزرا تھا؟ تو اس نے عرض کیا بندہ نواز! جی ہاں آپ یہ سن کر خاموش ہوگئے۔

دوسرے روز پھر وہی شخص حاضر ہوکر عرض کرنے لگا غریب نواز آج میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ خوش وخرم ہیں اور سبز لباس زیب تن ہیں۔

وقال لی قد رفع عنی العذاب ببرکۃ الشیخ عبدالقادر

اور مجھے کہا کہ اب مجھ سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی برکت سے عذاب دور کردیا گیا ہے

اور مجھے نصیحت کی کہ تم ان کی خدمت اقدس میں حاضری دیتے رہا کرو۔

آپ نے یہ ن کر ارشاد فرمایا

ان ربی عزوجل قد وعدنی ان یخفف العذاب عن کل من عبر علٰی باب مدرستی من المسلمین

بے شک میرے رب کریم عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ کے دروازے سے گزرے گا میں اس کے عذاب میں تخفیف کردوں گا۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ [illegible] قلائد الجواہر صفحہ [illegible] سفینۃ الاولیاء صفحہ [illegible] تحفہ قادریہ صفحہ ۴۴)

## ایفائے وعدۂ غوثیہ

خود غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وعدہ ہے چنانچہ اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کے بھائی دارالشکوہ قادری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو میرے حلقۂ درس میں شمولیت کا اتفاق ہوا ہے یا جس نے میری زیارت کی ہے تو قبر کے خطرات اور قیامت کے عذاب میں اس کے لئے کمی کر دی جائے گی۔ (سفینۃ الاولیاء صفحہ ۶۰)

## مدرسہ کی گھاس اور کنواں

ایک دفعہ آپ کے عہد میں بغداد شریف میں مرض طاعون ظاہر ہوا اور اس نے اس قدر زور پکڑا کہ ہر روز ہزار ہزار آدمی اور عورتیں مرنے لگے لوگوں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مصیبت اور پریشانی کا تذکرہ کیا

فقال یسحق الکلا الذی حول مدرستنا ویوکل یشفی اللہ بہ الناس المرضی

تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے مدرسہ کے ارد گرد جو گھاس ہے اس کو رگڑ کر اور پیس کر کھاؤ اور اس کو کھاؤ تو اللہ تعالیٰ بیماروں کو اس سے شفاء دے گا۔

نیز فرمایا

من شرب من ماء مدرستنا قطرۃً یشفیہ اللہ

جو شخص مدرسے کے کنویں کا پانی پئے گا اس کو بھی شفاء حاصل ہوگی۔

پس لوگوں نے آپ کے فرمان کے مطابق عمل کیا

فوجدوا شفاء کاملاً

تو ان کو شفاء کامل حاصل ہوئی۔

اہالیانِ بغداد شریف کا بیان ہے

فما وقع فی عہدہ الطاعون فی بغداد ثانیاً۔

بعدازیں آپ کے عہد میں دوبارہ طاعون کی وبا قطعاً نہ آئی۔ (تفریح الخاطر صفحہ [illegible] مطبوعہ مصر)

## مدرسہ کے دروازہ پر جھاڑو دینا

شیخ ابوعمرو عثمان صریفینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شیخ بقاء بن بطو اور شیخ علی بن ابونصر الہیتی اور شیخ ابوسعید قیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں حاضر ہوا کرتے تھے اور مدرسہ کے دروازے پر جھاڑو دیتے تھے اور پانی کا چھڑکاؤ کیا کرتے تھے۔ ([illegible] صفحہ ۶۰)

## برکاتِ مدرسہ

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلان تھا کہ

من عثر علی باب مدرستی فان عذاب یوم القیمۃ یخفف عنہ

جس کا مدرسے سے گزر ہوا تو قیامت کے دن اس کے عذاب کی تخفیف ہوگی۔ (حقیقت [illegible] جلد ۱ صفحہ ۱۲)

اس بناء پر ایسے بندگانِ خدا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ کو جھاڑو دینے کو سعادت سمجھتے۔

## وصل سوم

## درحسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منقبت ۳

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا

تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

## حل لغات

شیدا، عاشق، فریفتہ۔ غیث، بارش، مینہ۔ پیاسا، خواہشمند، تشنہ لب۔

## شرح

اے غوث الثقلین! لوگوں کے آپ ایسے فریادرس ہیں جس کے تمام فریادرسی کرنے والے اولیاء کاملین عاشق ہیں آپ رحم و کرم کی ایسی بارش ہیں کہ ہر فیض پہنچانے والے ابدال و اقطاب وغیرہ آپ کے کرم کے پیاسے ہیں اور آپ سے فیضیابی کے خواہاں ہیں یعنی آپ کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ آپ سارے جہان کے اولیاء کرام کے مرجع اور ماویٰ ہیں۔

چند نمونے کے طور پر ان اولیائے کرام کے گلہائے عقیدت پیش کیے جاتے ہیں جنہیں اپنے دور میں دنیا والوں نے غوث اور قطب بنایا۔

## تحقیق غوث

غوث کا معنی فریادرس ہے (جلد ۲ صفحہ ۳۲) غیاث اللغات فارسی صفحہ ۳۳۳۔ حضرت پیر پیران میر میراں شاہ جیلاں، واقف اسرار لامکاں، محبوب رب دو جہاں، فریادرس انس و جاں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہ کو اسلاف نے اپنی تصنیف میں غوث الاعظم اور غوث الثقلین کے القاب لکھے ہیں۔

## مخالفین بھی مانتے ہیں

اہل سنت کے اسلاف کے علاوہ طائفہ وہابیہ اور دیوبندیہ کے اکابر نے بھی اپنی تصانیف میں حضرت کو غوث الاعظم اور غوث الثقلین کے القاب لکھ کر آپ کو بہت بڑا فریادرس اور جنوں اور انسانوں کا بھی فریادرس ہونے کا اقرار کیا ہے مخالفین کے اکابر کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔ صراط مستقیم فارسی صفحہ ۱۰۶، ۱۳۲، ۱۵۰ مصنفہ اسمٰعیل دہلوی فتاویٰ نذیریہ مصنفہ مولوی نذیر حسین دہلوی، فتاویٰ اشرفیہ جلد ۳ صفحہ ۹، [illegible] جلد ۳ صفحہ ۱۰۰، [illegible] جلد ۵ صفحہ ۱۵۰، تصانیف اشرف علی تھانوی، [illegible] مصنفہ مولوی [illegible]۔

## شرعی حیثیت

چونکہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارین میں مخلوق خدا کے بہت سے امور میں بارگاہ حق کے وسیلہ جلیلہ ہیں۔ حاضرین وغائبین کو مشکلات کے وقت نفع رساں رہے اور اب بھی نفع رسانی فرما رہے ہیں تو مجازاً غوث کا اطلاق آپ پر ہوا اور ہوتا رہے گا اور مجازاً شرعی امور میں بکثرت چلتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب "[illegible]"

## غوث کا لقب منجانب اللہ

تفریح الخاطر میں لکھا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ لقب منجانب اللہ عطاء ہوا ہے

سیدنا الشیخ السید عبدالاعظم لانہ کلما ذکر الغوث فالمرادبہ ھو رضی اللہ تعالی عنہ لانہ مخاطب من الحق بہ کذا ذکر فی الغوثیۃ۔

یہی وجہ ہے کہ آج کل مخالفین بہت بڑا زور لگا رہے ہیں کہ کسی طرح یہ لقب لوگوں کے دلوں سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم گرامی سے مٹا دیا جائے لیکن جسے خدا لکھے وہ کیوں مٹے۔

## ازالۂ وہم

اس لقب سے گھبراہٹ صرف شرک کے خطرہ سے ہے لیکن درحقیقت یہ صرف وہم اور اولیاء دشمنی کا بین ثبوت ہے کیونکہ غوث اللہ تعالیٰ کا وہ صفاتی نام نہیں کہ اس کے سوا کسی دوسرے پر اس کے اطلاق سے شرک تو ہم ہو اور وہ بھی اس وقت جب انسان کا عقیدہ ہو ورنہ شرک نہیں جیسا کہ مطول، مختصر معانی و دیگر علم بیان کی کتب میں تحقیق ہو چکی ہے اگر ان اولیاء دشمنی نہ ہوتی تو ایسے مجازات دوسرے کے لئے روا نہ رکھتے حالانکہ خود بہت سے صفاتِ الٰہیہ و اسمائے خداوندی کو خلق خدا پر بولتے رہتے ہیں مثلاً لفظ مولانا اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن مجید میں دو مقام پر آیا ہے

انت مولانا فانصرنا على القوم الكفرين. (پارہ ۳، آخری آیت، سورہ بقرہ)

تو ہمارا مولا ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

هو مولنا وعلى الله فليتوكل المومنون (پارہ ۱۰، سورہ توبہ، آیت ۵۱)

وہ ہمارا مولا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔

اس کے باوجود یہ لوگ ہر اغیرے غیرے نتھو خیرے کو مولانا کہتے ہیں۔

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

## حل لغات

سورج (اردو) آفتاب۔ اگلوں کے (اردو) پہلے والوں کے گزرے ہوئے ولیوں کے۔ چمکتے تھے (اردو) روشنی پھیلاتے تھے۔ ڈوبے، غروب ہو گئے۔ افق، آسمان کا کنارہ جو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زمین سے ملا ہوا ہے مجازاً آسمان۔ مہر، سورج۔ ہمیشہ (اردو) دائمی۔

## شرح

گزرے ہوئے اولیاء کاملین کے ہدایت کے سورج ایک معین وقت تک خوب چمکتے رہے اور جب تک وہ حیاتِ ظاہری میں رہے اپنے اور بیگانے سبھی بہرہ ور ہوتے رہے لیکن جیسے جیسے ان کے وصال کا وقت آتا گیا وہ ہدایت کے سورج غروب ہوتے گئے مگر آپ کی ہدایت کا روشن سورج آسمان پر آج تک درخشندہ و تابندہ ہے اور وہ کبھی نہ غروب ہو گا۔

## فائدہ

اس شعر میں حضور غوثِ پاک کے درج ذیل شعر کی طرف تلمیح ہے۔

عــرـــت شـــمـــوس الاولـيـن وشـمـســـا
اـــبـداعـــلـــی افـــق لـــعـــلـــی لاتـــعـــرب

اس شعر کی شرح از حضور امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔

## ازالۂ وہم

اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر اولیاء کرام قبور میں نہیں یا ان کا تصرف ختم ہے بلکہ اس کا مطلب وہی ہے جو امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے خود بیان فرمایا۔

(عرض) غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے (ارشاد) بغیر غوث کے زمین و آسمان نہیں رہ سکتے (عرض) غوث کے مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں (ارشاد) نہیں بلکہ نہیں ہر حال یو نہیں مثل آئینہ پیش نظر ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں غوث کا لقب عبداللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبدالرب اور وزیر دست چپ عبدالملک۔ اس سلطنت میں وزیر دست چپ وزیر راست اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنت دنیا کے اس لئے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم ﷺ ہیں صدیق اکبر حضور وزیر دست چپ تھے اور فاروق اعظم وزیر دست راست۔ پھر امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المومنین فاروق اعظم و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی اس کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی کو امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے پھر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے۔ امام حسن عسکری کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب ان کے نائب ہوئے ان کے بعد سیدنا غوث اعظم مستقل غوث حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجے پر فائز ہوئے۔ حضور غوث اعظم بھی ہیں ہیں اور سید الافراد بھی حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے پھر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت کبریٰ عطاء ہوگی۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت جلد صفحہ ۲۳)

## فائدہ

یہی کلیہ تمام مشائخ نے ذکر کیا ہے تا امام مہدی ولایت کی باگ ڈور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہے گی اور آپ کے ہاتھوں ہر ولی کو ولایت نصیب ہوگی خواہ وہ سلسلہ چشتیہ سے متعلق ہو یا نقشبندیہ سے قادریہ سے ہو یا

سہروردیہ اور اُویسیہ ہے۔

## بعداز وصال

ہم کہتے ہیں کہ دیگر تصرفات کے علاوہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب بھی اولیاء کے عزل و نصب کے عہدہ پر فائز ہیں۔

## شاہ ولی اللہ کی گواہی

آپ فرماتے ہیں کہ

در اولیائے امت و اصحاب طرق قوی کسیکه بعد تمام راه جذب بکنه وجود به اصل این نسبت (اُویسیه) میل کرده اند و بر آن وجه اتم قدم زده است حضرت شیخ محی الدین جیلانی است ولهذا گفته اند که او در قبر خود مثل احیاء تصرف می کنند (ہمعات صفحہ ۱۱)

اور امت کے اولیاء میں سے عظیم مرتبے راہ جذب کی تکمیل کے بعد جس شخص نے کامل طور سے اس نسبت اویسیہ کی اصل کی طرف رجوع کر کے بہ کمال استقامت سے قدم رکھا ہے وہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ آپ اپنی مزار میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔

## دور و نزدیک یکساں

یہی شاہ ولی اللہ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ قوت عطا فرمائی ہے کہ دور و نزدیک ہر جگہ یکساں تصرف فرماتے ہیں کہ آپ اپنے ہمعصر اور بعد میں آنے والے تمام اولیائے کرام اور یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ حضرت بہاؤالدین نقشبند کو نقشبند بنایا تو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعض کمالاتِ ولایت حاصل ہوئے تو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل اس کی تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔

## قبور میں تین اولیاء کا تصرف

شیخ عقیل منجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے چار بزرگوں کو دیکھا ہے کہ جن کا تصرف قبروں میں بھی جاری و ساری رہتا ہے یہ تصرف زندگی کی تمام قوتوں کی طرح ہوتا ہے۔ یہ بزرگ شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ معروف کرخی، شیخ حیات حرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ (زبدۃ الآثار صفحہ ۳)

## حضرت خضر علی نبینا علیہ السلام

سیدنا خضر علی نبین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ اس وقت کے فردِ احباب ہیں اللہ کبھی کسی ولی اللہ کو مرتبہ عالی عطا نہیں فرماتا جب تک حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منظور نہ ہو۔ کسی مقرب ولی اللہ کو اُس وقت تک بزرگی نہیں دی جاسکتی جب تک وہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بزرگی کا اعتراف نہ کرے۔ اللہ کسی کو اُس وقت تک ولی نہیں بناتا جب تک اس کے سینہ میں حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادب بدرجہ اتم موجود نہ ہو۔ (زبدۃ الآثار صفحہ ۲۰، تفریح الخاطر صفحہ ۳۸، ۳۹ شبیر برادرز)

## حضرت عبدالقادر رحمة الله تعالىٰ عليه

جب اللہ اپنے بندوں میں سے کسی کو ولی بنانا چاہتا ہے تو حکم فرماتا ہے

ان ياخذوه بحضور المصطفىٰ ﷺ

اس کو محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرو۔

جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں پیش کیا جاتا ہے تو حضور پر نور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ

حدوه الى ولدى السيد عدالقادر يرى ليافة واستحقافه بمنصب الولاية

اے میرے بیٹے عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ اس کی لیاقت دیکھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ یہ اس مرتبہ عہدہ کے لائق بھی ہے یا نہیں۔

حسب الارشاد اسے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے آپ اس کو منصب ولایت کے قابل دیکھتے ہیں تو اس کا نام دفتر محمدیہ میں لکھ کر مہر لگا دیتے ہیں پھر اسے حضور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں پیش کیا جاتا ہے پھر بمطابق تحریر حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا حکم لکھا جاتا ہے

فيطلع حلعة الولاية فتعطى بيدالعوث فيوصدها اليه فى عالم العيب والشهادة يكون ذالك الولى مقبولا ومسلما.

اس کو ولایت کی خلعت سے آگاہ کیا جاتا ہے جو اسے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے عنایت کی جاتی ہے اور وہ شخص اس خلعت کو پہن لیتا ہے اور عالم غیب و شہادت میں مقبول و مسلم ہو جاتا ہے۔

فهده العهدة متعلقة بحضرت العوث الى يوم القيامة وليس لاحد من الاولياء الكرام مماثلة ومشاركة مع العوث فى هدا المقام فى كل عصر وزمان تستفيض من حضرته الاقطاب والعوث وجميع الاولياء.

پس اس عہدہ پر حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت تک فائز رہیں گے اور اس مقام میں کوئی ولی آپ کے مماثل اور شریک نہیں ہے ہر زمان اور آن میں قطب غوث و تمام اولیاء مدنی ذات منبع برکات سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ (تفریح الخاطر صفحہ ۳۸، ۳۹ مطبوعہ)

مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں

ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

## حل لغات

مرغ، مرغ۔ بولتے ہیں، بانگ دیتے ہیں۔ ہاں، البتہ۔ اصیل اچھی نسل والا، شریف النسل۔ نوا سنج، آواز دینے والا۔

## شرح

سارے جہاں کے مرغ بانگ ضرور دیتے ہیں مگر ہر وقت نہیں بلکہ بانگ دیتے ہیں پھر ایک عرصہ تک خاموش ہو جاتے ہیں لیکن آپ کا مرغ جو بڑی اچھی نسل والا ہے ہمیشہ آواز دیتا رہے گا خاموشی اختیار نہ کرے گا۔

## خروس بغداد

یہ سیدی ابوالوفا علیہ الرحمہ کے ایک قول کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے حضرت غوثیت مدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا

كل ديك يصيح ويسكت الا ديكك فانه يصيح الى ان تقوم القيامة

یعنی آپ کی تبلیغ کا سلسلہ آپ کے خدام کی بدولت قیامت تک جاری رہے گی۔

اور کسی شاعر نے کہا

كل ديك يصيح و يسكت الا

ديكك فانه يصيح الىٰ يوم القيامة

مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں

ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

## كلمة الحق اريد بها الباطل

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود کو دیک (مرغ) جس معنی پر فرمایا وہ ان کے لائق ہے لیکن ہمیشہ سے باطل

نے اپنی کوڑھ مغزی کو چھپنے نہیں دیا بعینہٖ اسی لفظ کو لے کر لاہور کے ایک مجتہد شیعہ نے خروشِ بغداد رسالہ لکھ کر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوب پھبتیاں اُڑائیں اور غلیظ بکواسات لکھے لیکن مغلظات بکنے والا مر کر ابدی عذاب میں گرا ہوا ہوگا لیکن غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات کا ڈنکا قیامت تک بجتا رہے گا۔ سیدنا حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

افلت شموس الاولین وشمسنا ابداً علی افق العلی لاتغرب

پہلوں کے آفتاب غروب ہوگئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر ہے غروب نہ ہوگا۔

اس شعر کی شرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات میں درج ہے جسے ہم بطور تبرک نقل کرتے ہیں

وهو هذا راه هشئے که بجناب قدس موصل است دو راه است راهیست که بقرب نبوت تعلق دارد علی
اربابها الصلوة والسلام وموصل اصل الاصل است و واصلان این راه بالاصالة انبیاء اند علیهم
الصلوة والتسلیمات واصحاب ایشان نیز باین دولت مشرفند اگرچه قلیل بوده بلکه اقل
و درین راه توسط و حیلولة نیست هر که ازین واصلان فیض میگیرد بی توسط احدی از اصل
اخذ می نماید و هیچ یکی دیگری را حائل نیست و راهیست که بقرب ولایت تعلق دارد اقطاب
و اوتاد و بدلاء و نجباء و عامه اولیاء الله بهمین راه واصل اند و راه سلوک عبارت ازین راه است
بلکه جذبه متعارفه نیز داخل همین است و توسط و حیلوله درین راه کائن است و پیشوائے
واصلان این راه و سرگروه ایشان و منبع فیض این بزرگواران حضرت علی مرتضی است کرم
الله تعالی وجهه الکریم و این منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد درین مقام گویا هر دو
قدم مبارک آن سرور علیه وعلی آله الصلوة والسلام بر فرق مبارک اوست کرم الله تعالی
وجهه و حضرت فاطمه و حضرات حسنین رضی الله تعالی عنهم درین مقام بایشان شریک
اند انگارم که حضرات امیر قبل از نشاء عنصری نیز ملاذ و ملجاء این مقام بایشان شریک
اند انگارم که حضرات امیر قبل از نشاء عنصری نیز ملاذ و ملجاء این مقام بوده اند چنانچه
بعد از نشاء عنصری و هر کرا فیض و هدایت ازین راه میرسید بتوسط ایشان میرسید چه
ایشان نزد نقطه منتهائے این راه اند و مرکز این مقام بایشان تعلق دارد و چون دورهٔ

حضرت امیر تمام شد این منصب عظیم القدر و بحضرات حسنین ترتیباً مفوض و مسلم گشت

و بعد از ایشان همین منصب بهر یکے از ائمه اثنا عشر علی الترتیب والتفصیل قرار گرفت و در

اعصار این بزرگواران و همچنین بعد از ارتحال ایشان هر کرا فیض و هدایت میرسید

بتوسط این بزرگواران بوده و بحیلولت ایشان هرچند اقطاب و نجبائے وقت بوده باشند

و ملاذ و ملجا همه ایشان بوده اند چه اطراف را غیر از لحوق بمرکز چاره نیست، تا آنکه

نوبت بحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رسید قدس سره و چون نوبت به این بزرگوار شد

منصب مذکور بآن قدس سره مفوض گشت. و مابین ائمه مذکورین و حضرت شیخ هیچ کس

برین مرکز مشهود نمی گردد. و وصول فیوض و برکات برین راه به هر که باشد از اقطاب

و نجبا بتوسط شریف او مفهوم می شود. چه این مرکز غیر او میسر نشده از اینجاست که

فرموده.

**افلت شموس الاولین وشمسنا**

**ابدا علیٰ افق العلیٰ لاتغرب**

مراد از شمس آفتاب فیضان هدایت و ارشاد است و مراد از افول آن عدم فیضان مذکور و چون

بوجود حضرت شیخ معامله که باولین تعلق و نسبت داشت باو قرار گرفت بآن واسطه وصول رشد

و هدایت گردید چنانچه پیش از وی اولین بوده اند و نیز تا معامله توسط فیضان برپاست

بتوسل اوست ناچار راست آمد که.

افلت شموس الاولین وشمسنا الخ.

## سوال

این حکم منتقض است بمجدد الف ثانی زیرا که دربیان معنی مجدد الف ثانی در مکتوبی از

مکتوبات حضرت ثانی اندراج یافته است که هرچه درین مدت بامتان برسد بتوسط

او رسد هرچند که اقطاب وقت باشند و ابدال و نجبا وقت بودند .

## جواب

افلت شموس الاولین وشمسنا

ابداً علی افق العلی لاتغرب

سورج سے مراد آفتاب فیضان وہدایت وارشاد ہے اور غروب سے یہ مطلب ہے کہ فیض رک گیا ہے۔

اور جب کہ حضرت شیخ کے ساتھ یہ معاملہ پکا ہو گیا ہے اور وہ ہدایت اور فیضان کے وسیلہ سے ہی ہو گا تو ناچار و ناچار یہی درست ہوا کہ پہلوں کے آفتاب غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر ہے غروب نہ ہو گا۔

## سوال

یہ حکم حضرت مجدد الف ثانی کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ آپ نے ایک مکتوب میں جو کہ مکتوبات جلد ثانی میں ہے درج کیا ہے کہ جو کچھ لوگوں کو فیض پہنچتا ہے ان کے وسیلے سے پہنچتا ہے خواہ کوئی قطب ہو، اوتاد ہو یا غوث زمانہ ہو۔

## جواب

ہم کہتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مقام پر حضرت شیخ کے نائب ہیں اور اس معاملہ میں یہ نیابت ان سے مربوط ہے۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے

نور القمر مستفاد من نور الشمس فلا محذور.

چاند کا نور سورج کے نور سے حاصل ہے یہ کوئی خطا نہیں۔

## پیر پیران میر میران رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی یعنی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ قدر و منزلت خداداد ہے اسی لئے آپ تمام پیروں کے پیر اور شیخ المشائخ ہیں۔ چنانچہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۳ میں خود فرماتے ہیں

الانس فهم مشائخ والجن فهم مشائخ والملائكة فهم مشائخ وانا شيخ الكل

انسانوں کے مشائخ ہوتے ہیں جنات اور ملائکہ میں بھی ہوتے ہیں میں سب کا شیخ ہوں۔

بلکہ خود غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مخالف کو تا قیامت چیلنج کیا ہے

ونحن لمن قد سأنا سم قاتل     فمن لم يصدق فليجرب ويعتدى

(قصیدہ غوثیہ صفحہ ۱۳۳)

جو ہماری برائی کرے اس کے لئے ہم زہر قاتل ہیں     جو نہیں مانتا وہ آزما دیکھے قدرت کا تماشا دیکھے

منکر نعرۂ ما گوکہ بما عربدہ کر۔

تا به محشر شنود نعرهٔ مستانه ما

ہمارے نعرہ کے منکر کو ہوتے ہوئے ہمارے ہاتھ جنگ کی جب شاہ محشر تک ہمارا نعرہ گونجتا رہے گا۔

## فوائد

(۱) اس نعرہ سے آپ کی بزرگی و شرافت مراد ہے اور منکر سے بدمذہب یا حاسد مراد ہے۔

(۲) اس سے یہی ثابت ہوا کہ آپ کی بزرگی اور فیض رسانی تا قیامت اور پھر محشر میں جاری رہے گی۔

(۳) نعرہ سے نعرۂ غوثیہ بھی مراد ہو سکتا ہے جس کے منکر وہابی دیوبندی ہیں لیکن ان کے انکار سے کوئی فرق نہیں ہوا بلکہ بفضلہ تعالیٰ یہ نعرہ گونج رہا ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک اور محشر میں گونجے گا اور خوب گونجے گا۔

کسی نے کیا خوب فرمایا

[illegible]وں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم

گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظم

تیرا نام لے کر جو نعرہ لگایا
میسر ہوئی ایک دم غوثِ اعظم

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

## حل لغات

ولی، دوست، صوفیاء کی اصطلاح میں ایک مرتبہ ہے جو اہل ایمان کو ملتا ہے۔ قبل، پہلے۔ بعد ہوئے، پیچھے ہوئے۔ ہوں گے، ابھی پیدا ہونے والے ہیں۔

## شرح

اے میرے آقا جتنے اولیاء اللہ آپ سے پہلے ہو چکے ہیں یا آپ کے بعد پیدا ہوئے یا ابھی ہونے والے ہیں سارے اولین و آخرین دل سے آپ کا احترام کرتے ہیں اور وہ شمار سے باہر ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند کا ذکر کرتے ہیں

## خضر علیہ السلام

حضرت خضر نے آپ کی شان میں فرمایا ہے

اتحد الله ولیاً کان اویکون الا وهو متارب معه الی یوم القیامة

جسے اللہ تعالیٰ نے ولی بنایا وہ گزر گیا یا تشریف لائے گا قیامت تک سب آپ (غوث اعظم) کا ادب کرتے ہیں۔

## حضرت حسن بصری علیہ الرحمة

محمد بن احمد سعید بن زرلیغ الزنجانی قدس سرہ النورانی نے اپنی کتاب روضۃ النواظر و نزہۃ الخواطر کے باب ششم میں ان مشائخ کا جنہوں نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قطبیت کے مرتبہ کی شہادت دینے کا تذکرہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں آپ سے پہلے اولیاء الرحمٰن میں سے کوئی بھی حضرت کا منکر نہ تھا بلکہ انہوں نے آپ کی آمد آمد کی بشارت دی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے زمانے مبارک سے لے کر حضرت شیخ محی الدین قطب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک تک بالوضاحت آگاہ فرما دیا ہے کہ جتنے بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر دی ہے بلکہ تمام اولیاء کرام آپ کے ادب سے سرشار رہے اور رہیں گے۔

بقسم کہتے ہیں شاہانِ صریفین و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

## حل لغات

بقسم کہتے ہیں، قسم کھا کر کہتے ہیں۔ شاہان، شاہ کی جمع، بادشاہ۔ صریفین ایک جگہ کا نام ہے۔ حریم، ایک جگہ کا نام ہے۔ شاہانِ صریفین و شاہانِ حریم سے مراد وہاں کے دو اولیاء کرام ہیں جو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر تھے ۔ہوا ہے نہ ولی، کوئی ولی نہ پہلے گزرا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ ہمتا، مثل۔

## شرح

صریفین اور حریم کے بادشاہ یعنی ان دونوں جگہوں کے رہنے والے بڑی شان والے اولیاء کرام جن کا بالترتیب اسم گرامی شیخ ابو عمرو عثمان صریفین اور ابو محمد عبدالحق بن ابی بکر حریمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ گئے ہیں کہ اے غوث پاک آپ کے برابر نہ تو پہلے کبھی کوئی ولی گزرا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ آپ تو یکتا اور بے مثل ہیں یہ صرف شہنشاہ ولایت کا اسم گرامی بطور تبرک ورنہ جملہ اولیاء بلکہ انبیاء بلکہ خود سرور انبیاء (ﷺ) نے یہی فرمایا کہ نہیں کوئی ہمتا تیرا۔

## نور دیدۂ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ایک دن حضور سرورِ عالم ﷺ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے تو بی بی فاطمہ کھانا پکانے میں مصروف تھیں اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھیل میں مشغول تھے۔ حضور ﷺ دونوں شہزادوں سے پیار کرنے لگے لیکن اس وقت خصوصی پیار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زائد تھا بی بی صاحبہ بھانپ گئیں عرض کرنے کو تھیں کہ حضور ﷺ نے خود فرمایا کہ اس وقت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے ہیں اور عرض کی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ائمہ پیدا ہوئے لیکن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ایسا ولی کامل پیدا ہوگا جس کا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا اس سے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت خوش ہوگئیں۔ (غنیۃ الطالبین کرامات صفحہ ۲)

## امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سجادہ (مصلیٰ) حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچانے کے لئے اپنے ایک مرید کو دیا اور کہا اس کو بہت حفاظت سے رکھنا اور اپنے مرنے کے وقت کسی معتمد اور معتبر شخص کو دے دینا اور اس کو وصیت کرنا کہ وہ بھی مرتے وقت کسی دوسرے شخص کو دے دے۔ اسی طرح پانچویں صدی کے درمیان تک یہ سلسلہ چلتا رہے حتیٰ کہ غوث اعظم جن کا نامِ مبارک شیخ عبدالقادر الحسنی الجیلانی ہوگا ظاہر ہوں گے یہ ان کی امانت ہے ان کو پہنچانا اور میرا سلام کہنا۔

## شیخ حماد نے فرمایا

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعلیم کے دنوں میں اکثر حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور ان کو شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہا کرتے تھے۔ دباس کے معنی شیرہ نچوڑنے والا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انگور کا شیرہ (رس) فروخت کرنے کی دکان تھی۔ کہتے ہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شیرہ پر کبھی نہ بیٹھتی تھی اگر چہ بے علم تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا سینہ معرفت کے نور سے منور کیا ہوا تھا۔ ایک دن پیارے دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حجرے میں بیٹھے تھے جب باہر اُٹھ کر آئے شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے درویشوں کو کہا اس جوان کا قدم ایک دن سب روئے زمین کے ولی اُٹھائیں گے۔ (نزہتہ الخاطر صفحہ ۱۱)

## جنید بغدادی

شیخ موسیٰ سہروردی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب مکاشفات اولیاء میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ نے خبر دی جب کہ وہ ایک دن مراقبہ میں تھے اچانک سر مبارک اُٹھایا

قدمه علی رقبتی

اس کا قدم میری گردن پر

پھر مراقبہ میں ہو گئے جب فارغ ہوئے تو خادموں نے یہ حال پوچھا فرمایا مراقبہ میں مجھ پر ظاہر ہوا کہ آج سے دو سال بعد ایک بڑا بزرگ پیدا ہوگا بغداد میں سکونت رکھے گا اور خدا کے حکم سے یہ کہے گا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے ۔ مجھے خیال ہوا کہ کیوں نہ ایسے پیاری شان والے کا قدم میری گردن پر بھی ہو اس خیال سے میں نے وہ لفظ کہے۔ (سیرت غوث اعظم صفحہ ۱۱)

## کرامات کی کثرت

شیخ علی ہیتی کا بیان ہے میں نے اپنے زمانہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی سے زیادہ کسی کو صاحب کرامات نہیں پایا۔ ہم لوگوں میں سے جو کوئی جس وقت چاہتا ان کی کرامت کا مشاہدہ کر لیتا۔ خرقِ عادات جو ظاہر ہوتی تھیں وہ کبھی خود آپ سے متعلق کبھی آپ کی بابت اور کبھی آپ کے ذریعہ ہوتی تھیں۔

## جواہرات اور موتی

شیخ ابومسعود احمد بن ابی بکر حریمی اور شیخ ابوعثمانی مرتضٰی کا مشترکہ بیان ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی کرامتوں کی مثال اس جواہرات کی تسبیح کی طرح ہے جس کے ہر دانہ کو ہر روز اور ہر وقت دیکھا اور شمار کیا جاتا ہے۔

## شہاب الدین سہروردی

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی طریقت کے سلطان تھے اور درحقیقت وجودِ جسم پر ان کو تصرف و غلبہ حاصل تھا منجانب اللہ آپ کو ہر چیز پر تصرف کرنے کا اختیار تھا اور آپ کی کرامتیں ہمیشہ ظاہر ہوتی رہتی تھیں۔

## امام یافعی رحمة الله تعالی علیه

امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی کرامتیں مسلسل ظاہر ہوتی رہیں اور ہم جانتے ہیں کہ آپ جیسی شخصیت یا آپ کی جیسی کرامتیں دنیا کے کسی شیخ میں نہیں پائی گئیں۔ غرض کہ آپ سے ہر طرح کی کرامتیں ظاہر ہوئیں مخلوقات کے ظاہر و باطن میں آپ تصرف کرتے، انسانوں اور جنات لوگوں کے دلوں کی باتیں اور بھیدوں سے آپ واقف ہو جاتے۔

## نکتہ

چونکہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ کے شفیع نائب اعظم تھے۔ اس لئے آپ کی کرامات حضور نبی پاک ﷺ کے معجزات کی طرح لاتعد والاتحصیٰ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تا قیامت حضور ﷺ کے معجزات کا ظہور ہوتا رہے گا ایسے ہی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات کا صدور ہوتا رہے گا۔

تجھ سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کون ہے خادم تیرا چیلا تیرا

## حل لغات

دہر، زمانہ عالم۔ اقطاب جمع ہے قطب کی، اصلاحی معنی درج ذیل ہے وہ ولی جسے خدا کی طرف سے ملک کا انتظام سپرد ہو جیسے ابدال جمع ہے بدل کی وہ ستر اولیاء کرام ہیں کہ جب ان میں سے کوئی مر جاتا ہے اور اسی طرح اوتا دوتد کی جمع ہے بمعنی میخ کیل اور اصطلاحاً وہ اولیاء کرام کی جماعت جو دنیا بھر میں اولیاء کرام پر مشتمل ہوتی ہے یہ ماخوذ ہیں خیموں کی میخوں سے جو عموماً چار ہوتی ہیں۔ چیلا (اردو لفظ ہے) بمعنی شاگرد۔

## شرح

اے غوثِ پاک آپ سے اور زمانہ کے قطبوں سے کوئی نسبت نہیں اس لئے کہ ہر قطب آپ کا خادم اور مرید ہوتا ہے اور کوئی خادم اور مرید اپنے شیخ سے عادۃً ارفع و اعلیٰ نہیں ہوتا۔

حضرت شیخ محمد اکرم چشتی صابری قدوسی فرماتے ہیں کہ جس کسی کو ظاہری باطنی فیض حاصل ہوا سیدنا غوثِ اعظم کی وساطت سے ہی ہوا خواہ اسے معلوم ہو یا نہ کوئی ولی آپ کی مہر کے بغیر منظور اور معتبر نہیں ہو سکتا۔ حق تعالیٰ نے آپ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں دے دی ہے جسے چاہیں کسی منصب ولایت پر مقرر فرمائیں جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرمادیں۔ (قتبا[illegible])

شیخ ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی فرمایا ہے کہ

گرکسے واللہ بعلم روئے عرفانی است
از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است
ہست ہردم جلوہ کہ ازچہرہ اش از حسین وحسن
رائحہ اش مصطفیٰ را راحت ریحانی است

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف

کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

## حل لغات

سارے، تمام، سب کے سب۔ جہاں، دنیا۔ اقطاب جہاں، دنیا بھر کے قطب۔ کعبے، بیت اللہ شریف جو مکہ معظمہ میں ہے جس کے اردگرد حاجی لوگ چکر لگاتے ہیں۔ طواف، چکر، خانہ کعبہ کے گرد حاجیوں کا گھومنا جو نفل نمازوں سے افضل۔ در، دربار، چوکھٹ۔ والا بمعنی بزرگ، بلند مرتبہ۔ در والا بلند چوکھٹ۔

## شرح

دنیا بھر کے قطب حضرات کعبہ شریف کے طواف حصولِ برکت و بلندی مرتبت کے لئے کیا کرتے ہیں مگر آپ کا در پاک گھر وہ دربار ہے کہ کعبہ خود بحکم الٰہی آپ کے بلند مرتبہ دربار کا طواف کرتا ہے۔

## طواف کعبہ برائے اولیاء

یہ مسئلہ بظاہر حیران کن ہے کہ طواف کعبہ ہوتا ہے یہاں معاملہ برعکس ہے کہ کعبہ اولیاء کا طواف کرے یہ حیرانی صرف انہیں ہے جو شانِ ولایت سے بے خبر ہیں ورنہ یہ مسلمات سے ہے۔ ولی کامل کعبہ سے افضل ہے حدیث شریف میں صاف اور واضح الفاظ میں فرمایا گیا ہے کہ ولی اللہ کعبۃ اللہ سے اشرف ہے اور افضل ہے۔ فقیر اُویسی غفرلہ کی اس موضوع پر ایک مستقل تصنیف "القول الحلی فی ان الکعبۃ تذھب الی زیارۃ الولی" ہے۔ بقدرِ ضرورت یہاں چند امور عرض ہیں۔

## عرش اللہ

کعبہ شریف صرف انوارِ تجلیات کا مرکز ہے اور ولی اللہ مرکز انوار و تجلیات بھی ہے اور عرشِ حق بھی چنانچہ حدیث شریف میں ہے

لایسعنی عرش ولا کرسی ولا لوح ولاقلم ولا ارض ولا سماء ولکن یسعنی قلب المومن وھی عرش اللہ۔

میں نہ تو عرش پر سماتا ہوں اور نہ ہی کرسی اور نہ ہی لوح میں اور نہ قلم، نہ ہی زمین میں اور نہ آسمان پر۔ ہاں سما سکتا ہوں تو مومن کے دل پر اور یہی میرا عرش ہے۔

عارف رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزار کعبہ یک دل بہتر است
کعبہ بنیاد خلیل آزر است
دل نظرگاہ جلیل اکبر است

اہل دل کے دل کو ڈھونڈتے ہیں۔ یعنی انہیں راضی رکھو یہی حج اکبر ہے جب کہ ہزار کعبہ سے ایک دل افضل ہے کیونکہ اس کعبہ کی بنیاد تو حضرت ابراہیم نے رکھی لیکن دل حق تعالیٰ کی نگاہ کرم کا مرکز ہے۔

مومن یعنی ولی اللہ کعبہ سے افضل ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے

عن ابن عمر انه نظر الى الكعبة فقال ما اعظمک وما اعظم حرمتک والمومن اعظم حرمة عندالله تعالیٰ منک۔ (ترمذی صفحہ ۲۷۲)

ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن کعبہ کی طرف دیکھا اور فرمایا تیری بڑی شان ہے اور تیری بڑی حرمت ہے اور مومن اللہ کے نزدیک حرمت میں تجھ سے بھی زیادہ ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی حدیث مذکور اور اس کا ترجمہ لکھ کر یوں رقمطراز ہے "از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است" اس حدیث سے اس قول مشہور کا پورا اثبات ہوتا ہے کیونکہ حدیث میں مومن کو جو کعبہ سے افضل کہا گیا تو مدار اس کا ایمان ہے اور موصوف بالایمان قلب ہے پس قلب مومن کا افضل ہونا کعبہ سے ثابت ہوا اور اعظم کو مطلق فرمایا اس لئے ہزار درجہ اعظم کہنا بھی بروئے حدیث گنجائش رکھتا ہے اور از ہزاراں بہتر کہنے کا حاصل یہی ہے کہ "ہزاراں درجہ از کعبہ بہتر است" اسی طرح بعض بزرگوں کے کلام میں قلب کو تجلی گاہ کہنا وارد ہے۔ اس حدیث سے اس کی بھی اصل نکل سکتی ہے کیونکہ جب کعبہ تجلی گاہ حق ہے افضل من الکعبہ کو بدرجہ اولیٰ تجلی گاہ کہنا صحیح ہو سکتا ہے۔ باقی یہ ظاہر ہے کہ یہ فضیلت جزی ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انسان کو جہت سجدہ بھی بنایا جائے۔

(التکشف عن مہمات التصوف صفحہ [illegible] جلد ۵ مطبوعہ قاسمی دیوبند)

صاحب روح البیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر جلد صفحہ ۱۹۹ میں فرماتے ہیں "یہ مکان کا منتقل ہونا ولی کی کرامت ہوتی ہے اور نبی کا معجزہ۔"

کعبہ صرف اسی کمرے کا نام نہیں بلکہ اسی فضاء کا نام ہے جہاں پر وہ کمرہ نصب ہے یہی وجہ ہے کہ کعبہ کی چھت پر

بھی نماز جائز ہے بلکہ زمین کے نیچے تحت الثریٰ سے لے کر آسمانوں سے اُوپر عرشِ علا تک کی فضاء قبلہ ہے۔ اسی لئے اگر کوئی جبل قبیس پر کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو اس کی نماز جائز ہے وہ شخص اگر چہ کعبہ سے اونچا ہے مگر اس کی نماز جائز ہے۔

چنانچہ فقہائے کرام نے فرمایا کہ درمختار میں ہے

فهی من الارض السابعة الی العرش.

طحطاوی میں ہے

لانه لو صلی علی جبل ابی قبیس لایکون بین یدیه شی من ساء الکعبه صحت صلاته کذافی شرح

مراقی الفلاح میں ہے

من شروط الصلوة استقبال القبلة وهی الکعبه واشرط استقبال جزء من بقعة الکعبة وهو العالان القبلة اسم البقعه الکعبة المحدودة وهو المها الی عنان السماء عندنا کذافی الغایت ولیس بناء قبلة ورته حین ازیل البناء صلی الصحابة رضی الله علیه الی البقعة

ان تمام عبارات کا خلاصہ یہ ہے فقہاء کرام نے قبلہ اسی فضاء کو بتایا اور اولیاء کرام کے ہاں اسی کمرہ کی منتقلی ہوئی اور وہ منتقلی اسی طرح ہوئی جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے معراج کی واپسی کے بعد بیت المقدس آپ کے سامنے لایا گیا۔ اسی کمرے کا نام نہیں بلکہ اس کی فضا کا نام ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب کعبہ کا کمرہ ازسرنو تعمیر کے لئے توڑا گیا تو صحابہ کرام نے اسی فضاء کی طرف نماز ادا کی۔

فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر یہی کمرہ کسی مقام پر منتقل کر کے رکھ دیا جائے اور کوئی شخص اسی کمرے کی جانب نماز کی نیت باندھے تو اس کی نماز ناجائز ہے چنانچہ بہار شریعت صفحہ ۲۲۳ عالمگیری میں ہے

فی شرح الطحاوی الکعبة اسم للعرصة فان الحیطان لو وضعت فی مواضع آخر فصلی الیها لایجزی

یعنی کعبہ اسی فضاء کا نام ہے یہاں تک کہ اگر کمرے کی دیواریں اٹھا کر دوسری جگہ رکھی جائیں اور کوئی ان کی طرف نماز پڑھی جائے تو وہ نماز ناجائز ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ کعبہ صرف کمرے کا نام نہیں اور وہ کمرہ اپنے مقام سے منتقل ہوکر دوسرے مقام پر منتقل ہو جاتا ہے۔

وہ پڑھتے ہیں جو ہوتے ہیں کعبے پر نثار

شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

## حل لغات

اور، دوسرے، کوئی اور دوسرے۔ پروانے جمع پروانہ کی تتلیاں، پتنگے، عاشق۔ نثار بمعنی قربان، نچھاور۔ شمع، موم بتی، فانوس۔

## شرح

اورلوگ بمنزلہ پروانہ کے ہیں جو شمع کعبہ پر نثار ہوتے ہیں اور اس کے اردگرد چکر لگاتے ہیں لیکن تو ایسی شمع ہے کہ کعبہ بمنزلہ پروانہ تیرا طواف کرتا ہے۔ علماء کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اولیاء کاملین سے ملاقات کرنے اور ان کے دربار میں حاضری دینے کے لئے کعبہ خود سفر کرکے آتا ہے اور یہ صرف شاعرانہ تخیل نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ کعبہ اولیاء کرام کی زیارت کو جاتا ہے۔ چنانچہ درمختار جلد [illegible] صفحہ [illegible] میں ہے

ومنه زيارة الكعبة لبعض الاولياء.

یعنی اسی قبیل سے ہے کعبہ کا بعض اولیاء اللہ کی زیارت کو جانا۔

اور بحرالرائق شرح کنزالدقائق جلد [illegible] میں علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں

الكعبة اذ رفعت عن مكانها لزيارة اصحاب الكرامة ففي تلك الحالة جازت الصلاة الى ارضها.

کعبہ شریف جب صاحب کرامات اولیاء اللہ کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو اس وقت میں اس کی فضاء کی طرف نماز پڑھنا جائز ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی ردالمحتار حاشیہ درمختار جلد ۲ صفحہ ۸۶ میں تحریر فرماتے ہیں

والانصاف ما ذكره الامام السبكي حين سئل عما يحكى ان الكعبة كانت تزور واحدا من الاولياء هل يجوز القول به فقال نقضا للعادة على سبيل الكرامة لاهل الولاية جائز عند اهل السنة

انصاف کی بات وہ ہے جو امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہی جب ان سے سوال ہوا کہ بعض حکایات میں ہے کہ کعبہ شریف بعض اولیاء اللہ کی زیارت کو جاتا ہے تو کیا یہ قول صحیح ہے تو انہوں نے فرمایا بطور کرامت (خرق عادت) اہل سنت کے نزدیک اولیاء اللہ کے لئے جائز ہے۔

اور اسی ردالمحتار شامی جلد ۱ صفحہ ۳۱۲ میں ہے

الكعبة اذ رفعت عن مكة لزيارة اصحاب الكرامة ففي تلك الحالة جازت الصلوة الى ارضها

کعبہ جب مدد گو یوں کی زیارت کے لئے جائے تو پھر اس وقت کعبہ کی زمین کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا جائز ہے۔

## ازاں بڑھ کر

یہاں تک کہ فقہاءِ کرام نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ اگر وہی کمرہ اگر کسی کو کسی دوسرے مقام پر نظر آئے اور وہ اسی کمرے کو قبلہ سمجھ کر نماز اس کی جانب ادا کرے تو نماز ادا نہ ہوگی۔

كمال قال في رد المحتار جلد ا صفحه ۳۲ ليس بالقبلة الكعبة التي هي البناء المرتفع على الارض ولذا لو نقل البناء الى موضع آخر و صلى الله اليه لم يجز بل تجب الصلوة الى ارضها كما في الفتاوى الصوفيه.

یعنی قبلہ سے یہی کعبہ مراد نہیں جو زمین پر ایک مربع کی شکل میں بنا ہوا ہے بلکہ اگر وہی عمارت اپنی جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائے اور کوئی اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے تو نماز نا جائز ہوگی بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ اس کعبہ کی زمین کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے۔

حضرت مولانا فضل رسول بدایوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ويرتفع بالتامل في هذا المقام استبعاد مشاهدة طواف الكعبه بالاولياء الكبار عياناً في بلدان شتى في حال اليقظة مع كون في مكانها (كذا في المعتقد المعتمد صفحہ ۶۴، ۶۵)

اور صاحبِ روح البیان نے فرمایا کہ

واعلم ان البلد هو الصورة الجسمانية والكعبة القلب والطواف الحقيقي هو طواف القلب بحضرة الربوبية وان البيت مثال ظاهر في عالم الملك لتلك الحضرة التي لا تشاهد بالبصر وهو في عالم الملكوت كما ان الهيكل الانساني مثال ظاهر في عالم الشهادة للقلب الذي لا يشاهد بالبصر وهو في عالم الغيب والذي يقدر من العارفين على الطواف الحقيقي القلبي هو الذي يقال في حقه ان الكعبة تزوره وفي الحران لله عباداً تطوف بهم الكعبة وفرق بين من يقصد صورة البيت وبين من يقصد رب البيت (روح البیان پارہ ۳۰ تحت آیۃ وانت حل بهذا البلد)

## ترجمہ

اس آیت میں بلد سے صورت جسمانیہ اور کعبہ سے قلب مراد ہے اور طواف حقیقی یہ ہے کہ قلب بارگاہِ ربوبیت کا طواف کرے۔ یہ بیت اللہ جو ظاہری طور پر اس عالم دنیا میں ہے اور یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو بارگاہِ ربوبیت کا ان آنکھوں سے مشاہدہ

نہیں کر سکتے کیونکہ وہ عالم ملکوت میں ہے جیسے انسان کی ظاہری شکل عالم شہادت یعنی دنیا میں قلب کی ایک مثال جسے آنکھ سے نہیں دیکھا جا سکتا کیونکہ وہ عالم غیب سے ہے اور عارفین کو حقیقی طواف نصیب ہوتا ہے جن کے متعلق مشہور ہے کہ کعبہ معظمہ ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بندے ہیں جن کا خود کعبہ طواف کرتا ہے۔ عام بندے صرف کعبہ معظمہ کی زیارت کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص بندے رب کعبہ کے طالب ہوتے ہیں ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔

اور انہی صاحب روح البیان قدس سرہ نے فرمایا

وهذه المساجد هي المساجد المجازية واما المساجد الحقيقة فهي القلوب الطاهرة عن لوث الشرک مطلقاً کما قال من قال

مسجدے کاں دربر دن اولیاء ست

خانۂ خاص حقست آں جا خداست

نیست مسجد جز بر دن سرداراں

آں مجاز ست ایں حقیقت اے جواں

ولهذا يعبر عن هدم المسجد بهدم قلب المومن

(روح البیان پارہ ۱۰ تحت آیۃ انما یعمر مساجد اللہ)

صاحب روح البیان نے فرمایا یہ تمام بحث مجازی مساجد کی تھی ورنہ حقیقی مسجد تو اولیاء کرام کے قلوب ہیں جو ہر قسم کے شرک سے پاک ہیں کسی نے کیا خوب فرمایا وہ مسجد حقیقی ہے جو اولیاء کے اندرون ہے اس لئے کہ وہی خاص خانہ خدا ہے اولیاء اللہ کے قلوب کے سوا اور کوئی مسجد نہیں یہ مساجد مجازی مسجدیں ہیں اور حقیقی مساجد ہی قلوب اولیاء ہیں۔ اسی وجہ سے مومن کے دل کو توڑنے کو ہدم المسجد (مسجد ڈھانے) سے تعبیر کیا ہے۔

امام جلیل سیدی حضرت ابو عبداللہ محمد عبداللہ ابن سعد یمنی یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے محقق و معتبر طور سے سنا ہے کہ بہت سے لوگوں نے بچشم خود دیکھا کہ خود کعبہ شریف اولیاء کی ایک جماعت کا طواف کر رہا ہے جن لوگوں نے یہ عجیب واقعہ دیکھا ہے ان میں سے ایک کی میں نے بھی زیارت کی ہے۔

(نزہۃ المجالس ترجمہ روض الریاحین صفحہ ۷۴ [illegible] [illegible])

## کعبہ در طواف اولیاء

اس مسئلہ میں عوام حیران ہو جاتے ہیں اور مخالفین اولیاء تو اپنے مقام سے کوسوں دور سمجھتے ہوں گے لیکن حیرانی اسے ہو جو اولیاء کے کمالات کا منکر ہو مولوی اشرف علی تھانوی نے بوادر نوادر میں اس مسئلہ کے اثبات میں سات احادیث لکھی ہیں فقیر کی تصنیف "التحقیق الحلی" اس موضوع میں خوب ہے ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ نے فرمایا کہ ہم حضرت شیخ بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ شیخ اور حاضرین اُٹھ کھڑے ہوئے سب عالم تحیر میں مستغرق تھے اور فقیر بھی عالم شوق میں تھا۔ ہمیں ایسا استغراق طاری ہوا کہ ہمیں اپنی بھی خبر نہ رہی اسی موقع پر شیخ اور ہمارے ساتھیوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی جس طرح کہ کعبہ کے طواف کے وقت کہی جاتی ہے........ جب ہم عالم صحو (ہوش) میں آئے تو کعبہ کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا۔ الخ

شجر و سروسہی کس کے اوگائے؟ تیرے
معرفت پھول سہی کس کا کھلایا تیرا

## حل لغات

سروسہی، بالکل سیدھا دو شاخہ سرو، جس سے شعراء اپنے محبوب کو تشبیہ دیتے ہیں۔ کس کے، برائے سوال، کس شخص کے۔ اوگائے، نکلے، لگائے، بوئے۔ تیرے، جواب آپ کے۔ معرفت، خدا شناسی اللہ تعالیٰ کی پہچان۔ کس، برائے سوال۔ کھلایا، غنچہ کو شگفتہ کیا کلی کو پھول بنایا۔ تیرا، جواب آپ کا۔

## شرح

یعنی مشائخ کے سیدھے سادھے ہی کولے لو آخر یہ ہدایت کے درخت آپ ہی نے تو لگائے ہیں اور طریقت و معرفت کے غنچوں کو نہایت عمدہ طریقے سے شگفتہ کر کے آپ ہی نے تو پھول بنائے ہیں یعنی علم و عمل طریقت و معرفت کے ایسے راستے آپ نے سکھائے ہیں کہ آج تک لاکھوں حضرات عمل کر کے منزلِ مقصود تک پہنچ گئے اور پہنچ رہے ہیں۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور سے پہلے تمام اولیاء کرام کے سلاسل یا تو بالکل ختم ہو چکے تھے یا اتنا کمزور پڑ گئے تھے کہ ان کا نام لینا بھی ایک جرم سمجھا جاتا تھا کیونکہ پانچویں صدی ہجری کے نصف آخر میں مسلمانوں کی اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی حالت بگڑ چکی تھی، علماء کی بداعمالیوں اور شاہ پرستیوں نے مسلمانوں کے فرائض اور عبادت کی روح سے نا آشنا کر دیا تھا۔ قبلہ اول بیت المقدس پر عیسائیوں کا تسلط ہو چکا تھا اور وہ بدمست ہو کر حجاز اقدس دیارِ حرم پر حملہ آور ہونے کے لئے پر تول رہے تھے۔ ادھر ہندوستان کی حالت بھی کچھ زیادہ مختلف نہ تھی۔ سلطان محمود غزنوی کے جانشین وہ صلاحیتیں ضائع کر چکے تھے جس سے کفر و شرک کا جگر ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ کتاب

وسنت کی تعینت پر فلسفہ کی موشگافیوں کو غلبہ ہو رہا تھا اور یہ فساد دراصل خلیفہ یونان کے عربی تراجم سے پیدا ہوا تھا۔ معتزلہ کے بانی واصل بن عطاء فلسفیوں کے معروف گروہ اخوان الصفاء کے سرخیل میموں القراح اور حسن بن صباح جیسے لوگوں کے عقائد کا دور دورہ تھا۔ مصر میں سلطنت باطنیہ بے دینی اور الحاد پھیلانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی تھی غرض یہ ہے کہ ملت اسلامیہ اضطراب و انتشار کا شکار ہو کر حوادث و خطرات میں گھر چکی تھی ضرورت تھی ایسے رجل رشید کی جو دین اسلام اور سرمایۂ ملت کی نہ صرف نگہبانی کرے بلکہ حق ادا کرے جو ماحول کے اندھیرے میں نورِ حق کی مشعل روشن کرے جو تجدید احیائے دین کرے جو محی الدین ہو اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ کمال حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آیا کہ آپ نے جب احیائے اسلام و تجدید دین کے لئے کمر باندھی تو شرق غرب تک علم و عمل کی شمعیں روشن فرما دیں طریقت کے سلاسل طیبہ کو نئی جان اور آن و بان بخشی اب جتنے روحانی سلسلے چل رہے ہیں یہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پودے لگائے نظر آتے ہیں اور عالم دنیا میں آج یہ جو اسلامی بہار نظر آ رہی ہے یہ آپ کی محنت کا پھل ہے۔ ہم اپنے ملک (مدینہ پاک) کا مختصر سا جائزہ پیش کرتے ہیں تاکہ قارئین کرام کو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت سمجھ میں آئے۔

## برصغیر میں سلسلہ قادریہ

حضرت غوثِ صمدانی محبوبِ سبحانی کے گنجینہ علم و اسرار سے فیضیاب ہونے والوں کی تعداد دنیا بھر میں ناقابل شمار ہے صرف برصغیر ہند و پاک میں متعدد ایسے بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے کفر و جہالت اور شرک و انحطاط میں گھری ہوئی خلق خدا کو تعلیماتِ قادری سے راہِ مستقیم دکھانے کی کوشش کی اور اپنے مجاہدہ نفس سے ایک مقام حاصل اور شہرتِ جاوید کی۔ چند نام یہ ہیں

شیخ عثمان مروندی المعروف لال شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت عبداللہ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ٹھٹھہ، حضرت امام پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ میر میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لاہور، شیخ عبدالمعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ بہاؤالدین جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سید شاہ فیروز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لاہور، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جھنگ، حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصور، سید غوث گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوچ شریف، سید بہاؤالدین گیلانی المعروف بہاول شیر قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شاہ بہلول اوچ شریف، سید عبدالرزاق گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوچ شریف، سید مبارک حقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوچ شریف بہاولپور، حضرت جیٹھ بھٹہ (خانپور) حضرت غوثِ اعظم کے تلامذہ صاحبِ علم و فضل صاحبزادوں اور خلفاء و مریدین کے ذریعہ ان کی بلند پایہ تعلیمات چھٹی صدی ہجری میں ہی ممالک عرب، ترکستان، مصر، مراکش، وسط ایشیا اور ہندوستان میں پہنچنا شروع ہو گئیں تھیں۔

## سلسلہ چشتیہ

سیدنا غریب نواز اجمیری اپنے پیرو مرشد قدس سرہ کے حکم سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔ کئی دن ساتھ گزارنے کے بعد آپ کو کہا ملک عراق عطا ہو آپ نے فرمایا وہ سہروردی کو دے دیا ہے آپ کو ملک ہند سپرد کیا جاتا ہے۔ (تفریح الخاطر)

یہ بھی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض ہے کہ جیسے سلسلہ چشتیہ کو اس ملک میں فروغ ملا ہے دوسرے ملک میں نہیں اور جتنا اس سلسلہ کو اس ملک میں غلبہ ہے دوسرے کو نہیں اگرچہ دوسرے سلاسل بھی بافروغ ہیں لیکن سلسلہ چشتیہ جیسے نہیں یعنی سلسلہ چشتیہ سلسلہ وار ترقی پر رواں دواں ہے مثلاً حضور اجمیری کے خلفاء ہمہ روشن چراغ قطب الدین، فرید الدین، صابر کلیر، نظام الدین چراغ دہلوی پھر آخر میں مولانا فخر الدین دہلوی، قبلہ عالم مہاروی اور ان کے خلفاء اور خواجہ فرید اور خواجہ مہر علی قدست اسرارہم۔ بخلاف دوسرے سلاسل کے ایک کے بعد دوسرے کا پہیے کی طرح شہرہ کہاں مثلاً قادریہ حضور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ جیسی شہرت ان کے کسی خلیفہ کو کہاں، نقشبندیہ میں سیدنا مجدد الف ثانی امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کوئی خلیفہ کہاں، سہروردیہ میں بہاؤالدین زکریا ملتانی قدس سرہ کے بعد دوسرا ایسا کہاں وغیرہ وغیرہ۔

## سلسلہ نقشبندیہ

سیدنا بہاؤالدین نقشبند پر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض ہوا جو حضرت باقی باللہ کے ذریعہ ملک ہند میں سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خوب فیض رسانی فرمائی۔

## سلسلہ سہروردیہ

حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی کے خلیفہ اعظم حضرت سیدنا بہاؤالدین زکریا ملتانی قدس سرہ سے خطۂ سندھ کتنا سیراب ہوا۔

## ازالۂ وہم

دورِ حاضر میں چونکہ نفسانیت کا غلبہ ہے روحانیت کا تقدم نہیں تو کالحقائق ضرور ہے اس لئے بعض سلاسل طیبہ سے وابستگی دوسرے سلسلہ کی فوقیت ناگوار گزرتی ہے بالخصوص غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بزرگی یا فیض رسانی سے صریح انکار نہیں تو ارشادات و کنایات سے کام لیا جا رہا ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبۂ و کمال میں کمی تو نہ آئیگی البتہ تمہارے اس رویہ سے تمہارا اپنا بیڑہ غرق ہوگا اس لئے کہ جس سلاسل مبارکہ سے تم یہ

غلط تصور جماتے ہو وہی خود تمہاری اس غلط خیالی پر تمہارے رویہ سے بیزار ہوں گے۔

کوئی یہ خیال نہ فرمائے کہ مدحِ حضرت غوث پاک کی موجب توہین باقی اولیاء ہے معاذ اللہ استغفر اللہ۔ ہم نیازمندانِ اولیاء اللہ ہیں مطلب یہ ہے کہ جو کچھ بہجۃ الاسرار یا فتح المبین از سید ظہیر الدین میں ہے وہ اردو میں بیان کر دوں اور حسب "تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض" ایک کی تفضیل سے تحقیر دوسرے کی لازم نہیں آتی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی ناواقف حسد یا بغض دل میں رکھے۔

تو ہے نوشہ براتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا

## حل لغات

نوشہ، نوجوان، دولہا۔ براتی، وہ لوگ جو شادی کے موقع پر دولہا کے ساتھ جاتے ہیں۔ گلزار، چمنستان، مجازاً، دنیا، فصل، موسم بہار۔ سمن، چنبیلی کا پھول۔ گوندھ کے، پرو کر۔ سہرا، پھولوں کی لڑیاں جو دولہا کے سر پہ باندھی جاتی ہیں۔

## شرح

اے غوث الثقلین! آپ ایک جنتی دولہا ہیں اور آپ سے عقیدت و محبت رکھنے والے ساری دنیا کے لوگ براتی کی حیثیت سے آپ کے ہمراہ ہیں اور خود رحمت خدا کے موسم بہار نے رحمت و کرامت کی چنبیلی کے پھولوں کو صرف آپ کے لئے پرو کر سہرا بنایا ہے یعنی آپ کا علم و عرفان شباب ہے اور آپ پر لطف خداوندی بھی شباب پر ہے اور آپ کے وسیلہ سے آپ کے مریدین معتقدین حضرات بھی لطف الٰہی سے مالا مال ہیں۔ اس مضمون کے مطابق اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت قدس سرہ ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے تمام مریدین معتقدین حضرات بھی لطف الٰہی سے مالا مال ہیں۔ اس مضمون کے مطابق اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب و غلامانِ بارگاہ آسمان قباب کے شب اسریٰ اپنے مہربان باپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس کے ہمراہ بیت المعمور میں گئے وہاں حضور پر نور کے پیچھے نماز پڑھی حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے الحمد للہ رب العلمین۔ اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر وہاں ہم سے سنئے واللہ الموفق۔

(ابن جریر وابن ابی حاتم و بزار وابویعلی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی حضور اقدس سرورِ عالم ﷺ فرماتے ہیں

ثم صعدت الى السماء السابعة فاذا انا بابراهيم الخليل مسند ظهره الى البيت المعمور (فذكر الحديث الى ان قال) واذا بامتي شطرين شطر عليهم ثياب بيض كانها القراطيس وشطر عليهم ثياب رمد فدخلت البيت المعمور ودخل معي الذين عليهم الثياب البيض وحجب الاخرون الذين عليهم ثياب رمد وهم على خير فصليت انا ومن معي من المومنين في البيت المعمور ثم خرجت انا ومن معي الحديث.

پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا ناگاہ وہاں ابراہیم علیہ السلام ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پر پائی۔ ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذ کی طرح اور دوسری قسم کا خاکستری لباس۔ میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے ساتھ سپید پوش بھی گئے میلے کپڑے والے روکے گئے مگر ہیں وہ بھی خیر و خوبی پر پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمور میں نماز پڑھی پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔ ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شرف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الوریٰ اور حضور کے متبع باصفا تو بلاشبہ ان اجلی پوشاک والوں میں جنہوں نے حضور رحمت عالم ﷺ کے ساتھ بیت المعمور میں جاکر نماز پڑھی والحمدللہ رب العالمین۔

مزید تفصیل فقیر کی کتاب "شب معراج و غوث اعظم" کا مطالعہ کیجئے۔

## اعجوبہ

عالم ارواح میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات عجیب و غریب ہیں۔

## شب معراج ایک سبز مرغ

حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے سدرۃ المنتہیٰ کے متصل ایک بارگاہ با انوار آراستہ و پیراستہ دیکھی اس میں دو مرغ سبز و سپید نہایت خوش پیکر دیکھے سفید تو بجائے خود متمکن ہے اور سبز دمبدم پرواز کرتا ہے اور عرشِ بریں پر پرواز کر جاتا ہے اور پھر پلٹ کر اپنے مقام پر آجاتا ہے۔ میں نے بارگاہ ذوالایزال سے ان کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ سپید مرغ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مرغ سبز سید عبدالقادر ہیں دونوں آپ کی امت میں سے ہیں۔ سید عبدالقادر آپ کی

اولاد سے ہوں گے۔ (میزان امام شیخ بحق ازقیامت نامہ تصنیف بحر علوم لکھنوی صفحہ ۲۷، ۲۸)

## پرواز غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کارپردازانِ قضاوقدر جملہ ارواح انبیاء، اولیاء و عوام کو بارگاہ حق میں لائے۔ ان میں تین صفیں مرتب کیں

(۱) ارواحِ انبیاء

(۲) ارواح اولیاء

(۳) ارواحِ جملہ عوام

اس وقت غوثِ اعظم کی روح پرواز کر کے صف اول میں بار بار شامل ہوئی جسے ملائکہ کرام بار بار صف اولیاء میں لاتے لیکن روحِ غوثِ اعظم قرار نہ پاتی ملائکہ نے حضور سرورِ عالم ﷺ کے حضور استغاثہ کیا۔ حضور سرورِ عالم ﷺ نے روحِ غوثِ اعظم سے فرمایا آج آپ صف اولیاء میں ٹھہرے کل قیامت میں آپ کو مقامِ محمود کے پہلو میں جگہ دی جائے گی۔ اس پر نہایت مسرت سے صف اولیاء میں رونق افروز ہوئے۔ مزید کمالات و مناقب فقیر کی کتاب "غوث اعظم کا دوش پر قدم"

## نوٹ

یاد رہے کہ عالم ارواح حق ہے اس کے احوال بھی حق ہیں لیکن یہ وہ جانیں جنہیں اس عالم سے وابستگی ہے اہل سنت کو اس عالم پر بھی یقین ہے اور اس کے احوال پر بھی اس کی تحقیق فقیر کی تفسیر پارہ ۹ میں ملاحظہ ہو۔

ڈالیاں جھومتی ہیں رقصِ خوشی جوش پہ ہے
بلبلیں جھولتی ہیں گاتی ہیں سہرا تیرا

## حل لغات

ڈالیاں، شاخیں، درخت کی ٹہنیاں۔ جھومتی ہیں، مستی کے عالم میں جھونکے لیتی ہیں، لہراتی ہیں اور جھولتی ہیں۔ رقص، ناچ، اُچھل کود، مستی، جوش، زور، شور، تیزی۔ بلبلیں، بلبل کی جمع، چمن کا ایک مشہور پرندہ عندلیب۔ جھولتی ہیں، جھولا جھولتی ہیں۔ سہرا وہ نظم جو دولہا کے سر پر پھولوں کا سہرا باندھنے کے بعد پڑھتے ہیں۔

## شرح

اے محبوبِ ربانی غوثِ سبحانی آپ کے دولہا بننے کی خوشی میں درختوں کی ایک ایک ٹہنی مستی میں جھولتی اور لہراتی ہے۔ خوشی اور مسرت کی مستی پورے زور و شور سے باغوں کی بلبلیں درختوں کی نرم و نازک شاخوں پر بیٹھ کر جھولا جھولتی جاتی

ہیں اور خوش خوش آپ کا سہرا گاتی جاتی ہیں یعنی آپ کی وہ ذاتِ گرامی صفات ہے جس سے حسن وانس، چرند وپرند، نباتات ، جمادات الغرض ساری کائنات والہانہ وابستگی رکھتی ہے۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں

شیخ عارف ابو محمد شادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ خلیفہ بغداد نے دعوتِ ولیمہ کی اور سارے بزرگوں کو بلایا۔ جناب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شیخ عدی بن مسافر، شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما دعوت میں حاضر نہ ہوئے۔ خلیفہ سے کہا گیا کہ اور تو سب بزرگ شامل ہوئے لیکن یہ تین حضرات حاضر نہیں ہوئے۔ خلیفہ نے کہا پھر تو کوئی مزہ نہ آیا۔ دربان سے کہا کہ جا ان بزرگوں کو ان کے مقامات سے بلا کر لا۔ راوی کہتا ہے میں اُس وقت خدمت غوثیہ میں حاضر تھا۔ اجناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جا حلیہ کی مسجد میں شیخ عدی معدود آدمیوں کے بیٹھے ہیں انہیں کہہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو بلاتے ہیں۔ پھر مقبرہ شونیزیہ میں وہاں شیخ احمد رفاعی دو مردوں کے ساتھ میں گے انہیں بھی یہی پیغام دے میں گیا عین ایسا ہی اُن دونوں کو وہاں پایا۔ وہ آپ کا پیغام سن کر اُسی وقت کھڑے ہوئے اور خدمت میں حاضر ہوئے سلام کر کے بیٹھ گئے۔ عین اُسی وقت خلیفہ کا قاصد جناب کی خدمت میں پہنچا دیکھا تو تینوں حضرات وہاں موجود ہیں جن کو طلب کرنے آیا تھا بڑا خوش ہوا کہ تینوں ایک ہی مقام پر مل گئے۔ سلام کے بعد خلیفہ کا پیغام دیا تینوں حضرات اُٹھے خلیفہ راستہ میں آملا اس نے کہا اے میرے سردار بادشاہ رعیت پر گزرے تو رعایا اس کے لئے ریشمی کپڑا بچھاتی ہے۔ آپ بادشاہ ہیں میں آپ کا غلام حکم دیں میں ریشم کی چادریں بچھا دوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان پر چل کر آئیں اس کی درخواست منظور ہوئی یہ تینوں دین کے چاند گزر رہے تھے۔ جب کھانا کھا کر واپس لوٹے تو رات بڑی اندھیری تھی جناب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس درخت یا دیوار یا پتھر کے پاس سے گزرتے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرماتے وہ چاند جیسے روشن ہو جاتا اس کی روشنی ختم ہوتی تو دوسری شے روشن ہو جاتی اور آپ آگے آگے تھے باقی سب پیچھے۔ (بہجۃ الاسرار)

## سوال

بہجۃ الاسرار تو ایک ملفوظ کا مجموعہ ہے اس سے کب ثابت ہوتا ہے کہ ڈالیاں جھومتی، بلبلیں جھولتی، گاتی ہیں اور جو تم نے واقعہ پیش کیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ یہی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت کا ثبوت ملتا ہے علاوہ ازیں بہجۃ الاسرار میں غلط باتیں درج ہیں اور سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایسے مبالغے ہیں جو شایانِ خدا ہیں۔

## جواب

مذکورہ مناقب کون سے عقائد ہیں کہ جن کے لئے نصوص قطعیہ چاہئیں فضائل ومناقب اور کمالاتِ ولی کامل مذکور جن کے ہیے مستند کتب کی نقل کافی ہے اور بہجۃ الاسرار کو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ کمالات کے ذکر میں

اسلاف صالحین رحمہم اللہ نے سند مانا ہے۔ کشف الظنون جو کتب و تصانیف کے تعارف میں بہترین تصنیف ہے اس کا حوالہ ملاحظہ ہو۔ کتاب مذکور میں علامہ چلپی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ

اقول المبالغات التي عزيت اليه مما لا يجوز علے مثله وقد تتبعها ولم احد فيها نقلا الاوله فيه متابعون و غالب ما اورده فيها بهته اليافعي في اسنى المفاخر و في نشر المحاسن وروض الرياحين وشمس الدين الزكي الحلبي ايضا في كتاب الاشراف واعظم شيء نقل عنه انه احي الموتى كاحيائه الدجاجة ان هذه القصة نقلها التاج الدين السبكي ونقل ايضاً عن ابن الرفاعي و غيره وانى لغبي جاهل حاسد ضيع عمره في فهم مافي السطور وقنع بذلك عن تزكية النفس واقبالها على الله سبحانه وتعالى ان يفهم مايعطي الله سبحانه وتعالى اولياءه من التصريف في الدنيا والاخرة ولهذا قال الجنيد التصديق بطريقتنا ولاية كشف الظنون عن اسامي الكتب والفنون. (جلد ا صفحہ ۲۰۲)

میں کہتا ہوں ایسے مبالغے کون سے ہیں جو آپ سے منسوب کر دیے گئے ہیں اور ان کا اطلاق آپ پر جائز نہیں ہے؟ چنانچہ تلاش کر کے مجھے ان میں کوئی نقل ایسی نہیں ملی جس میں وہ دوسروں سے جدا اور ممتاز نہ ہوں۔ حصہ شیران عادات کا جن کو صاحب بہجۃ الاسرار نے ذکر کیا ہے، یہی ہے جسے امام یافعی نے اسنی المفاخر اور نشر المحاسن اور روض الریاحین میں اور شمس الدین بن الزکی الحلبی نے بھی کتاب الاشراف میں نقل کیا ہے اور بڑی سے بڑی شے جو آپ سے منقول ہے یہ ہے کہ آپ نے مردوں مثلاً مرغی کو زندہ کر دیا۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! اس قصے کو امام تاج الدین سبکی نے نقل کیا ہے اور ابن الرفاعی رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو دنیا و آخرت میں جو تصرف عطا فرمایا ہے اسے وہ غبی و جاہل اور حاسد کیونکر سمجھ سکتا ہے جس نے عمر کتب کے سمجھنے میں ضائع کی اور تزکیہ نفس اور اللہ کی طرف توجہ کو چھوڑ اسی پر قناعت کی۔ اسی لئے سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے طریقہ کی تصدیق ولایت ہے۔ احادیث مبارکہ اگلے اوراق میں عرض کروں گا جن سے ثابت ہے۔ اولیاء کرام کے ساتھ حیوانات، نباتات اور اجسام و اشجار کو کتنا پیار اور محبت ہے اور انہیں ان کے ساتھ کتنی عقیدت و نسبت ہے اور اس کے ثبوت میں چند واقعات بھی پیش کیے جائیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

**نوٹ**

یاد رہے کہ اولیاء انبیاء علی نبینا علیہم السلام نائبین خدا ہوتے ہیں اس لئے جملہ مخلوق ان کی تابع ہوتی ہے۔ حضرت شیخ

سعدی قدس سرہ کی حکایت مشہور ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں سرزمین رودبار (فارسی میں ایسی زمین کو رودبار کہا جاتا ہے جہاں نہروں کا جال بچھا ہوا ہو حضرت سعدی کے زمانے میں ایک خاص بستی کا نام بھی تھا) میں تھا کہ اچانک ایسا شخص میرے سامنے آ گیا جو چیتے پر سوار تھا میری نگاہ اُس پر پڑی تو میں تھر تھر کانپنے لگا۔ اس شخص نے میری یہ حالت دیکھی تو مسکراتے ہوئے بولا اے سعدی مجھے چیتے پر سوار دیکھ کر حیران نہ ہو اگر تو بھی خلوصِ دل سے اللہ کے حضور میں اطاعت جھکا دے اور اس کے احکامات کے مطابق زندگی گزارے تو تیرا حکم بھی کوئی نہ ٹالے اس طرح سب تیرے فرمانبردار بن جائیں جو خدا کی اطاعت کرتا ہے دوسرے اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

گیت کلیوں کی چٹک غزلیں ہزاروں کی چہک

باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانہ تیرا

## حل لغات

گیت، گانا، راگ۔ کلیوں، کلی کی جمع، غنچے بغیر کھلے ہوئے پھول۔ چٹک، کلی کے کھلنے کی آواز۔ غزلیں، نظم کی ایک خاص قسم، چہک۔ چہکنا، چہچہانا، خوش الحانی میں بولنا۔ سازوں، ساز کی جمع، باجا۔ بجتا ہے، آواز نکلتی ہے۔ ترانا، ایک خاص لے اور سُر۔

## شرح

چمنستان عالم میں غنچوں کے کھلنے کی آوازیں ترنم و نغمہ میں اور بلبلوں کا چہچہانا چمن کی غزل سرائی ہے۔ دراصل یہ دونوں چیزیں چمن کے باجے "مزامیر" ہیں اور ان ہی باجوں میں اے عرب کے محبوب ایک خاص سُر اور لے کے ساتھ ایک خاص آواز سنائی دیتی ہے جس میں آپ کا ترانہ محبوبیت ہوتا ہے۔

## احادیث مبارکہ

حسب عادت بعض کند مزاج اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے ان اشعار کو مبالغہ پر محمول کریں گے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اشعار مبنی بر حقیقت ہیں جن کا ثبوت مندرجہ ذیل روایات سے ملتا ہے

عن ابی امامة الباهلی قال ذکر رسول اللهﷺ رجلان احدهما عابد والاخر عالم فقال رسول اللهﷺ فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول الله تعالی علیه وسلم ان الله وملئکته واهل السموت والارض حتی النملة فی جحرها وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر۔ (ترمذی، مشکوۃ)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو مردوں کا ذکر ہوا ان میں سے ایک عابد تھا دوسرا عالم تو سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر۔ پھر حضور نے فرمایا کہ لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر خدا تعالیٰ رحمت کرتا ہے اور اس کے فرشتے نیز زمین و آسمان کے رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں پانی میں اس کے لئے دعائے خیر کرتی ہیں۔

عن كثير بن قيس قال كنت جالسا مع ابى الدرداء فى مسجد دمشق فجاءه رجل فقال يا ابا الدرداء انى جئتك من مدينة الرسول ﷺ لحديث بلغنى انك تحدثه عن رسول الله ﷺ ماجئت لحاجة قال فانى سمعت رسول الله ﷺ يقول من سلك الله به طريقاً من طرق الجنة وان الملئكة لتضع اجنحتها رضاً لطالب العلم وان العالم يستغفر له من فى السموت ومن فى جوف الماء وان فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر

(ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا تو ایک آدمی نے آ کر کہا اے ابودرداء میں شہر رسول اللہ ﷺ کے شہر مدینہ منورہ سے یہاں آیا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی حدیث سنی ہے آپ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں میں کسی اور کام کے لئے نہیں آیا ہوں۔ حضرت ابوالدرداء نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علم دین حاصل کرنے کے لئے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان اور زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لئے دعائے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور علماء انبیاء کرام کے وارث و جانشین ہیں۔ انبیاء کرام کا ترکہ دینار و درہم نہیں ہیں انہوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔

## تبصرہ اویسی غفرلہ

روایت سے عمومی حیثیت مدنظر رکھ کر حیوانات اور اشجار وغیرہ کا علماء کی استغفار وغیرہ ہمارے دلائل میں ہے اور علم کلام میں ثابت ہوگا کہ ان کا ادراک اور کلام مبنی پر حقیقت ہے۔ خلافاً للمعتزلہ اہل سنت کے دلائل میں آیاتِ ذیل پیش کی

جاتی ہیں۔

**(۱) کل قد علم صلاتہ وتسبیحہ .**

ہر ایک نے صلاۃ وتسبیح کو جان لیا (ادراک کیا)

**(۲) وان من شئی لا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم**

ہر شے تسبیح کہتی ہے لیکن تم نہیں سمجھتے۔

**(۳) یسبح مافی السموت وما فی الارض.**

اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتے ہیں وہ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمینوں میں سب خیر وغیرہ۔

اوران کا استغفار برائے علماء کرام کیا ہے وہی گیت جو اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف عالم بلکہ علماء گر اور اولیاء ساز ہیں۔ (وفیہ ولائل من الوہابیہ)

حقیقت یہ ہے کہ عام انسان کو اتنا شعور نہیں جتنا جمادات کو محبوبانِ خدا کی خبر ہے احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے بے شمار ایسے واقعات ملتے ہیں۔

(۱) نبی پاک ﷺ کا ستون حنانہ اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

(۲) شفاء شریف میں ہے کہ حضور ﷺ کی اونٹنی مقدس کا جب باغ سے گزر ہوتا تو درختوں کی ٹہنیاں جھک کر بزبانِ حال عرض کرتیں کہ ہمیں قبول فرمالیں۔

(۳) نبی پاک ﷺ ایک باغ سے گزرے تو کھجور بول پڑی "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" آپ نے اس کا صیحانی نام رکھا۔ (وفاء الوفاء وغیرہ)

صف ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری
شاخیں جھک جھک کے بجالاتی ہیں مجرا تیرا

## حل لغات

صف، قطار۔ سلامی، تعظیماً جھک کر سلام عرض کرنا، نذرانہ، عقیدت پیش کرنا۔ شاخیں، ٹہنیاں۔ مجرا، ادب واحترام۔

## شرح

اے غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے زمین کے درخت جو صف بہ صف کھڑے نظر آتے ہیں آپ کی خدمت

اقدس میں نذرانہ عقیدت وعظمت پیش کرتے ہیں اور درختوں کی ٹہنیاں جھک جھک کر آپ کا ادب واحترام بجالاتی ہیں۔

## تبصرہ اویسی غفرلہ

یہ شعر بھی مذکورہ بالا شعر کی طرح ہے اور ان کے آداب بجالانے میں ان کرامات کی طرف اشارہ ہے جو اولیاء کرام سے ان اشیاء میں صادر ہوتی ہیں۔ فقیر نے ''تصرفات اولیاء فی رد منکرین'' میں ذکر کر دیا ہے۔ چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

آگ کا کام جلانا ہے اور پیدا بھی اسی لئے کی گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے انبیاء ورسل علیٰ نبینا علیہم السلام کا ادب خود سکھایا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہمارے دعویٰ کی بین دلیل ہے۔ چنانچہ قرآن شاہد ہے کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام آگ میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے فوراً آگ کو فرمایا

یٰنار کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراهیم۔ (پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء، آیت ۶۹)

یہی وجہ ہے کہ آج تک آگ نبی اکرم ﷺ اور ان کے سچے وارثین اولیاء کرام بلکہ اسلام کی ہر مقدس شے کی تعظیم وتکریم اور ادب بجالاتی ہے۔ چند مشاہدات پڑھئے

## حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دسترخوان

حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا انس بن مالک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں کچھ مہمان آئے۔ آپ نے انہیں کھانا کھلایا جب وہ کھانا کھا چکے تو سالن وغیرہ کے لگ جانے سے دسترخوان زرد اور میلا ہو گیا آپ نے خادمہ سے فرمایا کہ اس دسترخوان کو تنور میں ڈال دے۔ حسب ارشاد اس نے دسترخوان کو تنور میں ڈال دیا تنور آگ سے پُر تھا لیکن خدا کی قدرت دسترخوان کو آگ نے گزند نہ پہنچایا بلکہ کچھ دیر کے بعد جب اسے تنور سے نکالا گیا تو صاف وسفید اور میل کچیل سے پاک ہو چکا تھا۔ مہمان حیرت کے سمندر میں ڈوب گئے اور عرض کرنے لگے کہ اس دسترخوان میں کون سی خاصیت ہے جس وجہ سے اس پر آگ اثر نہ کر سکی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا

گفت زانکہ مصطفیٰ دست ودہاں
بس بمالید اندریں دسترخوان

نبی کریم ﷺ نے بار بار اس دسترخوان سے اپنا منہ مبارک اور دست اقدس پونچھا ہے اس کی برکت سے اس پر آگ اثرانداز ہونے سے عاجز ہے۔ (مثنوی شریف دفتر سوم)

اس کی مزید تشریح فقیر کی کتاب ''صدائے نَے شرح مثنوی'' میں دیکھئے۔

## سیدہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روٹیاں

حضور سرورِ عالم ﷺ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اس وقت حضرت خاتونِ جنت تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے از راہِ شفقت ومحبت ارشاد فرمایا کہ بیٹی تو آرام کر تنور میں روٹیاں میں لگاتا ہوں۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس رحمت بھرے ارشاد کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے کچھ روٹیاں تنور میں لگائیں خدا کی قدرت باقی سب روٹیاں پک گئیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی لگائی ہوئی روٹیاں جوں کی توں کچی رہیں۔ سیدہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حیران ہو کر عرض کیا کہ حضور آپ والی روٹیاں پکتی کیوں نہیں آپ نے جواباً ارشاد فرمایا

اے فاطمہ عجب مدار آں نانہا شرف مساس دست یافت وہرچہ دست ما آں را مساس نماید آتش اثر نکند۔

اے فاطمہ تعجب نہ کر ان روٹیوں نے ہمارے ہاتھ سے چھوئے جانے کا شرف حاصل کیا ہے اور جس چیز کو ہمارا دست کرامت چھوئے اس پر آگ کا اثر نہیں ہوسکتا۔

شیخ المحدثین علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعہ کو ذکر فرما کر یہ ثابت کیا ہے کہ فتح مکہ مکرمہ کے موقع پر کعبہ معظمہ کی بلندی پر نصب کئے ہوئے بتوں کو سرکار ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس لئے نہیں گرایا تھا کہ بتوں نے حسبِ ارشادِ قرآنی جہنم میں جلنا ہے اگر آنحضرت ﷺ اپنے دستِ اقدس سے انہیں گراتے تو ان پر جہنم کی آگ بھی اثر نہ کر سکتی بایں وجہ آپ نے حضرت شیرِ خدا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا تھا کہ میرے کندھے پر سوار ہو کر تم ان بتوں کو گراؤ۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲، صفحہ ۲۹۶،۹)

## آگ نے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کا ادب کیا

تاریخ کشمیر کی ایک کتاب میں بتایا گیا ہے کہ درگاہ حضرت بل سے نبی پاک ﷺ کا جو موئے مبارک گم ہوا ہے اسے آگ جلانے سے قاصر ہے۔ یہ کتاب ایک نامور کشمیری مورخ غلام محی الدین صوفی مرحوم نے لکھی ہے جس نے بتایا گیا ہے کہ کشمیر کے ایک حکمران نے ایک بار موئے اقدس کو آزمائش کے طور پر جلتی آگ میں ڈال دیا جس سے اسے ذرہ بھر گزند نہیں پہنچی تھی۔ مورخ نے مزید بتایا کہ موئے مبارک ۱۶۹۹ء بمطابق ۱۱۱۱ھ کو مدینہ منورہ سے بیجاپور لایا گیا تھا جب کہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر ہندوستان پر حکمرانی کرتے تھے۔ (نوائے وقت لاہور ۲۶ جنوری ۱۹۶۴ء)

**فائدہ**

موئے مبارک تو سرکارِ دو عالم ﷺ کا جزوِ شریف ہیں اس کو گزند پہنچانے سے آگ کیوں نہ قاصر ہو یہ بیچاری تو ایسی چیز کو بھی گزند پہنچانے سے قاصر ہے جسے نبی مکرم ﷺ کے دستِ کرامت نے صرف مس فرمایا اور اسے جزو بننے کا شرف حاصل نہ ہوا جیسا کہ ہم نے پہلے واقعات لکھے ہیں۔

## ازالہ وہم

ممکن ہے کہ بعض اذہان میں وہم پیدا ہو کہ بات دائرہ امکان میں نہیں تو پھر ہم کیسے مانیں کہ واقعہ ایسا ہوا ہو۔ اس وہم کو یوں زائل کیا جا سکتا ہے کہ یہ معجزہ رسول ﷺ ہے اور معجزہ ہوتا ہی ہے جو دائرہ امکان سے خارج ہو اور معجزہ رہتی دنیا تک قائم و دائم ہے۔

## حضور اکرم ﷺ کے موئے مبارک کا ادب

اسی لئے ہم اہل سنت کے معمولات میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک کی تعظیم تکریم اور آداب بجالاتے ہیں اس لئے کہ حضور نبی پاک ﷺ کے موئے مبارک کی اللہ تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی۔ چنانچہ فرمایا

والضحی والیل اذا یغشی۔ (پارہ ۳۰، سورہ واللیل، آیت ۱)

صاحب روح البیان اس کے تحت فرماتے ہیں کہ الضحی سے کنایہ نور جمال مصطفی ﷺ ہے اللیل سے مراد زلفیں پاک ہیں۔

بوصف رخش والضحیٰ گشت نازل
چو واللیل شد زلف دخال محمد

دوسری جگہ فرمایا

دو چشمی نرگس که ما زاغ البصر خوانند
در زلف عنبر ینش راکه واللیل اذیغشی

## موئے مبارک کے متعلق نبوی ارشاد

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اپنے بال ہاتھ مبارک میں لئے ہوئے فرما رہے ہیں کہ جس نے میرے ایک بال کو بھی تکلیف پہنچائی یعنی اس کی بے ادبی و تحقیر کی اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی۔ (کنز العمال جلد ۶، صفحہ ۲۷)

اور فرمایا کہ جس نے میرے بال کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے دُکھایا اللہ تعالیٰ کو اس نے اذیت پہنچائی اس پر اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کے برابر لعنت فرمائے گا اور اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا۔

## دیگر معجزے

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک کے بال لے کر گھر آئے اور انہیں نہایت تعظیم سے اندر رکھ تھوڑی دیر بعد قرآن پاک پڑھنے کی آواز سنائی دی۔ صدیق اکبر اندر آتے ہیں تب بھی بدستور قرآن پاک کی تلاوت جاری ہے لیکن پڑھنے والا کوئی نظر نہیں آتا تعجب ناک ہوکر ماجرا سناتے ہیں آپ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واقعہ سن کر مسکرائے اور فرمایا ملائکہ میرے بال کی حاضری دے کر قرآن پڑھتے ہیں۔

(جامع المعجزات صفحہ۲۳)

نمونہ کے طور پر تبرک کے طور پر عرض کیا گیا ہے تاکہ کند مزاج سمجھ جائے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت بیان فرمائی ہے۔

نہیں کس چاند کی منزل میں تیرا جلوۂ نور
نہیں کس آئینہ کے گھر میں اجالا تیرا

## حل لغات

نہیں، برائے استفہام اقراری۔ چاند، ماہتاب، مجازاً روشن ضمیر ولی۔ منزل، درجہ، گھر، جلوہ، دیدار، نمائش۔ آئینہ، جس میں زیب و زینت دیکھی جائے، شیشہ، آئینہ کا گھر بمعنی شیش محل وہ مکان جس میں ہر طرف شیشے جڑے ہوئے ہوں مجازاً روشن سینہ۔

## شرح

کسی ماہتاب یعنی بلند سے بلند درجہ والا روشن ضمیر ولی ایسا نہیں ہے جس میں آپ کا نور نہ جھلکتا ہو اور کوئی روشن سینہ نہیں جس میں آپ کی روشنی نہ پائی جاتی ہو۔ آپ ہی کا نور ولایت دنیا بھر کے اولیاء کاملین کو عطا ہوا ہے جس سے وہ خود روشن ہیں اور دوسروں کو بھی روشن فرماتے ہیں۔

جملہ سلاسلِ اولیاء کے علاوہ آج بطریقۂ اُویسیہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض جاری ہے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی فیضِ اُویسیہ کی ایک جھلک ہے بلکہ اب بھی سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دعویٰ آپ کے مزار پر جلی قلم سے لکھا ہے کہ کوئی سالک میرے پاس آئے میں اسے سلوک

کے منازل طے کراؤں گا اور سینکڑوں بندگانِ خدا حضرت سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیض سے بہرہ ور ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

## حل لغات

گلستان (فارسی) باغ، چمن۔ فصلِ بہاری، موسم بہار لانے والا، مراد غوث پاک۔ نیاز، ضرورت۔ سلسلہ، زنجیر، خاندان۔

## شرح

اے غوثِ پاک آپ موسمِ بہار ہیں اور کوئی چمن یعنی دنیا کا کوئی ولی ایسا نہیں ہے جس کو آپ کی توجہ کے موسمِ بہار کی ضرورت نہ ہو اور سارے سلسلے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ وغیرہ ان سب میں آپ ہی کا فیض کارفرما ہے۔

## چودھویں پندرھویں صدی کے جہلاء صوفی اور پیر

یہ مسلم ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیرانِ پیر ہیں یعنی سب کے مرشد برحق بلکہ ولایت کنندہ ہیں خواہ وہ کسی سلسلہ کا ولی ہو۔ چشتی، سہروردی، نقشبندی، اُویسی وغیرہ وغیرہ یہ نہیں کہ آپ صرف قادریہ سلسلہ کے سرتاج ہیں اور بس۔ نہیں آپ کے ہاتھ مبارک میں ہے ولایت کا قلمدان جب تک آپ کی مہر ثبت نہ ہو یعنی آپ جب تک کسی کو ولایت عطا نہ فرمائیں وہ ولی نہیں بن سکتا۔ تفصیل فقیر نے پہلے عرض کر دی ہے چند حوالہ جات یہاں مناسبت کے طور پر پیش کر دوں تاکہ کسی غلط کار کو پھسلانے کا موقع نہ ملے۔

## شیخ عمر البزاز علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوں کے سردار ہیں اور اولیاء اللہ کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ مبارک میں ہے۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۷۷)

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

میرے خیال میں اس مسئلہ میں کسی بھی صاحب طریقت کو اختلاف نہ ہوگا سوائے چند متعصبین کے اس طویل بحث کو فقیر سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال کے اکتفا کرتا ہے جنہیں جملہ اہل طریقت نے سید الطائفہ مانا ہے۔

## سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک دن عالمِ کیف میں سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے

"قدمه علیٰ رقبتي قدمه علی رقبتي"

اس کا قدم میری گردن پر اس کا قدم میری گردن پر۔

یہ حالت سن کر لوگ حیران ہوگئے۔ عالم کیف کے افاقے کے بعد دریافت کیا تو فرمایا کشفِ باطن کے ذریعہ مجھے معلوم ہوا کہ پانچویں صدی میں عارفوں کا تاجدار پیدا ہوگا جو مشیت ایزدی کا اشارہ پا کر ارشاد فرمائے گا

قدمي هذا رقبتي كل ولي الله

میرا یہ قدم سارے اولیاء کی گردن پر ہے۔

اضطرابِ شوق میں آج ہی اس کی جلالتِ شان کے آگے میری گردن خم ہوگئی اور عالم کشف میں یہ الفاظ بے ساختہ میری زبان سے جاری ہوئے۔ (نزہۃ الناظر)

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام

باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

## حل لغات

راج کرنا، حکومت کرنا۔ خدام، جمع خادم، میاں، مرید اور نام لیوا مراد ہے۔ باج، خراج، محصول۔ نہر، کسی دریا سے نکالی ہوئی شاخ مجازاً فیض حاصل کرنے والا شاگرد۔ دریا، ہمیشہ بہنے والی بڑی نہر، مجازاً فیض دینے والا استاذ کامل۔

## شرح

اے سید الاولیاء کون سا ایسا شہر ہے جس میں آپ کے دریا کے خدمت گزار اولیاء کرام حکومت نہیں کرتے اور کون سا ایسا نالہ ہے جس سے آپ کا دریا محصول نہیں حاصل کرتا۔ نہر کے محصول سے مراد ولیوں کا فیض یافتہ اور احسان مند ہونا ہے اور دریا سے مراد خود فیض دینے والے حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی ہے اسی سے بالواسطہ اور

بلاواسطہ ہر جگہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا "من حیث الولایۃ" راج ہے اور یہ نہ مبالغہ ہے اور نہ محض بر عقیدت ہے بلکہ حقیقت ہے کیونکہ دنیا کا نظام تین طریقوں سے چل رہا ہے۔

(۱) اہل معرفت (اولیاء) کی نگاہ

(۲) اہل شریعت (علماء) کی خدمتِ خلق سے

(۳) اہل حکومت (شاہان اسلام) کی سیاست (حضور غوث اعظم ان تینوں کے سربراہ ہیں)

## غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین طرے

شیخ موصلی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے خواب میں سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کو ان کے اپنے مدرسہ بغداد میں کھڑے دیکھا اور وہ اتنا وسیع تھا کہ بحر و بر کے تمام مشائخ اس میں جمع ہیں۔ شیخ عبدالقادر ایک بلند تخت پر جلوہ فرما ہیں ہر ولی اللہ کے سر پر عمامہ ہے اور ہر عمامہ پر ایک ایک طرہ بعض اولیاء اللہ کے دو طرے تھے لیکن شیخ عبدالقادر کے عمامے کے تین طرے تھے۔ میں اس خواب سے حیران تھا جب بیدار ہوا تو حضرت خضر علیہ السلام کو سرہانے کھڑا دیکھا اور آپ فرما رہے تھے کہ ایک طرہ شریعت کا، ایک طریقت کا اور ایک حقیقت کا۔ (زبدۃ الاسرار صفحہ ۵۵)

## عقلی کائنات

خالقِ کائنات نے دورِ سابقہ قانون بتایا

وقفينا من بعده الرسل.

یعنی ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آتا رہا۔

لیکن چونکہ ہمارے آقا محبوب خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ مسدود تھا اس لئے شریعت مطہرہ کو تھامنے اور مسلم قومیت کا از سر نو زندہ کرنے کے لئے قدرتِ خداوندی نے ایک ایسے برگزیدہ نفس قدسی کو چھانٹ لیا جس نے دنیا کو پھر اسی شاہراہ مستقیم پر چلا دیا جس پر حضور ﷺ امت کو چھوڑ گئے تھے۔ اپنی نیابت میں حضور غوثِ اعظم کو قطبیت و غوثیت کی سندیں عطاء کر کے اولوالعزمی کی پوشاک امور کمالیت کا تاج سر پر رکھ کر اصلاحِ قوم پر مامور فرما دیا۔ اسی لئے آپ قطب الاقطاب، غوث الاغیاث اور مقتدیٰ اولیاءِ عظام ہی ہیں۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ گروہِ انبیاء میں بے مثل و بے نظیر اور سردارِ انبیاء ہیں۔ اسی طرح حضور غوثِ اعظم گروہِ اولیاء میں بے مثل بےنظیر سرتاجِ اولیاء ہیں اور "قدمی ھذا علی رقبۃ کل ولی اللہ" آپ کی ہی شان ہے آپ کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ ہر نبی علیہ السلام میں نبوت کے علاوہ ولایت بھی ہے۔ حضور سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نبوت ختم ہوئی تو ولایت ختم نہ ہوئی صحابہ ثلاثہ

کے بعد ولایت کا باب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوا۔ ان کے بعد نیابت ولایت اہل بیت میں منتقل ہوئی جو آخری امام اہل بیت کے بعد حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتقل کردی گئی سیدنا مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری تک یہ سلسلہ آپ کے قبضہ میں ہے جسے چاہیں ولایت سے نوازیں جسے چاہیں معزول فرمائیں۔

مزرعِ چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

## حل لغات

مزرع، کھیت۔ چشت، ایک گاؤں کا نام جہاں سے سلسلہ چشتیہ کی ابتداء ہوا۔ بخارا، ماورئ النہر یعنی ترکستان کے ایک مشہور و معروف شہر کا نام۔ حضرت امام بخاری، صحیح بخاری شریف کے مؤلف امام اسمٰعیل وہیں کے رہنے والے تھے یہاں چاروں سلسلوں میں سے ایک سلسلہ نقشبندی کے بانی حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندیہ علیہ الرحمۃ مراد ہیں۔ یہ بزرگ بھی وہیں کے رہنے والے تھے عراق مراد ہے سلسلہ سہروردیہ کے بانی حضرت خواجہ شہاب الدین شافعی سہروردی علیہ الرحمۃ سہروردیہ کے رہنے والے تھے جو عراق میں ہے۔ اجمیر، راجپوتانہ کے ایک مشہور شہر کا نام ہے جہاں تبلیغ کے لئے حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے گئے اور وہیں اپنا مرکز بنایا اور وہیں آپ کا وصال ہوا آپ کا مزارِ مقدس آج تک مرجع خلائق ہے آپ حضرت عثمان ہارونی چشتی علیہ الرحمۃ کے خلیفۂ خاص تھے۔ کشت، کھیت۔ جھالا، موسلا دھار بارش۔

## شرح

چشت اور بخارا اور عراق اور اجمیر شریف وغیرہ جتنی بھی جگہیں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے پیدا فرمائے ہیں یہ سب جگہیں اے غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے فیضانِ کرم سے سیراب ہیں۔

## چشت

چشتیہ سلسلہ اسی بستی مبارک کے نام سے منسوب ہیں اگرچہ ہمارے ملک ہندو پاکستان میں اس کی شہرت حضور غریب نواز سیدنا اجمیری قدس سرہ کی وجہ سے ہوئی اور حضور غریب نواز ہوں یا ان کے شیخ یا ان کے شیخ المشائخ سب نگاہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معمور ہیں چنانچہ حضور فرید الملت والدین حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف قدس سرہ سے سوال ہوا کہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب رقبہ ہیں تو آپ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ

اس وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال ہوگی اور یہ عمر ان کی ابتدائے سلوک کی ہے ہاں اگر آپ کے شیخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ اصحاب رقبہ ہوں تو عجب نہیں اگر آپ بھی نہ ہوں تو آپ کے شیخ حضرت حاجی شریف زندنی قدس سرہ اصحاب رقبہ ہوں گے۔

## فائده

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مراد اصحاب رقبہ سے یہ ہے کہ غوث اعظم کے روبرو سر جھکایا یا غائبانہ (روحانی طور )اور حضرت غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دورانِ اعلان کم عمر تھے لیکن ہم کہتے ہیں کہ سر جھکایا ضرور خواہ بعد کو یا اسی کم عمری میں۔ چنانچہ حضرت علامہ فیض احمد صاحب مدظلہ نے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دنوں خراسان کے پہاڑوں میں مجاہدات وریاضات میں مشغول تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روحانی طور پر جناب غوث الاعظم کا مندرجہ بالا ارشادِ گرامی سن کر اپنی گردن اس قدر خم کی کہ پیشانی زمین کو چھونے لگ گئی اور عرض کی

"قد ماک علیٰ راسی وعینی"

آپ کے دونوں قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہوں۔

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس اظہارِ نیاز سے متاثر ہو کر مجلس میں فرمایا کہ سیدنا غیاث الدین کے صاحبزادے نے گردن جھکانے میں سبقت کی ہے جس کے باعث عنقریب ولایتِ ہند سے سرفراز کیے جائیں گے۔

## شیخ صنعان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انکار وتوبہ

اصفہان کے ایک ولی اللہ شیخ صنعان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جناب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم عصر تھے دریائے علم وعرفان کے زبردست شناور تھے اور کرامات وخوارق ان سے بکثرت سرزد ہوتے تھے۔غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذکورہ بالا فرمان روحانی طور پر انہوں نے بھی سنا مگر آں جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبۂ کمال پہچاننے میں ٹھوکر کھا جانے کے باعث گردن خم کرنے میں متامل ہوئے جس پر اسی وقت ان کی ولایت وبصیرت سب ہوگئی اور تہی دامن ہو جانے کی وجہ سے ایمان بھی خطرے میں پڑ گیا۔ بالآخران کے ایک ارادت مند کی عاجزی وخدمت گزاری کے باعث جناب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متوجہ ہو کر انہیں کفر سے بچالیا اور توبہ کرنے پر منصب بحال ہوا۔

## فائده

یہ اشعار دراصل "قدمی ھذہ علی رقاب اولیاء اللہ" کی تفسیر ہیں جنہیں مختلف پہلوؤں سے بیان کیا

جارہا ہے۔

## قدمی علی رقبۃ الخ کا مفہوم

جنابِ غوثِ اعظم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے ان الفاظ کے متعلق یہ تو سبھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ بحکم الٰہی کہے گئے تھے مگر وسعت فرمان کے معاملہ میں موجودہ دور کے بعض حضرات نے اختلاف کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ آپ کا یہ فرمان صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص تھا کیونکہ اولیائے متقدمین میں مختلف حضرات صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اوراولیائے متاخرین میں حضرت امام مہدی بھی شامل ہیں لیکن اکثریت اوراکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس قول کے تحت آپ کے زمانے کے اولیائے حاضر وغائب کے علاوہ تمام اولیائے متقدمین ومتاخرین بھی آتے ہیں اور اولیاء سے مراد وہ ولی اللہ ہیں جو اصحاب و ائمہ اہل بیت وغیرہ کے مختص ناموں سے منسوب نہیں۔ مزید تفصیل فقیر کی کتاب ''قدم غوث ہی برگردن ہر ولی'' میں ہے۔

اور محبوب ہیں ہاں پر سبھی یکساں تو نہیں

یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

## حل لغات

اور، دوسرے کثرت سے۔ محبوب، پیارے دوست۔ ہاں، بیشک۔ پر، لیکن۔ سبھی، سب ہی سب کے سب یکساں، برابر مساوی۔ یوں تو، اس طرح تو۔

## شرح

اللہ تعالٰی کے بے شمار پیارے اوردوست ہیں لیکن یقیناً سب برابر اور مساوی نہیں ہیں۔ ان کے مقابلے میں آپ کا درجہ اللہ تعالٰی نے سب سے زیادہ بلند فرمایا ہے یہاں تک کہ آپ سے جو پیار و محبت رکھنے والے ہیں وہی محبوبانِ الٰہی ہیں اور جس نے آپ کو نہ چاہا وہ مردودِ بارگاہِ الٰہی ہے کیونکہ آپ کو ہی اللہ تعالٰی نے منبع ولایت اور سید الاولیاء والاقطاب بنایا ہے لہٰذا بڑے سے بڑا بزرگ آپ کے زیر سایۂ عاطفت ہوتا ہے۔

## ردِ غلاۃ

اس شعر میں اس بیوقوف غالی کا رد ہے جس نے حضور نظام الدین اولیا کو محبوب الٰہی کے لقب کی وجہ سے کہہ دیا ہے کہ آپ حضور محبوب سبحانی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے افضل ہیں۔ اس کی تشریح وتردید آگے چل کر عرض کروں گا یہاں چندان

محبوبوں کی باتیں پڑھ لیں جو محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاہنے والے ہیں۔

## عیسیٰ علیہ السلام اور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چاہنے سے مراد کسی سے پیار اور محبت خواہ چاہنے والا افضل بھی ہو۔اسی لئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ آپ کا ہر چاہنے والا محبوب ہے لیکن آپ کی شان نرالی ہے کہ آپ کو بھی چاہتے۔متعدد کتابوں میں ہے کہ ایک دفعہ ایک راہب جس کا نام سنان تھا آپ کی مجلس میں آیا اور آپ کے دستِ مبارک پر اسلام سے مشرف ہوا۔اس نے عام مجمع میں کھڑے ہوکر بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا شخص ہوں میرے دل میں اسلام کا شوق پیدا ہوا میں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ جو شخص اہل یمن میں سب سے زیادہ متقی پرہیزگار متدین متشرع اور افضل ہوگا میں اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا میں اس فکر میں تھا کہ مجھے نیند آگئی میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا اے سنان! تم بغداد جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو کیونکہ وہ اس وقت روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

شیخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح ایک دفعہ مجلس وعظ میں تیرہ عیسائی آپ کے دستِ مبارک پر مشرف باسلام ہوئے ان عیسائیوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نصاریٰ عرب ہیں ہم مسلمان ہونا چاہتے تھے مگر متردد تھے کہ کس کے ہاتھ پر ایمان لائیں اسی اثناء میں ہاتف نے پکار کر کہا کہ تم لوگ بغداد میں جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو کیونکہ اس وقت جس قدر ایمان تمہارے دلوں میں ان کی برکت سے بھرا جائیگا اس قدر ایمان تمہارے قلوب میں بھرا جانا اور کسی جگہ ممکن نہیں۔ (مرآۃ الجنان از امام یافعی، قلائد الجواہر صفحہ ۱۹ وغیرہ)

## ملائکہ چاہنے والے

منقول ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں نے حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ آپ ولی اللہ ہیں جواب دیا کہ میں دس برس کا تھا گھر سے مدرسے جاتے وقت دیکھتا کہ فرشتے میرے ساتھ چل رہے ہیں پھر مدرسہ میں پہنچنے کے بعد وہ فرشتے دوسرے لوگوں سے کہتے ولی اللہ کے لئے جگہ دو۔

ایک دن مجھے ایسا شخص نظر آیا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے ایک فرشتہ سے پوچھا یہ کون لڑکا ہے جس کی اتنی عزت کرتے ہو اس فرشتے نے جواباً کہا یہ ایک ولی اللہ ہے جو بہت بڑے مرتبہ کا مالک ہوگا راہِ طریقت میں یہ وہ شخصیت ہے جسے بغیر روک ٹوک کے نعمتیں دی جارہی ہیں اور بغیر کسی حجاب کے تمکین وقرار عنایت ہورہا ہے اور بغیر کسی حجت کے تقرب مل رہا ہے۔الغرض چالیس سال کی عمر میں میں نے پہچان لیا کہ پوچھنے والا اپنے وقت کا ایک ابدال تھا۔

## شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں کہ ایک وقت آنے والا ہے جب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ عارفین میں ان کی وقعت ومنزلت زیادہ ہوگی اور ان کا ایسے مرتبہ پر پہنچ کر انتقال ہوگیا جب کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے نزدیک تمام زمین پر ان سے زیادہ کوئی محبوب اور مقبول نہیں ہوگا آپ کے مراتب کو کون پہنچ سکتا ہے جب کہ آپ کے دائیں طرف شریعت کا سمندر بائیں طرف حقیقت کا سمندر جس میں سے آپ چاہیں فیض یاب ہوں آپ کی نظیر کوئی نہیں ہے۔

## وعظ

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہفتے میں قریباً تین بار مجلسِ وعظ منعقد فرماتے تھے۔ وعظ کیا ہوتا تھا علم وحکمت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا تھا۔ لوگوں پر وجدانی کیفیات طاری ہوجاتی تھیں، بعض اپنے گریبان چاک کر لیتے اور کپڑے پھاڑ لیتے تھے اور بیہوش ہوجاتے تھے، کئی مرتبہ لوگ بحالتِ بے ہوشی واصلِ بحق ہوجاتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں علاوہ رجال الغیب، جنات، ملائکہ اور ارواحِ طیبہ کے عام سامعین کی تعداد ستر ستر ہزار تک پہنچ جاتی تھی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز دور ونزدیک بیٹھے ہوئے سب لوگ یکساں سنتے۔ اس دور کے اکثر نامور مشائخ بالالتزام ان مجلس میں حاضری دیتے تھے آپ سے بکثرت خوارق وکرامات کا ظہور ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجالس کا انعقاد بغداد میں ہوتا مگر آپ کے ہمعصر اولیاء اللہ یعنی حضرت شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طفسونجی اور شیخ عدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بن مسافر وغیرہم اپنے اپنے شہروں میں اسی وقت پر اپنے اپنے ارادت مندوں اور شاگردوں کے ہمراہ دائرے بنا کر بیٹھ جاتے اور نہ صرف حضرت غوثِ اعظم کے مواعظ سنا کرتے بلکہ انہیں قلمبند بھی کرتے پھر جب کبھی بغداد آنے کا موقع ملتا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں قلمبند شدہ تحریرات کے ساتھ موازنہ کرتے تو سرمو فرق نہ پایا جاتا۔

## فائدہ

حضرت احمد رفاعی قدس سرہ چاہنے والوں میں ہیں تو ان کا مرتبہ کیا ہے۔

## تعارف

آپ حضرت غوثِ پاک کے ہمعصر ہیں اور آپ وہی ہیں جن کے لئے رسول اکرم ﷺ نے قبر انور سے اپنا ہاتھ مبارک باہر نکالا تو آپ نے ہزاروں کے مجمع میں سلام کا جواب بھی سنا اور چوما بھی۔

مولوی اشرف علی تھانوی آپ کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر ایک بزرگ

ہیں حضرت سید احمد کبیر رفاعی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) یہ بہت بڑے اولیاءِ کبار میں سے ہیں مگر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر مشہور نہیں ہوئے۔ (افاضات الیومیہ جلد ۱ صفحہ ۴۰)

امام سیوطی نے فرمایا کہ شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نبی کریم ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر اشعار میں حضور اکرم ﷺ کے دستِ مبارک کو بوسہ دینے کی خواہش کا اظہار عرض کیا تو عرض کرنے پر

فظهرت له يد النبي ﷺ فقبلها

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ہاتھ مبارک نکالا اور انہوں نے بوسہ دینے کا شرف حاصل کیا۔

(تزئین الاسواق جلد ۱ صفحہ ۵۹، الحاوی للفتاوی للسیوطی، ... جلد ۲ صفحہ ۲۹۴، فضائل حج ۲۵۱، ۲۵۲، قلائد الجواہر صفحہ ۱۹۲، ... صفحہ ۲۵ وغیرہ)

اس کو سو فرد سراپا بفراغت اوڑھیں
تنگ ہو کر جو اترنے کو ہو نیما تیرا

## حل لغات

سو، ایک سو، مجازاً بے شمار۔ فرد، لوگ۔ سراپا، سر سے پاؤں تک۔ بفراغت، اطمینان و آرام سے۔ اوڑھیں، بدن کپڑے سے چھپائیں۔ تنگ، چھوٹی۔ اترنے کو ہو، اتارے جانے اور استعمال ترک کرنے کے قابل ہو۔ نیما، چھوٹا جامہ، کپڑا۔

## شرح

اے غوثِ پاک آپ کا متبرک جامہ جو آپ کو چھوٹا ہو گیا ہو اور اسی سبب سے اتار دینے کے قابل ہو چکا ہو اگر آپ اسے اتار دیں تو آپ کی برکت سے وہ تنگ جامہ سینکڑوں لوگ سر سے پاؤں تک نہایت اطمینان اور آرام سے اوڑھ سکیں گے۔

مقصد یہ ہے کہ جس مقام سے آپ گزر چکے ہیں اور جو آپ کی عظمت شان کے آگے تنگ ہو گیا ہے اس میں سو اولیاءِ کرام اطمینان سے رہ سکتے ہیں۔

## مرتبہ غوث جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قطب الابرار حضرت بدیع الدین شاہ مدار قاضی شہاب الدین جونپوری نقل کرتے ہیں کہ بعد اہل بیت اور صحابہ

کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کے رتبہ وراءالوراء سے سوائے ان تینوں ولیوں کے اور کوئی ولی آج تک فائز نہیں ہوا۔

(۱) حضرت خواجہ اُویس قرنی

(۲) حضرت جنید بغدادی

(۳) حضرت بہلول دانا اور وراءالوراء ایک مرتبہ عالی ہے کہ اس سے بلند تر ولایت میں دوسرا درجہ نہیں اور جناب محبوبِ سبحانی اس مرتبہ میں مثل شہنشاہ ہیں نہ کوئی آج تک ایسا پیدا ہوا یہ مرتبہ آپ کی ذاتِ اقدس پر ختم ہو گیا۔

(تحفہ میلاد شریف)

## علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتاویٰ حدیثیہ باب مطلب فی حکم ما اذا قال فلان یعلم الغیب صفحہ ۲۲۲ میں فرمایا

قال الیافعی وروی مسنداً عنه اعنی الشیخ عبدالقادر شیخاً ارسل یقولون له ان لی اربعین سنة فی درکات باب القدرة فما رایتک ثم فقال الشیخ عبدالقادر فی ذلک الوقت لجماعة من اصحابه اذهبوا الی فلان تجدون جماعته فی بعض الطریق ارسلهم الی بکذا فردوهم معکم الیه ثم قولو له یسلم علیک الشیخ عبدالقادر ویقول لک انت فی الدرکات ومن هو فی الحضرة لایری من فی المخدع وانا فی المخدع ادخل واخرج من باب السر حیث لا ترانی بارة ان خرجت لک الخلعة الملاتیة فی الوقت الفلانی علی یدی خرج وهی خلعة الرضا وبامارة خروج التشریف الفلانی فی اللیلة الفلانیة لک یدی خرج وهو تشریف الفتح وبامارة ان خلع علیک فی الدرکات بمحضر اثنی عشر الف ولی وهی خلعة الولایة وهی فرجیة خضراء طرازها سورة الاخلاص علی یدی خرجت لک فانتهوا فوجدوا جماعة ذلک الشیخ فردوهم ثم اخبروه بما ذکره الشیخ عبدالقادر فقال صدق وهو صاحب الوقت التصرف.

امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شیخ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر کہو کہ میں چالیس سال سے درکات قدرت میں ہوتا ہوں لیکن آپ کو نہیں دیکھتا اور اسی وقت حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے چند خادموں کو فرمایا کہ فلاں شیخ کی طرف جاؤ اور اس کے اصحاب کو جو تمہاری طرف بھیجے ہیں راستے میں ملیں ان کو شیخ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ

شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو السلام علیکم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو درکات میں ہے اور جو درکات میں ہوتا ہے وہ درگاہ والے کو نہیں دیکھتا اور جو درگاہ میں ہوتا ہے وہ مخدع والے کو نہیں دیکھتا اور میں آستانہ مخدع میں ہوں جب میں مخفی دروازہ سے آتا جاتا تھا اس نے تو نے مجھے نہیں دیکھا اگر تو اس بات کی تصدیق کرنا چاہتا ہے تو وہ خلعت جو فلاں رات تم کو دی گئی تھی وہ میرے ہی ہاتھ سے دی گئی تھی اور وہ خلعت رضا تھی اور دوسری بات آپ کی تصدیق کے لیے یہ ہے کہ فلاں رات کو جو فتوحات تم کو ہوئیں وہ میرے ہاتھ سے ہی بھیجی گئی تھی اور وہ فتح کا شرف تھا اور تیسری کی علامت یہ ہے کہ درکات میں بارہ ہزار ولی کو خلعت ولایت دی گئی اور وہ سبز خلعت کہ جس کی جیب پر سورہ اخلاص کی تھی میرے ہاتھ بھیجی گئی۔ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خادم اس شیخ کے اصحاب کو راستے میں ملے تو ان کو وہ پہلی شیخ کی خدمت میں لے گئے اور جو پیغام حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا بیان کیا اس شیخ نے کہا

صدق و هو صاحب الوقت والتصريف .

یعنی حضرت شیخ عبدالقادر سلطان الوقت اور صاحب تصرف نے سچ فرمایا۔

## فائدہ

اس مضمون سے ثابت ہوا کہ ولایت کا ہر مرتبہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل اور ان کے ہاتھوں نصیب ہوتا ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض اولیاء کو اس کا علم بھی نہ ہوتا ہو جیسے مذکور ہوا اور اس میں کسی سلسلہ کی کوئی قید نہیں۔ سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہی فرمایا ہے جیسے کہ گزرا۔

## امام شعرانی قدس سرہ

نے الیواقیت والجواہر میں لکھا ہے کہ "قطبیت کے لیے تمام عالم کی حکومت ہوتی ہے دنیا و آخرت کا عالم ایک ہے"

اور لکھا ہے کہ

وهذا لا مر لايعرفه من التصف بالقطبية.

یہ وہ جانتا ہے جو قطبیت سے موصوف ہوتا ہے

اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ مرتبہ مسلم ہے۔

## مولانا عبدالرحمن چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ سے پوچھا گیا کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان کہ "قدمی علی رقبة کل ولی" سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام امت کے اولیاء سے افضل ہیں حالانکہ دیگر سلاسل میں بھی غوث و قطب ہوئے ہیں۔ آپ نے جواب

دیا کہ ہر ولی کسی نبی علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے اور حضرت محبوبِ سبحانی قدس سرہ حضرت پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم پر ہیں چونکہ خاتم الانبیاء افضل الانبیا علیہ السلام ہیں اسی لئے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تمام اولیائے امت سے افضل ہوئے۔

## برکۃ المصطفیٰ فی الهند شیخ المحدثین
## سیدنا شاہ عبدالحق محدث دهلوی قدس سرہ العزیز

شیخ محقق قدس سرہ نے لکھا ہے کہ یہ جاننا ضروری ہے کہ بعض بزرگانِ دین نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں مختلف روایات بیان کی ہیں جو آپ کی ذات کے ساتھ مخصوص تھیں مگر بعض روایات مطلق تھیں چونکہ آپ سید الاولیاء ہیں آپ کے لئے تقدم و تاخر کی روایات حضرت خضر علیہ السلام کے علاوہ بھی واقع ہوئی ہیں اور آپ کی فضیلت متقدمین و متاخرین مشائخ دونوں پر یکساں وارد ہوتی ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ شہود و عدول کی ثبت زیادہ راجح ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی حکایات اور معاملات کی تمام اولیاءِ وقت نے تائید کی۔

(زبدۃ الآثار صفحہ ۴۴)

نیز فرمایا

اگر دیگران اند او قطب الاقطاب است و اگر ایشان سلاطین او سلطان السلاطین محی الدین که دین اسلام زنده گردانید و ملت کفر را بمیرانید که الشیخ یحیی و یمیت یعنی زنده کننده که ابحی الدین ارحی و قیوم است و احیدروے غوث الثقلین درگوید که جن و انس همه روے پناه جویند من بیکس دیر پناه سوئے جسته ام و بر درگاه فتاده سراحر عنایت او کس نیست و بغیر لطف او فریادرس نے (اخبار الاخیار صفحہ ۳۱۵)

اگر دوسرے قطب ہیں تو حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب الاقطاب ہیں اور اگر وہ بادشاہ ہیں تو حضور شہنشاہ ہیں (بادشاہوں کے بادشاہ) آپ کا لقب مبارک محی الدین ہے کیونکہ آپ نے دین اسلام کو زندہ کیا ہے اور ملت کفر کی بیخ کنی کی ہے کیونکہ شیخ (کامل) زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے یعنی اللہ کی شان ہے کہ دین کے موجد اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہیں اور زندہ کرنے والے لیکن وہی صفت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بخشی سیدنا غوث اعظم کو غوث الثقلین اس لئے کہا جاتا ہے کہ جن و انسان آپ سے پناہ چاہتے ہیں اور میں انہیں کی بارگاہ میں پڑا ہوں آپ کی عنایت کے سوا میرا کوئی نہیں۔

## ازالہ وہم شرک

یہ مجاز ہے جیسے مولوی قاسم نانوتوی نے کرمِ احمدی سے استغاثہ کیا ہے

مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسمِ بے کس کا کوئی حامی کار

(قصائدِ قاسمیہ)

گر گئیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا!

## حل لغات

جھکنا، مجازاً تواضع کرنا۔ سر بچھ جانا، سر زمین پر رکھ دینا۔ دل ٹوٹ گئے (ترجمہ از ڈکشنری) کشف ساق، یعنی تجلی الٰہی کا یہ ظہور نہیں تھا بلکہ یہ تو آپ کے قدمِ پاک کا جلوہ تھا۔

## شرح

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک خاص تجلی فرمائے گا اور سارے اہل ایمان اس تجلی کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑیں گے مگر منافقوں کا فرسجدے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ اے غوثِ پاک آپ کے قدمِ پاک کو دیکھ کر بہت سے اولیائے کرام یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ تجلی الٰہی ہے سجدے میں گر پڑے اور دہشت زدہ ہو جائینگے حالانکہ تجلی الٰہی نہ تھی بلکہ قدمِ پاک غوث الثقلین کا کرشمہ تھا۔

## کشف ساق

یہ تو قیامت میں ہی ہوگا لیکن غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ مظہر نورِ الٰہی ہیں اس لئے آپ نے بحکم خداوندی جب قدم کی جھلک دکھائی کہ جس سے انوار و تجلیات کا ظہور ہو رہا تھا تو بعض اولیاء نے سمجھا کشف ساق ہوا اسی لئے سجدہ ریز ہو گئے۔

حاشیہ حدائق میں ہے

انہ لم یکن الا حلوة العبد لا تجلی المعبود کما فسجداھل الجنة حسین یرون نور داء عثمان رضی اللہ تعالی عنہ عند تحزلہ من بیت الی بیت زعماً منھم انہ قد تحلی ربھم تبارک وتعالی کماورد فی الحدیث.

وہ نہ ہوگا مگر جلوہ عبد نہ کہ تجلی حق یہ ایسے ہے جیسے اہل جنت سجدہ میں گر جائیں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چادر

کا نور دیکھیں گے جب وہ جنت کے ایک حصے سے دوسرے حصے کو جانے لگیں گے لوگوں کا خیال ہوگا کہ یہ ان کے رب کی تجلی

ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

تاج فرقِ عرفاء کس کے قدم کو کہئے

سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا

## حل لغات

تاج، بادشاہی، ٹوپی۔ فرق، سر۔ عرفاء، عارف کی جمع، خدا شناس، اللہ والے لوگ۔ جسے، جس کو۔ باج، خراج ٹیکس۔ وہ پاؤں ہے کس کا، وہ کس کا پاؤں ہے یہ سوال ہے۔ تیرا، یہ سوال مذکور کا جواب ہے۔

## شرح

حضرت شیخ موسیٰ زری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا نہایت ہی ادب کرتے تھے آپ سے وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ وہ سلطان الاولیاء وسید العارفین ہیں اس لئے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا ارشادِ گرامی ہم پہلے لکھ آئے کہ آپ شیخ الانس والجن کے مرشد ہیں بلکہ آپ بعض ملائکہ کے بھی پیر ہیں جیسا کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا ارشادِ گرامی ہم پہلے لکھ آئے کہ آپ شیخ الانس والجن وملائکہ ہیں۔

## رجال الغیب نے مژدہ سنایا

ایک روز ایک شخص جسے میں اس وقت نہ جانتا تھا ہم پر گزرا۔ جب اس نے فرشتوں کو یہ کہتے سنا تو ان میں سے ایک سے پوچھا یہ لڑکا کون ہے؟ جواب ملا کہ

سیکون له شان عظیم هذا یعطی فلا یصنع ویمکن فلا یحجب ویقرب فلا یمکر به

(زبدۃ الآثار صفحہ ۴۱)

یعنی اس کی بڑی شان ہوگی اسے عطا کیا جائے گا اسے قادر کر دیا جائے گا مگر محروم نہ رکھا جائے گا اسے مقرب بنایا جائے گا اور اس کے ساتھ مکر نہ کیا جائے گا۔

## فائدہ

یہ حوالہ بتاتا ہے کہ رجال الغیب نے بچپن سے ہی تسلیم کر لیا تھا کہ آپ غوث الاغواث ہیں۔

## ملائکہ خدام تھے

دس برس کی عمر میں آپ اپنے شہر کے مکتب میں پڑھنے جایا کرتے کیونکہ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو اپنے ولی ہونے کا علم کب ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں دس برس کی عمر میں اپنے شہر میں گھر سے نکلتا اور مدرسے سے جایا کرتا پس میں فرشتوں کو اپنے پیچھے چلتے دیکھتا جب مدرسے پہنچتا تو انہیں یہ کہتے سنتا کہ اللہ کے ولی کو جگہ دو کہ بیٹھ جائے۔

## ازالہ وہم

معتزلہ فرقہ سے متاثر ہوکر کوئی اسے مبالغہ سے تعبیر نہ کرے بلکہ حقیقت ہے کیونکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام عام ملائکہ عظام سے افضل ہیں اور معتزلہ تو ملائکہ پر نبوت کی فضیلت کے بھی منکر ہیں اہل سنت کے دلائل میں ایک دیل "علم آدم الاسماء" ہے اسی قاعدہ پر اولیاء کرام کو عام ملائکہ عظام سے افضل مانا گیا۔ تفصیل علمِ کلام میں ہے چند تصریحات ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت شیخ عقیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ آپ کی شہرت آسمان و زمین سے بھی زیادہ ہے۔ ملاءالاعلیٰ میں آپ کا لقب اشہب ہے آپ قطبِ وقت ہیں ان کی کرامات اور مقامات کی تصدیق کرنے والا نفع حاصل کریگا۔ (قلائد الجواہر صفحہ ۹)

## تصدیق الملائکہ

بہجۃ الاسرار صفحہ ۹ میں ہے کہ جب سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "قدمی ھذا رقبۃ کل ولی اللہ" میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے تو ملائکہ کرام نے جواباً فرمایا "صدقت یا عبداللہ" اے اللہ کے بندے آپ نے سچ فرمایا۔

سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا

## حل لغات

سکر، نشہ کی حالت شراب وغیرہ کا نشہ جس سے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے، اولیاء کرام پر ایک حالت گزرتی ہے جس کو سکر کہتے ہیں۔ خضر، ایک بڑے باعظمت پیغمبر جو لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

## شرح

اے مرتبِ علیا والے آقا! آپ کی عظمت کو وہ لوگ کیا سمجھیں جو اپنے ظاہری علوم و فنون کے نشے میں رہتے ہیں

اور تجلیاتِ الٰہی کی کثرت کی وجہ سے مدہوشی کے عالم میں یہ حالت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب طرف کی کمی اور تجلی کی زیادتی ہوتی ہے۔

حضرت خضر جو کہ ہمیشہ صحو میں رہتے ہیں اور حالت سکر کبھی ان پر طاری نہیں ہوتی اسی لئے اُن سے آپ کا مرتبہ معلوم کیا جائے کہ کتنا بڑا ہے ہاں جب علم ظاہری کا نشہ اتر جائے تو پھر معلوم ہوگا کہ کتنا رفیع المنزلت ہیں مثلاً ابن الجوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

## منکرین غوث اعظم

آپ کے ہم عصر علماء ومشائخ کی جماعت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ملتا جو مدت العمر آپ کے فضائل سے منکر رہا ہو۔ ہاں علماء کی جماعت میں سے بعض ایسے تھے جنہوں نے ابتداء میں آپ کی مخالفت کی، معاندت میں کوئی دقیقہ و گذاشت نہیں کیا لیکن بعد میں تائب ہو کر انہوں نے آپ سے معافی مانگی اور آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو گئے۔

## علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام ابوالفرج عبدالرحمٰن معروف بہ ابن جوزی حدیث وتفسیر میں امام زمانہ تھے جمال الحفاظ آپ کا لقب تھا۔ علم حدیث، علم تاریخ اور علم ادب میں آپ کی تصنیفات بکثرت ہیں چنانچہ موضوعات تلبیس ابلیس منتظم فی تاریخ الامم تلقیح فہوم الاثر فی التاریخ والسیرۃ اور لقط المنافع وغیرہ بہت سی کتب آپ ہی کی تصنیف ہیں۔

آپ کی تصنیفات کے متعلق علامہ ابن خلکان کا قول ہے کہ ابن جوزی کی تصنیفات احاطہ و اندازہ سے باہر ہیں۔

بعض مورخین کا قول ہے کہ ابن جوزی نے انتقال کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ میں نے جن قلموں سے حدیث لکھی ہے یہ حجرے میں ہے مرنے کے بعد مجھے نہلائیں تو غسل کے لئے اس تراشہ سے پانی گرم کریں چنانچہ آپ کی وصیت پر عمل کیا گیا پانی گرم ہو کر کچھ تراشہ بچ رہا۔

علامہ ابن جوزی ۵۱۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ ہجری میں بغداد کے اندر آپ نے انتقال فرمایا اور باب الحرف میں مدفون ہوئے۔

علامہ موصوف حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر تھے اہل ظاہر کو چونکہ بوجہ ناسمجھی کے اہل باطن کے ساتھ بالعموم کاوش رہتی ہے اس لئے علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض اسرار کو خلاف ظاہر شریعت جان کر ان کا رد کرتے اور طعن و تشنیع میں بڑے زور سے حصہ لیتے تھے بسا اوقات تو آپ کے حق

میں سخت دست اور دل شکن الفاظ بھی کہہ جایا کرتے تھے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مخالفت نہ صرف حضور غوثیت مآب تک ہی محدود تھی بلکہ دیگر مشائخ وصوفیہ کی نسبت بھی وہ اکثر سختی اور درشتی سے کام لیا کرتے تھے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو باعتبار فلسفہ تصوفِ دنیا کی تمام شائستہ قوموں میں یکتا مانے گئے ہیں ان کی تردید بھی ابن جوزی نے کئی جگہ کھلے دل سے کی ہے اور جن کا جواب کئی اہلِ معارف نے اپنی تصنیفات میں دیا ہے جن میں سے ایک کتاب " قواعد الطریقہ فی الجمع بین الشریعہ و الحقیقہ " سید احمد زدنی کی تصنیفات سے ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کتاب کے اکثر مسائل ذکر اپنے رسالہ " مرج البحرین " میں کیا ہے علاوہ ازیں عبداللہ یافعی نے بھی ان باتوں کا جواب اپنی تالیفات میں دیا ہے۔

الغرض علامہ ابن جوزی عرصہ تک حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منحرف رہے لیکن آخر میں ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ غلطی پر ہیں اپنے انکار سے تائب ہوئے اور حضور غوثیت مآب کے ظاہری و باطنی فضائل و کمالات کا اقرار کیا۔

چنانچہ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشکوۃ کے فارسی ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ حرم شریف میں ایک رسالہ میری نظر سے گزرا جس میں لکھا تھا کہ بعض علماء و مشائخ عصر ابن الجوزی کو غوثِ اعظم کی خدمت میں لے گئے اور معافی مانگی آپ نے معاف فرما دیا۔

## علامہ ابن جوزی کا رجوع

قلائد الجواہر و تحفۃ الابرار میں ہے کہ ایک دفعہ ابوالعباس ابن جوزی کے ہمراہ حضور غوثِ اعظم کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ ترجمہ پڑھانے میں مصروف تھے قاری نے ایک آیت پڑھی۔ آپ نے وجوہ بیان کرنے شروع فرمائے ابوالعباس ابن جوزی سے ہر وجہ کے متعلق پوچھتے کیا آپ کو معلوم ہے وہ اثبات میں جواب دیتے گئے۔

اس کے بعد آپ نے پوری چالیس وجہیں بیان فرمائیں اور ہر ایک وجہ کو اس کے قائل کی طرف منسوب کرتے گئے اور حافظ ابوالعباس کے پوچھنے پر ابن جوزی اخیر تک ہر وجہ پر نفی میں جواب دیتے رہے کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ آخر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسعتِ علم پر نہایت متعجب ہو کر بے اختیار کہنے لگے کہ ہم قال کو چھوڑ کر حال کی طرح رجوع کرتے ہیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس کے بعد آپ نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے یہ دیکھ کر مجلس میں ایک اضطراب پیدا ہو گیا۔

## خوش اعتقادی

پھر اسی محدث ابن جوزی قدس سرہ کی یہ کیفیت ہوگئی کہ کہا کرتے

لامرید الشیخ اسعد من مرید الغوث.

حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید سے کوئی مرید بڑھ کر خوش بخت نہیں۔

## ازالۂ وھم

مخالفین یعنی منکرین کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ وکراماتِ اولیاء کی عادت ہے کہ حقیقتِ حال پر پردہ ڈال کر دھوکہ دے دیتے ہیں مثلاً انہیں ابن الجوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وہ عبارت انکارِ اولیاء میں پیش کریں گے جو آپ کی رجوع الی الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبل کی ہوں گی اسی سے عوام اہلِ اسلام آگاہ رہیں۔

اگر کوئی دھوکہ کرے بھی اس سے اولیاء کرام کی شان میں کمی نہیں آئے گی انکار کرنے والے کا اپنا انجام برباد ہوگا۔

وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں زیرِ حضیض
اور ہر اوج سے اونچا ہے ستارا تیرا

## حل لغات

چھوٹا ہی چاہیں، کم درجہ کا ہی چاہتے ہیں۔ کہ، برائے تعلیل کیونکہ۔ زیر، نیچے۔ حضیض، پستی۔ اوج، بلندی، عروج۔ ستارا، اوج پر ہونا مجازاً بلند نصیبہ والا ہونا۔

## شرح

اے غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم نارسا رکھنے والے مخالف تو آپ کو ہر طرح کم مرتبہ والا ہی کہنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ خود پستی کے غار میں پڑے ہوئے ہیں حالانکہ آپ اتنے بڑے نصیب والے ہیں کہ قسمت کے ہر بلندترین مقام سے بھی کہیں بلندترین مقام پر آپ کا ستارا چمک رہا ہے۔

## غوث اعظم بڑے نصیب والے

حضرت شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوثِ پاک نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ ایک تخت پر جلوہ افروز ہیں میرے مکان پر تشریف لائے اور خوش ہوکر مجھ سے فرمایا اے نورِ اعین ادھر آئیں میں فوراً آپ کے پاس گیا نہایت محبت سے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو تخت پر بٹھایا اور شفقت سے میری پیشانی پر بوسہ دیا اور پیراہن مبارک جو پہنی تھی اسے اتار کر مجھے پہنا دیا اور فرمایا

هذا خلعة الغوثية على الاقطاب والابدال والاوتاد.

اور بعد عطائے خلعت غوثیت مجھ کو رخصت فرمایا اور تشریف لے گئے مرتبہ غوثیت یہ ہے۔ رسالۃ الاولیاء میں سید ہاشم علوی بیجاپوری تحریر فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی ملک کا منصب ولایت پر منصوب ہوتا ہے تو پہلے بحکم خداوند عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا جاتا ہے آپ اس کو جناب غوث الاعظم کے پاس بھیج دیتے ہیں آپ اس کو اگر لائق ولایت کے دیکھتے ہیں تو نام اس کا دفتر ولایت میں درج کرتے ہیں اور یہی دستور آپ کے عہد غوثیت سے ہے۔ (تفریح الخاطر، مناقب غوثیہ، ترغیب الناظر)

## ولادت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت

آپ کے والد ماجد ابوصالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مع صحابہ کرام و اولیائے عظام تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں

یا ابا صالح اعطاک اللہ تعالی ابنا صالحاً وھو ولدی ومحبوبی ومحبوب اللہ تعالی سبحانہ وتعالی شانہ وسیکون لہ شان عالی فی الاولیاء والاقطاب کشانی بین الانبیاء والرسل (مناقب غوثیہ)

اے ابوصالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تجھ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند صالح عطا فرمایا ہے وہ میرا بیٹا [illegible] میرا [illegible] اور اللہ عزوجل کا محبوب ہے۔

اولیاء و اقطاب میں اس کا مرتبہ ایسا ہوگا جیسے میرا مرتبہ جملہ انبیاء و مرسلین میں۔

غوث اعظم درمیان اولیاء  چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

شہرہ کسی کے حسن کا نزدیک و دور تھا

روح رواں یہاں تو وہاں اشک حور تھا

## فائدہ

یہ بشارت بتاتی ہے کہ باستثناء صحابہ و اہل بیت باقی تمام اولیاء کرام سے افضل ہیں۔

## ولادت کی کرامت

آپ کی ولادت کی شب تمام صوبہ گیلان میں ایک لڑکی بھی پیدا نہیں ہوئی سب کے سب لڑکے ہی تولد ہوئے جن کی تعداد ایک ہزار ایک سو کے قریب تھی۔ لطف یہ کہ جتنے لڑکے اس شب میں پیدا ہوئے سب کے سب ولی کامل نکلے یہ بھی آپ کی ولادت کی برکت تھی۔ (مناقب غوثیہ)

## فائدہ

یہ عطیہ بتاتا ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیضان سے ہی اولیاءِ کرام پر ولایت کا عطیہ ہوگا نیز اس سے رسول اکرم ﷺ کی کمالِ اتباع کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کی ولادت کے دن تمام عالم دنیا میں بچے ہی بچے پیدا ہوئے۔

## مرتبۂ محبوبیت

یہ خصوصی مرتبہ صرف اور صرف اولیاءِ کرام میں سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیب ہوا۔ چنانچہ ایک بزرگ سید محمد مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بحر المعانی میں لکھا ہے کہ

ان سلطان الاولیاء السید عبدالقادر گیلانی فی مقام المحبوبیۃ لہ شھرۃ عظیمۃ وغیرہ من المحبوبین لیس کذلک

اس کے بعد لکھا کہ

واشتھار محبوبیۃ الغوث الاعظم کاشتھار محبوبیۃ حبیب اللہ سیدنا محمد ﷺ لکونہ علےٰ قدمہ۔ (تفریح الخاطر)

سلطان الاولیاء سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام محبوبیت میں ہیں آپ کو بہت بڑی شہرت حاصل ہے جب کہ دوسرے محبوبوں کو یہ مرتبہ حاصل نہیں اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبوبیت کی شہرت حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ جیسی شہرت ہے۔

## فائدہ

اس میں کسی کو انکار نہیں ہوسکتا جہاں اسلام نے قدم جمایا وہیں پر نبی کریم ﷺ کے دیوانے مستانے پائے جاتے ہیں اور ساتھ ہی سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نیاز مند بھی۔

؎ ہر کوئی اپنے ہی احوال پہ کرتا ہے قیاس
نشے والوں نے بھلا سکر نکالا تیرا

## حل لغات

احوال، حال کی جمع، حالات۔ کرتا ہے قیاس، سوچتا ہے، خیال کرتا ہے، اندازہ کرتا ہے۔ نشے والوں نے، ظاہری

علوم وفنون والے۔ بھلا، اچھی، یہ کلمہ طنزاً بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کے معنی عجیب وغریب کے لئے جاتے ہیں۔ سکر، نشہ، مدہوشی۔ نکالا، بنایا، بیان کیا۔ تیرا، آپ کی اور آپ کی عظمت ومنزلت کے لئے۔

## شرح

جوانسان اپنے علم وفن کے نشے میں چور ہوتا ہے وہ اولیاء اللہ بلکہ باجود آپ کے سردارِ اولیاء ہونے کے اسے غوثِ پاک آپ کی ذاتِ گرامی کے حالاتِ مبارکہ کو خود اپنے ہی حالات وکوائف پر قیاس کر کے حکم لگاتا ہے کہ وہ تو ہمارے ہی جیسے ایک مجبور انسان تھے اور غوث الاعظم کی باتوں کو سکر پر محمول کیا حالانکہ یہ باتیں آپ نے حالتِ ہوش میں فرمائی ہیں۔ علم وفن کے نشہ والوں نے اپنے ہی جیسا ظاہری علم وفضل والا تصور کیا حالانکہ آپ ظاہری علم وفضل کے ساتھ ساتھ باطنی و روحانی علم وفضل اور مئے قربتِ الٰہی سے بھی سرشار تھے مگر ان ظاہر بین لوگوں نے اس طرح آپ کے سارے فضائل و مناقب کو بہت برے انداز میں بیان کیا جو ان لوگوں کی کم عقلی و کج فہمی اور لاعلمی کی کھلی دلیل ہے۔

## سکر کا اشارہ

یہ شعر ان منکرین کے رد میں ہے جو کہتے ہیں کہ "قدمی علی رقبة کل ولی الله" جب حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو سکر کی حالت تھی اس کی تفصیل وتحقیق تو ہم نے "قدم غوث جبین ہر ولی" میں لکھ دی ہے یہاں بقدرِ ضرورت عرض ہے کہ "قدمی علی رقبة کل ولی الله" بفضلہ تعالیٰ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حالتِ صحو (ہوش) میں فرمائی ہیں اور اسی طرح مامور من اللہ ہے۔

## مامور من اللہ

چند شواہد پیش کروں کہ "قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله" کہنے پر مامور من اللہ تھے۔

(۱) سیدنا محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فرمایا

واما عبدالقادر فالظاهر من حاله انه کان مامور بالتصرف الخ. (فتوحات مکیہ باب ۱۳ ثمین)

بہرحال عبدالقادر آپ کے ظاہری حال سے یہ ہے کہ آپ تصرف پر مامور تھے۔

## فائدہ

اس عبارت میں تصرف کے عموم میں ہمارا مذکورہ بالا دعویٰ بھی شامل ہے۔

(۲) نیز فرمایا جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ "اولیاء کبار سے ہر ایک زمانہ میں ایک ایسا ولی ہوتا ہے کہ اسے ماسویٰ اللہ پر حکومت ہوتی ہے اور وہ سب کا سردار ہوتا ہے، دلیر ہوتا ہے، کبیر الدعویٰ الحق ہوتا ہے جو کہتا ہے حق کہتا ہے اور اس کا ہر ایک حق

ہوتا ہے"

اور فرمایا

كان صاحب هدا لمقام اماما وشيخنا عبدالقادر الجيلي بغداد كانت له الصولة والاستطالة بحق

على الخلق كان كبير الشان اخباره مشهوره (فتوحات مکیہ باب ۳)

اس مرتبہ مقام کا مالک ہمارا پیشوا اور ہمارے شیخ غوث اعظم جیلانی بغدادی ہیں جن کی شوکت اور اقتدار مخلوق پر بالحق تھی اعلیٰ شان تھی ان کے علو مرتبت کے چرچے مشہور ہیں۔

(۴) بعض اولیاء کبیر الشان صاحب ناز ہوتے ہیں چنانچہ فرمایا

ومنهم من يقام في الادلال كعبدالقادر الجيلي بغداد سيد وقته .....

اور بعض اولیاء وہ ہیں جو مقام ناز میں ہوتے ہیں جیسے سید عبدالقادر جیلانی بغدادی جو اپنے وقت کے۔

## وصل چہارم

## در منافحت اعداء و استعانت از آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یعنی دشمنوں کے دفع کرنے اور حضور غوث اعظم سے مدد طلب کرنے کے بیان میں

منقبت ۳

الامان قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

### حل لغات

الامان، خدا کی پناہ۔ قہر، غضب، ناراضگی و خفگی۔ غوث، فریاد کو پہنچنے والا، حضور سیدنا شاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صفاتی اسم۔ تیکھا، (ہندی لفظ) بمعنی تیز و مؤثر اور زہریلا۔ چین سے سوتا نہیں، یعنی آرام سے نہیں سوتا۔

### شرح

اے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے غیظ و غضب سے خدا کی پناہ۔ آپ کا غیظ و غضب جس پر اتر آئے تو پھر وہ زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ وہ تو اتنا سخت ہے کہ جس پر اترے اسے کبھی آرام و چین نصیب نہیں ہوتا بلکہ قبر میں بھی وہ ہمیشہ پریشان اور بے چین رہتا ہے۔ دائمی عذاب خداوندی میں گرفتار رہتا ہے کیونکہ آپ جلالِ خداوندی کے مظہر بھی ہیں ابتداء

تو یہ ہوتا تھا کہ جو بھی آپ کا بلا وضو نام لیتا تو فوراً کسی آفت ناگہانی میں مبتلا ہو جاتا۔ بعد کو خلقِ خدا پر رحم فرماتے ہوئے تخفیف کر دی گئی چنانچہ حضرت شیخ عبدالقادر القادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب تفریح الخاطر صفحہ ۳۴، ۳۵ میں لکھتے ہیں کہ غوثِ اعظم حرز الیمانی (حرزِ مقدس سیف ) کا ورد کیا کرتے تھے اور اس کثرت ورد کی وجہ سے آپ پر ابتدائی حالت میں جلالیت کا غلبہ ایسا تھا جیسی منکروں کی گردن مارنے والی تلوار اور دشمنوں کے جگر کو پہنچنے والا تیر۔ اسی لئے منکرین و جاحدین میں سے جس نے بھی آپ کا نامِ مبارک بغیر وضو کے لیا اس کی گردن سیف اللہ سے ماری گئی۔ پس مکاشفہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو انہوں نے فرمایا تم خود ہی سیف بن چکے ہو اب اس کے پڑھنے کی ضرورت نہیں اس پر کچھ عرصہ آپ نے ورد ترک کر دیا۔ پھر حضور ﷺ کے اشارہ سے ورد شروع کر دیا۔ اس کی تفصیل "تفریح الخاطر" میں ملاحظہ ہو۔

## حکایت

ایک بزرگ نے محبوبِ سبحانی، غوثِ صمدانی، قطبِ ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آپ لوگوں کو اس مصیبت سے نجات دلائیں تو آپ نے فرمایا مراقبہ کرو۔ اس نے مراقبہ میں عرش کے نیچے ایک تلوار لٹکی ہوئی دیکھی جس پر مکھیاں اپنے آپ کو گراتی ہیں اور دو ٹکڑے ہو جاتی ہیں تو آپ نے اسے آنکھ کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا مکھیاں اس تلوار سے جنگ کرتی ہیں اور اس سے انہیں یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور مجھ سے محبت رکھنے والے میرا نام ہر حال میں ادب و احترام سے لیتے ہیں اور ہر حال میں عفو اور مغفرت کا دامن مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور مخالفین منکرین بوجہ بے ادبی ہلاکت میں پڑ جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے اور گھوڑا زین سے کسا ہوا ہے اور میں اللہ کی بڑھتی ہوئی آگ ہوں تمام اہلِ بغداد کی سفارش پر آپ نے اس حالتِ جلالی کو اہلِ عناد سے اُٹھا لیا۔

## واقعات

اسی دور میں چند واقعات بطورِ کرامات نمودار ہوئے۔ ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے۔ خلقِ خدا کا کثیر مجمع تھا پانی برسنے لگا لوگ بھاگنے لگے آپ نے آسمان کی طرف انگلی ہلائی اور فرمایا میں ملاتا ہوں تو جدا کرتا ہے۔ تھوڑی دیر ٹھہر جا فوراً پانی موقوف ہو گیا۔

## کرامت

ایک بار گھر میں بچھو نکلا آپ نے فرمایا اے موذی مر جا فوراً مر گیا۔ آپ ڈرے اور آبدیدہ ہوئے خادم کو بلا کر اپنا

پیراہن دیا اور فرمایا اس کو بیچ کر صدقہ کر دو اور بہت دیر تک استغفار کرتے رہے۔

## کرامت

ایک بار حضرت غوثِ پاک کتاب دیکھ رہے تھے چوہے نے چھت سے مٹی گرائی آپ نے اس کی طرف جو نظر اُٹھا کر دیکھا فوراً مر کر گر پڑا۔ دراصل آپ کو یہ مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے عطا فرمایا کہ آپ نے اللہ کے نام کی عزت کی۔ چنانچہ "تفریح الخاطر" میں ہے کہ جب یہ حالتِ جلالی مشہور ہوئی تو اس وقت آپ کا نامِ مبارک بے وضو موت کے خوف سے کوئی نہ لیتا تھا۔ بغداد کے اولیاءِ کرام نے آپ کی بارگاہِ غوثیت پناہ میں حاضر ہو کر عرض کیا حضور لوگوں پر رحم فرمایئے اور اس سختی کو معاف فرمایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس حالت کو پسند نہیں کرتا لیکن حق تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو نے میرے نام کی عزت کی ہے ہم تیرے نام کی عزت کریں گے جو عزت کرتا ہے معزز بن جاتا ہے اگرچہ یہ سختی اُٹھا لی گئی کہ آپ کے بلا وضو نام لینے سے فوراً تباہی آجاتی لیکن تجربہ شاہد ہے کہ جو آپ کا اسم شریف وضو کے بغیر لیتا ہے وہ تنگدستی اور مفلسی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جو آپ کے نام کی نذر مانے اسے ضرور ادا کر دینا چاہیے تاکہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے جو جمعرات کو حلوا پکا کر اور فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب آپ کی روحِ مبارک کو پہنچائے اور فقراء میں تقسیم کرے اور آپ سے کسی امر میں مدد طلب کرے تو آپ اس کی مدد فرمادیں گے اور جو بعض وقت اپنے مال میں سے کچھ طعام پر ختم شریف پڑھ کر آپ کو ثواب پہنچاتا رہے اس کی دینوی مشکلات حل ہو جائیں گی جو آپ کا نامِ مبارک اخلاص کے نام کے ساتھ باوضو لے تو وہ تمام دن خوش و خرم رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ مٹا دے گا۔

(تفریح الخاطر)

خود فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ومحی لمن قد ساءنا سم قاتل

فمن لم یصدق فلیجرب ویعتدی

اور جو کوئی بھی ہمیں اذیت پہنچے ہم ان کے لئے سم قاتل ہیں جسے اس کا یقین نہ ہو وہ اذیت پہنچا کر اس کا تجربہ کرے۔

اسی لئے آپ کے مخصوص مریدین آپ کی بارگاہ میں حاضری کا قصد فرماتے تو اپنے مریدوں کو غسل کی تلقین فرماتے نیز آپ مریدوں کو فرمایا کرتے تھے کہ حضرت غوث الثقلین قدس سرہ الربانی کی خدمتِ اقدس میں مؤدب رہا کرو اور یہ سوچ کر زیارت کا قصد کیا کرو کہ ہم ایک ایسے شیخ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری دے رہے ہیں جن کی غلامی اور چاکری پر مشائخ کو ناز ہے۔ یاد رہے کہ حضرت علی ہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولین عشاق سے ہیں اور

بہت بڑے باکمال گزرے ہیں تا حال آپ کی کرامات کے اثرات جانوروں تک موثر ہیں۔ دارالشکوہ برادر بادشاہ عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ وہ صاحب تصرف بزرگ ہیں کہ اگر کسی پر شیر حملہ کرتا اور اس کے سامنے آپ کا نامِ مبارک لے لیا جاتا تو شیر اُلٹے پاؤں لوٹ جاتا۔ (سفینۃ الاولیاء)

آپ غوثِ اعظم کے ہاں آنے سے پہلے پاک وصاف اور باوضو بلکہ غسل کر کے حاضری دیتے۔ شیخ علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ نے فرمایا جس نے حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذیت پہنچائی تو وہ اذیت اس کی ذات اور اس کی اولاد کی تباہی کا باعث بنی۔ چنانچہ علامہ محمد بن یحیٰ حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کا مشاہدہ چشم خود کیا ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نائب حماہ (جو حصن کے نام سے پکارا جاتا تھا) نے آپ کی اولادِ پاک میں سے شیخ احمد بن شیخ قاسم علیہ الرحمۃ کو سخت اذیت پہنچائی۔ اسے عرصہ نہیں گزرا کہ اللہ نے اس کی جڑیں کاٹ دیں کہ

"وقطع دریع ولم یبق منهم احد" اس کی اولاد سے کوئی بھی نہ رہا اور یہ آیت اس اس پر صادق آئی

فهل ترى لهم من باقية. (قلائد الجواہر صفحہ ۵۶)

کیا تمہیں ان میں سے کسی کا نشان باقی رہا۔

ابن یونس وزیر ناصر الدین نے سیدنا غوثِ اعظم کی اولاد کو طرح طرح کی اذیت و تکلیف پہنچائی یہاں تک اس نے بغداد سے بھی شہر بدر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے خاندان کو تباہ و برباد کر دیا اور خود

مات اقبح موته. (قلائد الجواہر صفحہ ۵۶)

قبیح ترین موت مرا۔

## انجام برباد

ویسے تو ہر ولی کے بے ادب اور گستاخ کا انجام برباد ہوتا ہے جیسے حدیث شریف کا فیصلہ ہے۔ خصوصیت سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گستاخوں کا انجام برباد آنکھوں سے دیکھے گئے۔ ہمارے دور میں مولوی غلام خان (پاکستان) اپنے وقت کا تمام گستاخوں میں نمبر اول تھا۔ اس کی تقریر اور تحریر نبوت اور ولایت کی گستاخی اور بے ادبی پر مبنی ہوتی۔ اس نے آخری تقریر دی (عرب ممالک میں ہوئی) عینی گواہ شاہد ہیں کہ اس نے جونہی گستاخانہ رویہ اختیار کیا تو غضبِ الٰہی ایسا جوش میں آیا کہ اسٹیج پر عذابِ الٰہی نے آگھیرا یہاں تک کہ ہسپتال پہنچتے ہی شکل تبدیل ہوگئی۔ اس کی ہیبت ناک شکل دیکھنے والوں کی حالت غیر ہو جاتی اسی لئے چہرہ کو چھپا دیا گیا اور دبئی سے پاکستان بھیجنے والے ڈاکٹروں نے چہرہ دیکھنے کی ممانعت کر دی بالآخر اسے ڈھکے چھپے چہرے سے دفنایا گیا۔

بادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی
ڈھالیں چھنٹ جاتی ہیں اُٹھتا ہے تیغا تیرا

## حل لغات

بادلوں، بادل کی جمع ابر، گھٹ۔ کڑکتی، سخت، مہیب اور خوف ناک آواز کرتی ہوئی۔ بجلی، برق بادلوں سے دکھائی جانے والی چمک۔ ڈھالیں، اس پر جولوہے کا گول چپٹا بنا ہوتا ہے جس پر چمڑا یا کوئی اور نہایت مضبوط چیز چڑھائی جاتی ہے جنگجو لوگ تلوار سے بچاؤ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ چھنٹ جاتی ہے، کٹ جاتی ہے۔ اُٹھتا ہے، بلند ہوتا ہے۔ تیغا (فارسی) چھوٹی اور چوڑی تلوار۔

## شرح

اے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے مخالف اور دشمن و حاسد لوگ گھٹاؤں کی طرح نہایت کمزور اور سراپا تاریکی ہیں اور آپ چمکتی ہوئی برق کی طرح ہیں جو سینکڑوں میں گھرے بادلوں کے آر پار ہو جاتی ہے۔ نادان اور بزدل دشمن آپ کی بڑھتی ہوئی شہرت اور علم و عرفان اور فضل و کمال کو روکنا چاہتا ہے مگر ذرا بھی ہوش نہیں کہ آخر وہ کیا کر رہا ہے۔ آپ کی کیفیت تو یہ ہے کہ جب آپ کی تلوار اُٹھ جاتی ہے تو ڈھالیں وار برداشت نہیں کر پاتیں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بیکار ہو جاتی ہیں اور مدمقابل کے بچاؤ کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک مریدنی کا واقعہ ہے کہ وہ ایک دن کسی کام سے پہاڑ کی طرف گئی تو اس کا عاشق بھی اسی غار کی طرف ہو لیا اور اس کے پاس جا کر عصمت ریزی کا ارادہ کیا جب عورت نے دیکھا کہ کوئی نجات کی امید نہیں تو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا

العیاث یا غوث اعظم العیاث یا غوث الثقلین العیاث یا شیخ محی الدین العیاث
یاسیدی عبدالقادر.

اُس وقت آپ مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے اور پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں تھیں آپ نے انہیں پاؤں سے اتار کر غار کی طرف پھینکا وہ فاسق کے مراد پانے سے پہلے پہنچ گئیں اور سر پر پڑنے لگیں حتیٰ کہ وہ مر گیا پھر وہ عورت انہیں اُٹھا کر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربارِ عالیہ میں حاضر ہوئی اور حاضرین کے سامنے آپ سے اپنا سارا واقعہ عرض کیا۔

## فضلائے دیوبند

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں یا اہل سنت کا کوئی اور بزرگ ان کی کرامات بالخصوص امداد کے متعلق تو سن

کہ فضلائے دیو بند کا فتویٰ جوش میں آ جاتا ہے اور ان کے اکابر کی بات ہو تو عین اسلام ۔ایک واقعہ ملاحظہ ہو
حضرت حاجی صاحب مہاجر مکی نے فرمایا کہ ایک دن حضرت غوثِ اعظم سات اولیاء اللہ کے درمیان بیٹھے تھے ناگاہ نظرِ بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے آپ نے ہمت وتوجہ باطنی سے اسے غرق ہونے سے بچا لیا۔ (شمائم امدادیہ)
اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے جمال الاولیاء میں محمد بن عبداللہ کا واقعہ لکھا ہے کہ آپ متوسلین میں سے کسی کے پاس بیٹھے تھے کہ جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے پھر لوٹے تو آپ کے کپڑوں سے پانی ٹپک رہا تھا ان صاحب نے اُٹھنے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا میرے متوسلین میں سے بعض کا جہاز پھٹ گیا تھا اس نے مجھ سے مدد مانگی تو میں نے اپنا کپڑا لگا دیا حتی کہ ان لوگوں نے اس پھٹن کو درست کر لیا اور جہاز جیسا تھا ویسا ہو گیا۔

عکس کا دیکھ کے منہ اور بپھر جاتا ہے
چار آئینہ کے بل کا نہیں نیزا تیرا

## حل لغات

عکس، پرتو، مدمقابل۔ دیکھ کے منہ، صورت دیکھ کر۔ بپھر جاتا ہے، غضب ناک ہو جاتا ہے۔ چار آئینہ، ایک قسم کا زرہ بکتر، بنیان کی سی لوہے کی قمیض جو میدانِ جنگ میں بڑے بڑے پہلوان تلوار اور نیزا کے وار سے محفوظ رہنے کے لئے پہن لیتے ہیں۔ بل، طاقت۔ نیزا، بھالا۔

## شرح

اے غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے مقابلہ کرنے والا اگر مد مقابل آ جاتا ہے تو اس کی صورت دیکھ کر آپ کا تند و تیز نیزہ بہت زیادہ تیز ہو جاتا ہے اور مد مقابل خواہ پورا لوہے میں منڈھا کیوں نہ ہو آپ کا نیزہ جب چلتا ہے تو پھر مضبوط سے مضبوط زرہ بکتر کے بس کی بات نہیں رہتی اس سے آر پار ہو کر جسم کے اندر پیوست ہو جاتا ہے اور مد مقابل ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جاتا ہے اسی لئے حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو جن چمٹ جائے تو اس کے کان میں یا حضرت الشیخ قطب العالم محی الحق والدین السید عبدالقادر الگیلانی پڑھ کر پھونک دیا جائے تو وہ دفع ہو جائے گا۔ اگر کفار کا اسلامی لشکر اسلامی ملک پر چڑھ آئے یا کسی کو راہزنوں کا خوف لاحق ہو تو زمین سے سیاہ مٹی لے کر اس پر غوثِ اعظم کا نامِ مبارک پڑھ کر دم کرے اور وہ مٹی اس کی طرف پھینکے جیسا کہ محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا

جو شخص ایسا کرے گا یہ مٹی دشمنوں کی آنکھوں میں ڈال کر تو اللہ تعالیٰ ان کو اندھا کر دے گا اور ان پر قہر و غضب نازل فرمائے گا اور فرمایا جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو وہ حضور غوثِ اعظم کا توسل کرے گا اللہ اسے اس تکلیف سے نجات دے گا اور وہ عجز سے خلاصی پائے گا اور اسے خوشی حاصل ہوگی اور جس نے آپ سے خرقۂ خلافت پہنا وہ دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے نجات پانے کے علاوہ مراتبِ عالیہ کو بھی پہنچ گیا کیونکہ آپ نے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کے حق میں خاص طور پر دعا مانگی ہے اور آپ قطبِ عالم ہیں اور آپ کی دعا بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہے۔

بیکسلرا کس اگر جوئی تو در دنیاو دیں

ہست محی الدین سید تاج سرداراں یقیں

اگر تم کسی ایسی برگزیدہ ہستی کے متلاشی ہو جو دنیا اور عقبیٰ میں غریبوں اور ماروں کا یار و مددگار ہے تو یقیناً جان لو وہ سرداروں کے سرتاج حضور سید نا محی الدین قدس سرہ کی ذات مبارک ہے۔

صلائے عام

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مریدین کے لئے صلائے عام فرمایا۔

(تمہ فتوح الغیب بر حاشیہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ مصر)

انا لمریدی حافظ مایخافہ واحرصہ من کل شر و فتنۃ

میں اپنے مرید کی محافظت کرنے والا ہوں ہر اس چیز سے جو اس کو خوف میں ڈالے اور میں اس کی نگہبانی کرتا ہوں ہر قسم کے شر اور فتنہ سے۔

توسل بنا فی کل ھول و شدۃ اعیثک فی الاشیاء طر بھمتی

مجھ سے توسل کرو جب ہول اور سختی میں ہو میں اپنی ہمت سے جملہ امور میں تمہاری فریاد رسی کروں گا۔

مریدی اذا ماکان شرقا و مغربا اعثہ اذا ماسار فی ای بلدۃ

میں اپنے مرید کی فریاد رسی کرتا ہوں خواہ وہ کسی شہر میں بھی ہو مشرق میں یا مغرب میں۔

(تمہ فتوح الغیب بر حاشیہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲، ۲۳ مطبوعہ مصر)

مریدی لا تخف واش فانی عزوم قاتل عند القتالی

میرے مرید کسی دشمن سے نہ ڈر بے شک میں مستقل عزم والا ثابت قدم ہوں لڑائی کے وقت قتل کرنے والا ہوں۔

کوہ سرکھ ہو تو اک وار میں دو پر کالے
ہاتھ پڑتا ہی نہیں "بھول کے" اوچھا تیرا

## حل لغات

کوہ (فارسی) پہاڑ، مجازاً دیو پیکر بہادر۔ سرکھ (ہندی لفظ ہے) مقابلہ ۔ وار (ہندی لفظ ہے) ٹھوکر، حملہ۔ دو پرکالے، دوٹکڑے۔ ہاتھ پڑتا ہی نہیں، دراصل یہ عبارت یوں ہے، ہاتھ اوچھا پڑتا ہی نہیں۔ وار غلط نہیں ہوتا بھرپور نشانہ پر جا لگتا ہے۔ بھول کے (اردو) نادانستگی میں، غیرارادی طور پر، یونہی۔

## شرح

اے غوث الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے مقابلے کے لئے اگر چہ کوئی پہاڑ ہی جیسا کیوں نہ آجائے آپ کا صرف ایک ہی وار اس کے دوٹکڑے ہونے کے لئے کافی ہے کیونکہ آپ یونہی غیرارادی طور پر بھی اپنے ہاتھوں کو اُٹھا دیتے ہیں تو وہ بھی خطا نہیں کرتا اور اسے ہزاروں لوگوں نے آزمایا۔ فقیر یہاں ایک قصہ حوالہ قلم کرتا ہے

## حکایت

صاحب تفریح الخاطر نے مندرج فرمایا ہے کہ بغداد کے علماء میں سے ایک عالم فاضل نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد شاگردوں کے ساتھ قبرستان کی طرف فاتحہ خوانی کے لئے نکلے۔ راستہ میں ایک سیاہ سانپ دیکھا تو اس کو اپنے عصا سے قتل کر ڈالا۔ تھوڑی دیر کے بعد اسے ایک لمبے گردغبار نے ڈھانپ لیا تو اچانک نظروں سے غائب ہوگیا۔ یہ دیکھ کر شاگرد حیران ہوگئے کچھ دیر بعد دیکھا کہ استاد صاحب ایک عمدہ لباس پہنے آرہے ہیں آگے بڑھ کر استقبال کیا اور احوال اور سب کے متعلق دریافت کیا۔ استاد صاحب فرمانے لگے جب مجھ پر غبار چھایا تو جن مجھے پکڑ کر ایک جزیرہ میں لے گئے پھر دریا میں مجھے غوطہ دے کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے میں نے دیکھا کہ وہ ایک ننگی تلوار ہاتھ میں لئے تخت پر کھڑا ہے اور اس کے سامنے ایک نوجوان مقتول پڑا ہے جس کا سر زخمی ہے اور جسم پر خون بہہ رہا ہے میرے متعلق سوال کیا گیا کہ یہ کون ہے۔ جنوں نے کہا یہی قاتل ہے نیز اس نے میری طرف غصہ کی حالت میں دیکھا اور کہا اے شہر کے استاد تو نے اس نوجوان کو ناحق قتل کیوں کیا ہے۔ میں نے انکار کرتے ہوئے کہا خدا کی قسم میں نے اسے قتل نہیں کیا آپ کے خادموں نے مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اس کے ہاتھ کا خون سے لتھڑا ہوا عصا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے ہی قتل کیا ہے دیکھا تو عصا کو واقعی خون لگا ہوا تھا۔ مجھ سے اس خون کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے کہا اس سے تو میں نے ایک سانپ کو مارا ہے اور یہ اس کا خون ہے۔ بادشاہ کہنے لگا اے جاہل وہ سانپ یہی میرا بیٹا ہے یہ سنتے ہی ہکا بکا رہ گیا۔ پھر

قاضی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ یہ شخص اپنے قاتل ہونے کا اقراری ہے تم اس کے قتل کا حکم دے دو قاضی نے میرے قتل کا حکم دے دیا۔ بادشاہ نے تلوار کھینچ کر مجھ پر وار کرنے لگا تو میں نے اپنے دل سے اپنے شیخ استاد حضرت غوثِ اعظم کی طرف ملتجی ہوا اور مدد طلب کی فوراً ایک نورانی مرد نمودار ہوا اور بادشاہ سے کہنے لگا کہ اس شخص کو قتل نہ کرو یہ تو حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا مرید ہے اگر وہ اس کے سبب تم پر عتاب فرمائیں تو تم کیا جواب دو گے۔آپ کا نام سنتے ہی اس نے تلوار ہاتھ سے نیچے پھینک دی اور مجھے کہا اے شہری استاد میں نے حضرت غوث الاعظم کے ادب و تعظیم کی خاطر تجھے اپنے بیٹے کا قصاص معاف کیا اب تم ہی اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کے لئے بخشش کی دعا مانگو۔ پھر اُس نے مجھے یہ خلعت پہنا کر جنات کے ساتھ رخصت کر دیا جو مجھے وہاں لے کر گئے تھے وہ مجھے اس مکان میں چھوڑ کر میری نظر سے پوشیدہ ہو گئے۔

آں شاہ سرفراز که غوث الثقلین است

دراصل صحیح النسب از طرفین است

وہ عالی مرتبہ بادشاہ جو جن و انس کے فریادرس ہیں بلحاظ حسب و نسب نجیب الطرفین ہیں۔

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے

چاہتے ہیں کہ گھٹا دیں کہیں پایہ تیرا

## حل لغات

اس پہ، ایسی صورت میں۔ قہر، ظلم، آفت۔ چند، تھوڑے سے۔ گھٹا دیں، کم کر دیں۔ کہیں، کسی طرف، کسی جگہ۔ پایہ، مرتبہ، بلندی قدر۔

## شرح

اے محبوبِ ربانی، غوثِ صمدانی! یہ سب کو معلوم ہے کہ آپ کا وار کبھی خالی نہیں جاتا ایسی صورت میں بھی آپ کے کچھ دشمن یہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح موقعہ ہاتھ لگے اور وہ آپ کا بلند مرتبہ کم کر دیں حالانکہ ان کی یہ حرکتیں ان کے لئے ایک دن آفت و مصیبت بن کر ان کے گلے پڑ جائیں گی۔ چنانچہ آپ کے ابتدائی دور میں نفد سزا مل جاتی تھی لیکن بعد کو باشارہ حبیبِ خدا ﷺ نے اسے ترک کرا دیا۔ چنانچہ تفریح الخاطر میں ہے کہ شروع شروع میں آپ پر جلالیت کا بہت غلبہ تھا اس غلبہ کی حالت یہ تھی کہ جو شخص آپ کا نام بے وضو لیتا اس کا سر تن سے جدا ہو جاتا اور وہ مر جاتا تو حضرت محبوب سبحانی،

قطبِ ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے اپنے نانا جان حضرت محمد مصطفی ﷺ کو دیکھا کہ آپ فرمارہے ہیں کہ بیٹا اس حالت کو چھوڑ دو کیونکہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں لوگ میرا اور میرے رب تعالیٰ کا نام بھی بغیر ادب کے ذکر کیا کریں گے آپ نے نبی پاک، شہ لولاک ﷺ کی اُمت پر رحم کھا کر اس حالت کو ترک کردیا۔ (حبیب کبریا)

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

## حل لغات

عقل ہوتی (اردو) ان کو اگر عقل ہوتی، کچھ علم وفہم ہوتا تو (اردو) یقیناً لڑائی (اردو) مقابلہ، جنگ و جدال۔

گھٹائیں (اردو) مرتبہ، کم کریں۔ منظور (عربی) پسند۔ بڑھانا (اردو) مرتبہ دینا، عظمت عطا کرنا۔

## شرح

اے غوث الاعظم سید الاولیاء آپ کو تو خود اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا مرتبہ دیا ہے آپ کو درجہ محبوبیت پر فائز فرمایا ہے یہ نادان مخالف لوگ کچھ بھی احساس وفہم رکھتے تو آپ کی عزت وعظمت کو کبھی کم کرنے کے لئے بیان نہ کرتے پھرتے۔ آپ کی تنقیص دراصل رب تعالیٰ سے جنگ ہے اس لئے کہ آپ کو عزت بخشنے والا رب تعالیٰ ہی ہے۔

## حدیث قدسی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب۔ (بخاری شریف)

جس نے میرے ولی کو تکلیف پہنچائی بے شک میں نے اس سے اعلان جنگ کیا۔

اللہ تعالیٰ کے اعلانِ جنگ کے دو معانی ہیں۔

(۱) اس کی دولتِ ایمان چھین لیتا ہے اس لئے روض الریاحین میں قاعدہ لکھا ہے کہ جو کسی ولی اللہ سے گستاخی کرتا ہے تو اس کا خاتمہ خراب ہوتا ہے اس پر ہزاروں واقعات شاہد ہیں ہمارے دور میں مولوی غلام خاں (راولپنڈی) کا حال سب کو معلوم ہے۔ اخبارات میں اس کے متعلق اشارے کنائے سے اس کا حال شائع ہوا۔ جہاں مرا وہاں سے عینی شاہدوں کے خطوط پاکستان میں پہنچے۔ تفصیل فقیر کی کتاب "گستاخوں کا برا انجام" میں دیکھئے۔

ایک جدید واقعہ اخبار ملاحظہ ہو۔

(۴) دنیا میں کسی طرح کی سزا میں مبتلا کر دینا اس پر ہزاروں کتابوں اور اخباروں میں چھپے اور شائع ہوتے ہیں۔ ۱۹۸ء کے اخبار نوائے وقت کے جمعہ میگزین ۳۱ اکتوبر میں ایک واقعہ شائع ہوا کہ دھپ کا یہ واقعہ بقول لطیف ہمایہ والا ۶۰ ۱۹۵۹ء میں میکلوڈ روڈ پر لاہور ہوٹل کے آس پاس ہی کہیں پیش آیا بقول لطیف ہمایہ والا کے عید کا دن تھا اور وہ چند دوست مل کر باغ جناح کی سیر کے لئے گھر سے نکلے ابھی وہ اپنے گھروں سے چند قدم ہی دور گئے تھے کہ ایک نیم برہنہ فقیر ان کے سامنے آ گیا۔ یہ فقیر ان جوانوں کے لئے کوئی اجنبی یا نامانوس شخصیت نہ تھا اس کو وہ پہلے ہی اس علاقے میں ادھر اُدھر گھومتے دیکھ چکے تھے انہیں یہ بھی پتہ تھا کہ اپنے آپ میں گم یہ فقیر کسی سے بولتا ہے نہ کسی سے کچھ مانگتا ہے وہ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس دنیا سے کوئی سروکار نہ رکھے ہوئے ہے۔ ادھر وہ خود اہل دنیا کے لئے ایک نظر انداز شدہ شے تھی نہ وہ کسی سے تعرض کرتا تھا نہ کوئی اس سے لیکن نہ جانے عید کے دن کی خوشی کا اثر تھا یا انواع و اقسام کے کھانوں پر خوری کا خمار کا۔ نتیجہ کہ لطیف کے شوخ دوست نے آگے بڑھ کر اس فقیر کے سر پر ایک "دھپ" جمایا (تھپڑ تھا نہ کہ چپت یا تھپڑ اگر سر پر لگائی جائے تو وہ دھپ ہو جاتا ہے) بس جناب یہ دھپ لگانا ہی اس نوجوان کے لئے قیامت کا پیغام بن گیا۔ فقیر نے پیچھے مڑ کر ایک نگاہ اس نوجوان پر ڈالی کچھ نہ کہا کچھ نہ بولا کوئی دنیا دار تھوڑا ہی تھا کہ احتجاج کرتا یا اول فول بکتا۔ بس اس نے تو جو کرنا تھا کر دیا اور پھر اپنی راہ لی مگر نوجوان اپنی راہ بھول بیٹھا اور کیسے نہ بھولتا اسے کچھ نظر آتا کچھ دکھائی دیتا تو وہ راہ بھی دیکھتا اس نے سمجھ کہ اس کا وہم ہے لہٰذا پہلے تو اس نے جلدی جلدی آنکھوں کو ملا اور پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کی مگر اس کوشش سے کیا ہو سکتا تھا آنکھوں میں بصارت رہ گئی ہوتی تو اسے کچھ نظر بھی آتا...... اور پھر اچانک ہی اس پر انتہائی خوفناک حقیقت کا انکشاف ہوا یعنی کہ وہ اندھا ہو چکا ہے۔ فقیر کو دھپ جمانے کے نتیجے میں اس جسارت کی سزا میں اس کی بینائی اس سے چھن گئی ہے اور پھر وہ جو ابھی ایک دو لمحے پہلے نشہ شباب میں بدمست چلبلاہٹ اور شوخی کی تصویر بنا ہوا تھا انتہائی بے بسی کے عالم میں چیخا۔

ہائے او میں اندھا ہو گیا او مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا مجھے بچاؤ مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔ لطیف اور اس کے دیگر دوست جو اسے پہلے ہی پریشانی کے عالم میں آنکھوں کو ملتے اور رگڑتے دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ اس کی چیخ و پکار پر بکے بکے رہ گئے ایک لمحہ کے لئے تو خود ان کی بھی دنیا اندھیری ہو گئی اور جب وہ سنبھلے تو کچھ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ اب کریں تو کیا کریں البتہ اتنی سمجھ ان سب کو آ گئی تھی کہ یہ سب کچھ اس "دھپ" کا کیا دھرا ہے جو ان کے ایک لمحے پہلے کے شوخ دوست نے حال مست فقیر کے سر پر رسید کیا ہے۔ بہرحال بیچارگی اور پریشانی کے عالم میں اپنے دوست کو پکڑ کر اس کے گھر لائے گھر والوں کو جب حقیقت حال کا علم ہوا تو وہاں بھی ایک کہرام مچ گیا "نہ تے پن" کے چارہ کی سوچنے لگے سب کے جی میں یہی آیا

کہ اب چارہ سازی بھی وہیں سے ہوگی جہاں سے درد ہے چنانچہ اب سب نے مل کر اس فقیر کی تلاش شروع کی بصد مشکل کہیں وہ ملا تو ان لوگوں نے جوان کو اس کے قدموں میں ڈال دیا۔ فقیر حال مست کے دل میں قہر کے بجائے محبت کے جذبات پیدا ہوئے اس نے ایک پیار بھری نظر اس جوان پر ڈالی جو عجز و انکساری کی تصویر بنا اس کے قدموں پر پڑا اپنی گستاخی کی معافی مانگ رہا تھا اور دوسرے ہی لمحے وہ بینا ہو چکا تھا اس کی آنکھوں کی روشنی اسے واپس مل گئی تھی وہ خوشی سے اچھلتے ہوئے چیخ اٹھا "او میں تو ٹھیک ہو گیا ہوں، مجھے نظر آنے لگ گیا ہے"

دوست اور گھر والے خوشی سے اس کی بلائیں لینے لگے اور مارے مسرت کے ایک دوسرے کے گلے ملنے لگے۔ فوری اور بے پناہ مسرت کے ان لمحات میں کچھ دیر کے لئے سب لوگ فقیر کے وجود سے غافل ہو گئے اور جب ان کو فقیر کا خیال آیا تو وہ اس وقت تک جا چکا تھا سب نے مل کر اسے بہتیرا تلاش کیا مگر اس نے ملنا تھا نہ ملا اور ملتا بھی کیوں "بے نوائی" و "بے ثنائی" کے یہ تمنائی خدا مست فقیر وہاں کہاں ٹھہرتے ہیں۔ جہاں یہ ایک دفعہ "فنا" ہو جائیں کہ یہ شیوہ تو دنیا داروں اور شعبدہ بازوں کا ہو سکتا ہے مگر اللہ والوں کا نہیں اور وہ تو اللہ والا تھا....... سو پھر اس علاقے میں وہ کبھی نظر نہ آیا مگر نتیجہ اس تمام ماجرے سے یہی نکلا کہ زنہار جو کسی کو حقیر جان کر دھپ جماؤ یا ستاؤ کہ کیا پتہ۔

درین گرد سوارے باشد

## ایک اور گستاخ

مولوی سلطان محمود دیوبندی وہابی وضع کھٹیالہ شیخ ضلع گجرات نے بائیس برس دہلی میں درسِ حدیث پڑھایا آخر عمر میں گھر پر مدرسہ کھولا۔ ایک مرتبہ حدیث شریف پڑھ رہا تھا جس میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "میں آگے پیچھے برابر دیکھتا ہوں" گستاخانہ لہجہ میں کہا کیا آپ کے........ (معاذ اللہ) اس گستاخی کا نتیجہ یہ نکلا کہ چند دنوں کے بعد گلی کوچوں میں مارا مارا پھرتا رہتا جب مرا تو شکل بگڑ گئی اس لئے ایامِ مرضِ الموت میں اس کے ورثاء اس کا چہرہ نہیں دیکھنے دیتے تھے شکل مکمل طور پر بدل چکی تھی ورثاء نے رات کو اندھیرے میں دفنایا لیکن صبح کو سارے گورستان میں عفونت پھیل گئی۔ عفونت کو ختم کرنے کے لئے مزدوروں کے ذریعے ایک سو بورے مٹی کے ڈالے گئے مزدور عفونت کی وجہ سے بیمار پڑ گئے جنہیں کافی علاج معالجہ کے بعد آرام ہوا۔ (قاضی مسعود صاحب ادو مسجد بیلی ڈنگہ شریف، ضلع گجرات)

[illegible]

[illegible]

## حل لغات

ورفعنا لک ذکرک، قرآن مجید کی آیت کا جملہ ہے پارہ ۳۰ سورۃ الم نشرح اس کا معنی ہے اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا (اعلیٰ حضرت) اس سے مراد جناب رسولِ دو جہاں ﷺ کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ سایہ، مشہور لفظ ہے بمعنی پرچھائیں، نقشِ قدم۔ بول بالا، اونچی بات۔

## شرح

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی شان میں "ورفعنا لک ذکرک" فرمایا اور آپ کا ذکر اونچا کیا اور چونکہ حضرت غوثِ پاک قدم بقدم متبع رسول اللہ ﷺ ہیں اس لئے "ورفعنا لک ذکرک" کا یہ سایہ ان پر بھی پڑتا ہے اس لئے حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کل ولی له قدم وانی علی قدم النبی بدر الکمال

اور ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں حضور ﷺ کے نقشِ قدم پر ہوں جو کمالات کے بدرِ کامل ہیں۔

ایک مرتبہ محبوبِ سبحانی، غوثِ صمدانی، قطبِ ربانی قدس سرہ النورانی حضور اکرم ﷺ کے روضۂ انور پر چالیس دن تک کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھتے رہے۔

ذنوبی کموج البحر بل هی اکثر
کمثل الجبال الشم بل هی اکبر
ولکنها عند الکریم اذا عفا
جناح من البعوض بل هی اصغر

میرے گناہ سمندری موجوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے زیادہ ہیں بلند پہاڑوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑے ہیں لیکن جب کریم بخشے گا تو یہ مچھر کے پر کی مانند ہیں بلکہ اس سے بھی چھوٹے ہیں۔

دوسری بار جب حاضر ہوئے تو گنبدِ خضریٰ کے سامنے یہ اشعار پڑھے

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها
تقبل الارض عنی وهی نائبتی
وهذه نوبة الاشباح قد حضرت
فامدد یمینک کی تحظی بها شفتی

حالت بعد میں اپنی روح کو (آپ کی خدمت میں) بھیجا تھا جو میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی اور اب میں خود حاضر ہوا ہوں سو اپنا داہنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میرے ہونٹوں کو ان کے چومنے کا فخر حاصل ہو۔

پس اسی وقت نبی کریم ﷺ کا دستِ رحمت ظاہر ہوا آپ نے مصافحہ فرمایا اس کو بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھا۔

اسی قسم کا واقعہ سیدنا احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی مشہور ہے اور قبر انور سے فقد جواب پانے والوں کی فہرست طویل مثلاً سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا جلال الدین بخاری اوچی اور امام احمد رضا بریلوی رحمہم اللہ۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

## حل لغات

مٹ گئے، نیست و نابود ہو گئے، تباہ و برباد ہو گئے۔ اعداء، جمع عدو کی دشمن، مخالف، حاسد۔ نہ مٹا ہے نہ مٹے گا، نہ ختم ہوا اور نہ ختم ہوگا۔ چرچا، شہرت، تذکرہ۔

## شرح

اے شہرت دوام والے آقا آپ کی شہرت اور تذکرہ کے مخالف اور آپ کے دشمن پہلے بھی پیدا ہوئے اور اب بھی ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے دشمنی اور مخالفت میں مر کر دفن ہو گئے اسی طرح اب بھی فنا کے گھاٹ اتر جائیں گے اور آئندہ بھی ان کا یہی حشر ہوگا اور سب کے سب گمنامی کے دبیز پردے میں چھپ جائیں گے مگر آپ کی شہرت اور تذکرے دشمنوں کی مخالفتوں کے باوجود نہ پہلے کبھی ختم ہوئے اور نہ کبھی ختم ہوں گے۔

## غلطی کا ازالہ

یہ دونوں اشعار عوام بلکہ بہت سے واعظین حضور سرورِ عالم ﷺ کے لئے پڑھتے ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں اشعار نبی پاک ﷺ کے لئے بلا صلاحیۃ ہیں لیکن اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں لکھے ہیں اور اس کی تشریح فقیر نے سابقہ اوراق میں لکھی ہے۔

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

## حل لغات

گھٹائے سے، مرتبہ کم کرنے سے۔ نہ گھٹتا ہے نہ گھٹے، نہ پہلے کبھی بے قدر ہوا نہ اب۔ بڑھائے، بلند مرتبہ کرے۔

## شرح

اے محبوبِ صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو تو آپ کا عزت دینے والا اللہ تعالیٰ بلندی درجات عطا فرماتا ہے کوئی مخالف اور کوئی دشمن آج تک آپ کے بلند درجات کو نہ کم کر سکا ہے اور نہ کبھی کم کر سکے۔

صدیاں گزر گئیں مخالفین نے بھی طرح طرح کے حیلوں سے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام مٹانا چاہا لیکن قدرت نے ہر دور میں آپ کے نام کو روشن فرمایا۔ آزما کر دیکھئے جہاں اسلام ہے وہاں غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی چرچا ہے۔

اس کی وجہ ظاہر ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر صاحبِ سلسلہ کے محسن ہیں اور محسن کے احسان کا چرچا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں اہل سنت اپنا وجود منوانا چاہتے وہاں محافلِ گیارہویں منعقد کر کے مخالفین پر غلبہ پاتے ہیں۔ اسی لئے تمام ممالک جہاں مسلمان ہیں اپنے محسن کی محافل قائم کرتے ہیں فقیر انگلینڈ جا کر حیران رہ گیا ہے غیروں کے ملک خدا ورسول ﷺ کے اذکار کے ساتھ گیارہویں کے بھی خوب چرچے دیکھے۔

سم قاتل ہے خدا کی قسم ان کا انکار
منکرِ فضلِ حضور آہ یہ لکھا تیرا

## حل لغات

سم، زہر۔ قاتل، جان لیوا، مار ڈالنے والا۔ انکار، نہ ماننا، اقرار کی ضد۔ منکر، انکار کرنے والا۔ فضل، فضیلت۔ حضور، حاضر ہونے والا، اردو میں کلمۂ ادب واحترام ہے جو بڑے آدمی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔ آہ، کلمۂ تاسف۔ لکھا، تقدیر و قسمت۔

## شرح

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مخالفین کا فضائل غوثیہ سے انکار کرنا ان کے لئے جان لیوا زہر کی طرح ہے اس لئے کہ خدائے منعم کے انعام واکرام سے انکار ہے۔ اے مخالف مجھے تیری بدقسمتی پر بڑا افسوس ہے اس لئے کہ تیری قسمت میں حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا منکر ہونا درج ہو چکا ہے جو بدبختی کی واضح دلیل ہے فرمایا غوثِ پاک رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے

تکذیبکم سم قاتل لا دیا نکم وسبب لذھاب دینا کم واخراکم

تمہاری تکذیب تمہارے دین کے لئے زہر قاتل اور تمہاری دنیا و آخرت کی بربادی کا موجب ہے۔ (حاشیہ حدائق)

میرے سیاف کے خنجر سے تجھے باک نہیں
چیر کر دیکھے کوئی آہ کلیجہ تیرا

## حل لغات

سیاف، تلوار کا دھنی۔ خنجر، کٹار ایک قسم کا چھرا۔ باک، خوف۔ چیر کر، کھول کر، چاک کر کے۔ آہ (افسوس کا کلمہ)

کلیجہ، کلیجہ، دل۔

## شرح

میرے تلوار کے دھنی کی کٹار سے اے مخالفت کرنے والے ظاہری طور پر تو محسوس ہوتا ہے کہ تجھے ذرا بھی خوف نہیں لیکن اگر چیر کر دیکھا جائے تو مارے دہشت کے تیرا کلیجہ پھٹا پڑتا ہے۔

خود فرمایا

اما سیاف انا قتال انا سلاب الاحوال.

سیاف اور قتال احوال کا سلب کرنے والا ہوں۔

اعدائے اولیاء کو ہم نے آزمایا ہے کہ انہیں ہر دلی سے دشمنی کے باوجود جب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سنتے ہیں جل بھن جاتے ہیں پھر وہ اگر اسی حالت میں یعنی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دشمنی میں مرتے ہیں تو حرام موت مرتے ہیں۔ مصرعہ اول میں مخالف اولیاء کی عادت بتائی گئی ہے کہ بظاہر وہ کہتے ہیں کہ ہم اولیاء اللہ کے نیازمند ہیں اگر کوئی ان میں گستاخ ہے تو ڈھٹائی سے کہہ اٹھتا ہے کہ اگر اولیاء اللہ بالخصوص غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر کچھ کر سکتے ہیں تو کر لیں وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے لیکن یہ تو صرف ان کی زبانی بات ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی ان کا دل چیر کر دیکھے یعنی ان کے اندرونی راز سے آگاہ ہو جائے تو اسے پتہ چلے گا کہ انہیں اولیاء اللہ سے کتنا بغض و عداوت ہے جیسا کہ مصرعہ ثانی میں فرمایا تجربہ شاہد ہے ناظرین دشمنانِ اولیاء کے طریقۂ کار کو خود دیکھ رہے ہیں کہ وہ زبانی طور پر کیسے اولیاء اللہ سے محبت و عقیدت کا دم بھرتے ہیں لیکن جب بھی بس چلتا ہے تو ان سے دشمنی کے نہ صرف اظہار بلکہ ان کے خلاف کوئی کسر نہیں

چھوڑتے۔

ابن زہرہ سے ترے دل میں ہیں یہ زہر بھرے
بل بے او منکر بے باک یہ زُہرا تیرا

## حل لغات

ابن، لڑکا۔ زہرہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب مبارک۔ ابن زہرہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لڑکے، مجازاً غوثِ پاک اس لئے کہ وہ حسنی و حسینی ہیں۔ زہر، کینہ، بغض۔ بل بے، کلمہ استعجاب، واہ رے۔ او، ندا برائے تحقیر۔ منکر، انکار کرنے والا۔ بے باک، نڈر۔ زہرا، پتا، ہمت۔

## شرح

حضور غوثِ پاک سے جو ابن فاطمہ زہرا ہیں اے مخالف تیرے دل میں کینہ و بغض بھرا ہے۔ اے منکر بے خوف مجھے تیری ہمت و جرأت پر سخت تعجب ہے۔
تعجب اس لئے ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات و فیوض و برکات اظہر من الشمس ہیں لیکن منکر محروم ہیں یہ ایسے ہے جیسے کفار و مشرکین نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے معجزات دیکھے اور نہ مانے تو ان پر بھی تعجب کیا گیا۔

بازِ اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اُڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

## حل لغات

باز، ایک مشہور شکاری پرندہ۔ اشہب، سفید۔ بازِ اشہب، مقاماتِ الوہیت میں بلند پروازی کرنے والا جس طرح شاہین فضاؤں میں پرواز کرتا ہے یہ لقب ہے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ آنکھیں پھرنی، بیزار ہونا۔ دیکھ، خبردار، دھیان کر۔ اُڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا، طوطا مشہور پالا جانے والا پرندہ، طوطا اُڑ جانا بمعنی حواس باختہ ہو جانا۔ ایمان کا طوطا اُڑ جانا، ایمان جاتا رہنا، بے ایمان ہو جانا۔

## شرح

اے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تصرف کے منکرو! حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تابعداری و فرمانبرداری سے بیزاری محسوس کرنا ایمان جاتے رہنے اور بے ایمان ہو جانے کے مترادف ہیں خبردار ہوشیار یہ تیری بے بیزاری کہیں تیرے بے ایمان ہو جانے کا سبب نہ بن جائے تو تو اس وقت کہیں کا نہ رہ جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر ولی کے لئے

"اذنۃ بالحرب" (بخاری شریف)

ن کے دشمن سے میرا اعلان جنگ ہے۔

اور روض الریاحین میں ہے کہ اعلانِ جنگ سے مراد ہے کہ ولی اللہ کے دشمن خاتمہ ایمان پر نہیں ہوتا اور بالخصوص غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمنوں کو ہم نے مرتے دیکھا اور سنا کہ وہ بُری سے بُری موت سے مرے۔

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے<br>
کہیں نیچا نہ دکھا دے تجھے شجرا تیرا

## حل لغات

شاخ، درخت کی ٹہنی۔ جڑ، اصل۔ فکر، میں ہے، تدبیر میں ہے۔ نیچا نہ دکھا دے، شرمندہ نہ کرے۔ شجرا، دراصل شجرہ ہے "درخت" اور اصطلاح صوفیہ میں سلسلۂ بیعت۔

## شرح

سلسلۂ بیعت میں داخل ہونے کے بعد حضرت غوثِ پاک کی کرامات وعظمت کا منکر ہو کر جڑ کاٹنے کی تدبیر کر رہا ہے تیرا اس سلسلہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا کہیں تجھے ذلیل و خوار نہ کر دے۔

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں قادری کہلوا کر وہابیت کے اثرات سے اولیاء کرام کے شان میں بیہودہ بکواسیں کرتے ہیں ان کا حال ان اعدائے اولیاء جیسا ہوتا ہے کہ ان کا بھی خاتمہ ایمان پر نہیں ہوتا۔

## قاعدہ

امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب روض الریاحین میں قاعدہ کلیہ لکھتے ہیں کہ جسے کسی ولی کامل سے بغض ہو اس کا خاتمہ خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ ([illegible])

حق سے بدہو کے زمانہ کا بھلا بنتا ہے
ارے میں خوب سمجھتا ہوں معما تیرا

## حل لغات

حق،حق تعالیٰ۔بد،بُرا۔زمانہ کا بھلا بنتا ہے،لوگوں کے سامنے اچھا بننا چاہتا ہے۔ارے،حقارت ونفرت کا لفظ۔
معمہ،پوشیدہ اور پیچیدہ بات،پہیلی اور چیستاں۔

## شرح

حضرت غوث پاک کی مذمت کرکے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُرا ہے اگرچہ بظاہر تو عوام کا خیرخواہ بن جاتا ہے۔
ارےاوبذر میں تیری پہیلی خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں ہم نے تجربہ کیا ہے کہ یہ اعدائے اولیاء بالخصوص دشمنانِ غوث الوریٰ
لوگوں کے بظاہر خیرخواہ بنتے ہیں کہ توحید کا درس دیتے اور شرک سے بچاتے ہیں لیکن اصلی مقصد یہی ہے کہ غوث اعظم اور
اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام لیوا ان کی دام تزویر میں آ جائیں ان بستر بندوں کو دیکھ لیجئے کہ دات دن دردر کے
دھکے کھاتے پھرتے عوام کو دین کی باتیں سکھانے کے رنگ میں کس طرح بدمذہب بناتے ہیں۔اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے
ان کے معمہ کو حل فرمایا ہے اور ان کے طفیل ان کے غلام خوب سمجھتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ہمارے دور میں صلح کلیت کا مرض
بڑھ رہا ہے کہ وہ بھی ان مکاروں کے مکروفریب کو خوب جانتے ہیں لیکن نامعلوم کس لالچ اور طمع اور کس خوف سے ان
مکاروں کی مکاریوں پر نہ صرف پردہ ڈالتے بلکہ ان کی طرفداری کرکے الٹا اپنوں سے کٹ رہے ہیں۔(اللہ تعالیٰ ہدایت
دے۔آمین)

سگِ در تیرے دیکھے تو بکھرتا ہے ابھی
بند بند بدن اے روبہ دنیا تیرا

## حل لغات

سگِ در،دروازے کا کتا۔بکھرتا ہے،منتشر ہوتا ہے،برباد ہوتا ہے۔روبہ،لومڑی۔

## شرح

آپ کا سگِ در یعنی مرید ہوکر آپ کو غلط نگاہ سے دیکھے تو فوراً برباد ہو جاتا ہے۔
حاشیہ پر لکھ کہ "ارشارہ بقصة صنعانی" اس کا قصہ مشہور ہے اور فقیر نے اوراقِ گذشتہ میں ان کا واقعہ تفصیل

سے لکھ دیا ہے۔

قصہ مذکورہ کے علاوہ ہر دور میں یہ تجربہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ والوں سے بغض کی شامت لے ڈوبتی ہے بالخصوص سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عداوت کے نتیجہ میں وہ شخص نہ دنیا کا رہتا ہے اور نہ آخرت کا۔

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ
بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا

## حل لغات

غرض، خلاصہ کلام۔ خاطر، دل۔

## شرح

خلاصہ کلام یہ کہ دنیا میں رہ کر پھسلنے کا خطرہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ

یصبح مومناً یمسی کافراً. (او کما قال)

صبح کو مومن ہوتا ہے تو شام کو کافر۔

یعنی ابتدائی دور اہل ایمان میں پھر کوئی بُری صحبت ملی یا کوئی ایسا جھٹکا لگا کہ وہ کافر ہو گیا ہزاروں مثالیں دورِ حاضر میں آنکھوں کے سامنے ہیں کہ بہت سے اچھے خاندانی لوگ بدمذہب مرزائی، شیعہ، وہابی بن کر مرے۔ اسی لئے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعائیہ کلمہ فرمایا

ثالا مول سلامت نیواں رہ وچ لڑدے چور۔

خدا کرے دامن سلامت لے کر دنیا سے جاؤں یہ تو رستے میں چور لوٹتے ہیں۔

ڈاکہ ڈال کر ایمان کی پونجی چھین لیتے ہیں بالخصوص دورِ حاضرہ کا حال زبوں تر ہے کہ ہر بدمذہب اپنے ظاہری اسباب کی قوت سے عوام کو گمراہ کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے اور سنی مذہب اپنے وسائل کی کمی کی وجہ سے عوام کو پوری طرح سنبھال نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر طرف سے بدمذہبی پھیلتی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد کو بدمذہبی سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس کا علاج بتایا کہ اگر کسی کو ایمان بچانا ہے تو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن پکڑے آپ کا نام لیوا بن جائے اس کا ایمان بھی محفوظ رہے گا اور خاتمہ بھی ایمان پہ ہوگا اور کل قیامت میں غوثِ اعظم رضی

اللہ تعالٰی عنہ کی امان میں ہوگا اس کی تفصیل فقیر ابتداء میں عرض کر چکا ہے۔

## خاطر پہ قبضہ تیرا

اس جملہ سے مخالفین تو جل بھن جاتے بلکہ شرک کا فتوی جاری کرتے ہیں لیکن جنہیں غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عقیدت ہے ان کے لئے خود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد کافی ہے۔ آپ بہجۃ الاسرار میں سے امام احمد رضا قدس سرہ اس مسئلہ کو رسالہ فقہ شہنشاہ میں بیان فرمایا۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ عرفات میں ۶۲۳ھ میں دو بزرگ بیٹھے اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکر خیر کرنے لگے حضرت صالح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی حقیقت سنائی پھر دوسرے بزرگ گویا ہوئے۔ فرمایا

وانا ایضاً کنت جالساً بین یدیہ فی خلوتہ فضرب بیدہ فی صدری فاشرق فی قلبی نور علی قدر مرأۃ الشمس ووجدت الحق من وقتی وانا الی الآن فی زیادۃ من ذلک النور (فقہ شہنشاہ صفحہ ۱۸، ۱۹)

یونہی میں بھی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے حضور کی خلوت میں حاضر تھا حضور نے دست مبارک میرے سینے پر مارا ایک نور قرص آفتاب کے برابر میرے دل میں چمک اٹھا اور اسی وقت سے میں نے حق کو پایا اور آج تک وہ نور ترقی کر رہا ہے۔

اور حضرت بشر بن محفوظ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا بارہ بزرگ حضور غوثِ اعظم کے حضور حاضر ہوئے آپ نے فرمایا

لیطلب کل منکم حاجۃ اعطیھا لہ.

تم میں ایک ایک مراد مانگے کہ ہم عطا فرمائیں۔

اس پر دس صاحبوں نے دینی حاجتیں متعلق علم و معرفت اور تین شخصوں نے دینوی عہدہ و منصب کی مرادیں مانگیں جو بہجۃ الاسرار شریف میں مفصل مذکور ہیں اور ان بارہ بزرگوں کے اسماء بھی ان کی حاجاتِ طلبی پر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا

کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک، وما کان عطاء ربک محظورا

(پارہ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۲۰)

ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی تمہارے رب کی عطا سے اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں۔

راوی فرماتے ہیں بخدا جس نے جو مانگا تھا پایا میں نے بھی ایک مراد چاہی تھی کہ ایسی معرفت مل جائے کہ واردات

قلبی میں مجھے تمیز ہو کہ یہ وارد اللہ تعالیٰ سے ہے اور یہ نہیں یہی راوی ان دوسرے رفقاء کی مرادیں بیان کر کے اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ

واما ان فان الشیخ رضی اللہ تعالی عنہ وضع یدہ وانا جالس بین یدیہ فی مجلسہ ذلک فوجدت فی الوقت العاجل نورافی صدری وانا الی الآن افرق بین موارد الحق والباطل وامیز بہ بین احوال الھدی والضلال وکنت قبل ذلک شدید القلق لا لتباسھا علی

اور میری یہ کیفیت ہوئی کہ میں حضور غوث اعظم کے سامنے حاضر تھا آپ نے اس مجلس میں اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا فوراً ایک نور میرے سینے میں چمکا کہ آج تک میں اس نور سے تمیز کر لیتا ہوں کہ یہ وارد حق ہے اور یہ باطل یہ حال ہدایت ہے اور یہ گمراہی اور اس سے قبل مجھے تمیز نہ ہو سکنے کے باعث سخت رہا کرتا تھا۔

## شہاب سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اپنا حال

سلسلہ سہروردیہ کے بانی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ اپنا حال بتاتے ہیں کہ جوانی میں مجھے علم کلام کا بہت بڑا شغف تھا اس مسئلہ پر کتابیں ازبر حفظ کر لی تھیں اور اس میں خوب ماہر ہو گیا تھا۔

میرے عم مکرم و پیر معظم حضرت سیدی نجیب الدین عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے منع فرماتے تھے اور میں باز نہ آتا تھا ایک روز مجھے ساتھ لے کر بارگاہ غوثیت پناہ میں حاضر ہوئے راہ میں مجھ سے فرمایا اے عمر (حضرت شیخ شہاب سہروردی کا اسم گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہم اس وقت اس کے حضور حاضر ہونے کو ہیں جس کا دل اللہ کی طرف سے دیتا ہے دیکھو ان کے سامنے با حتیاط حاضر ہونا کہ ان کے دیدار سے برکت ہو۔ جب ہم حاضر بارگاہ ہوئے میرے پیر نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی اے میرے آقا یہ میرا بھتیجا علم کلام (جس کے مضامین وہم بہت کی طرف لے جاتے تھے) میں آلودہ ہے میں منع کرتا ہوں نہیں مانتا حضور نے مجھ سے فرمایا اے عمر تم نے علم کلام میں کون سی کتاب حفظ کی ہے میں نے عرض کی فلاں فلاں کتاب۔

فمر یدہ علی صدری فواللہ ما نزعھا وانا احفظ تلک الکتب لفظۃ وانسانی اللہ جمیع مسائلھا ولکن وقر اللہ فی صدری العلم اللدنی فی الوقت العاجل فقمت بین یدیہ وان الطق بالحکمۃ وقال لی یا عمر انت آخر المشہورین بالعراق قال وکان الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ سلطان الطریق والمتصرف فی الوجود علی التحقیق. (بہجۃ الاسرار زبدۃ شہنشاہ)

حضور نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر پھیرا خدا کی قسم ہٹانے نہ پائے تھے کہ مجھے ان کتابوں سے ایک لفظ یاد نہ رہا اور ان

کے تمام مطالب اللہ نے مجھے بھلا دیئے ہیں اللہ نے میرے سینے میں فوراً علم لدنی بھر دیا تو میں حضور کے پاس سے حکمت الہیہ کا گویا ہو کر اٹھا اور حضور نے مجھ سے فرمایا کہ ملک عراق میں سب سے پچھلے نامور تم ہو گے یعنی تمہارے بعد کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا اس کے بعد شیخ سہروردی نے فرمایا کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ طریق اور متصرف فی الوجود علی التحقیق ہیں۔

## فائدہ

دلوں پر قبضہ کا بڑھ کر حوالہ اور کیا چاہیے کہ شیخ الشیوخ سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل سے تمام مطالب علم کلام مٹا کر اس کے عوض علم لدنی اور اسرار و رموز سے دل کو پُر فرما دیا۔

## شیخ الشیوخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعتراف

شیخ الشیوخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے بغداد میں چلہ بٹھایا تھا چالیسویں روز میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ الشیوخ ایک بلند پہاڑ پر تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس بکثرت جواہر ہیں اور پہاڑ کے نیچے انبوہ کثیر جمع ہے حضرت شیخ پیمانے بھر بھر کر وہ جواہر خلق پر پھینکتے ہیں اور لوگ لوٹ رہے ہیں جب جواہر کمی پر آتے خود بخود بڑھ جاتے ہیں گویا چشمے ابل رہے ہیں دن ختم کر کے میں خلوت سے نکلا اور حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو دیکھا تھا عرض کروں میں کہنے نہ پایا تھا کہ حضرت شیخ نے فرمایا تم نے جو دیکھا حق ہے اور اس جیسے کتنے ہی یعنی صرف اتنے جواہر نہیں جو تم نے دیکھے اتنے اتنے اور بہت ہیں یہ وہ جواہر ہیں جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم کلام کے بدلے میرے سینے میں بھر دیئے ہیں۔ (شہنشاہ بغداد صفحہ ۱۹)

## سو فقہاء کے علوم سلب

اسی بہجۃ الاسرار شریف میں ہے کہ جب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سہرہ ہوا فقہائے بغداد سے سو فقیہہ (فقاہت میں) سب سے اعلیٰ اور ذہین تھے اس بات پر متفق ہوئے کہ انواع علوم سے سو مختلف مسئلے حضور سے پوچھیں ہر فقیہ اپنا جدا مسئلہ پیش کریں تاکہ انہیں جواب دینے سے بند کر دیں کہ مشورہ گانٹھ کر سو مسئلے الگ الگ چھانٹ کر حضور اقدس کی مجلس وعظ میں آئے۔ حضرت شیخ مفرج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت مجلس مبارک میں موجود تھا جب وہ فقہاء آ کر بیٹھ گئے۔ حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر مبارک جھکایا اور سینۂ انور سے نور کی ایک بجلی چمکی جو کسی کو نظر نہ آئی۔

خدا چاہے اس بجلی نے ان سب فقیہوں کے سینوں پر گزر کیا۔ جس کے سینہ پر گزرتی ہے وہ حیرت زدہ ہو کر تڑپنے

لگتا ہے پھر وہ سب فقہاء ایک ساتھ چلانے لگے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور سر ننگے کر کے منبر اقدس پر گئے اور اپنا سر حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں پر رکھے۔ تمام مجلس سے ایک شور اُٹھا جس سے میں سمجھا کہ بغداد ہل گیا حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان فقیہوں کو ایک ایک کر کے اپنے سینہ مبارک سے لگاتے اور فرماتے تیرا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے یونہیں ان سب کے مسائل اور ان کے جواب ارشاد فرمائے۔ جب مجلس مبارک ختم ہوئی میں ان فقیہوں کے پاس گیا اور ان سے کہا یہ تمہارا کیا حال ہوا تھا بولے

لما جلسنا فقدنا جميع ماتعرفه من العلم حتى كانه نسخ منا فلم يمر بنا قط فلما ضمنا الى صدره رجع الى كل منا ما نزع عنه من العلم ولقد ذكرنا مسائلنا التي هيأنا هاله و ذكر فيها اجوبة لانعرفها

جب ہم وہاں بیٹھے جتنا علم تھا وہ سب ہم سے گم ہو گیا یہاں تک کہ گویا کبھی ہمارے پاس ہوا ہی نہ تھا جب حضور نے ہمیں اپنے سینہ مبارک سے لگایا ہر ایک کے پاس اس کا چھینا ہوا علم پلٹ آیا ہمیں اپنے وہ مسئلے بھی یاد دلا دئے تھے جو حضور کے لئے تیار کر کے لے گئے تھے حضور نے وہ مسائل بھی ہمیں یاد دلا دیئے اور ان کے وہ جواب ارشاد فرمائے جو ہمارے خیال میں بھی نہ تھے۔

اس سے زیادہ قلوب پر اور کیا قبضہ درکار ہے کہ ایک آن میں اکابر علماء کو تمام عمر کا پڑھا لکھا سب بھلا دیں پھر ایک آن میں عطاء فرما دیں۔ (فتح شہنشاہ ...)

## شیخ سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیرو مرشد کا ادب کیا

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پیر اور عم مکرم حضرت سیدی نجیب الدین عبدالقاہر سہروردی کے ہمراہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوا میرے شیخ نے حضور کے ساتھ عظیم ادب برتا اور حضور کے ساتھ ہمہ تن گوش بے زبان ہو کر بیٹھے۔ جب ہم مدرسہ نظامیہ کو واپس آئے میں نے اس ادب کا حال پوچھا تو فرمایا

ولا اتادب مع من صرفه مالكي في دحالي وفي قلوب الاولياء واحوالهم ان شاء امسكها وان شاء ارسلها (فتح شہنشاہ)

میں کیونکر ان کا ادب نہ کروں جن کو میرے مالک نے میرے ملک و حال میں اور تمام اولیاء کے قلوب و احوال پر تصرف بخشا ہے چاہیں روک لیں چاہیں چھوڑ دیں۔

**فائدہ**

دیکھئے قلوب پر کیسا عظیم قبضہ ہے۔

## دلوں پر قبضہ کا نمونہ

بہجۃ الاسرار میں ہے کہ عارف اکمل سید عمر بزار نے خبر دی کہ میں پندرہ جمادی الآخر ۵۵۶ھ روز جمعہ کو حضور پر نور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مسجد جامع کو جاتا تھا راہ میں کسی شخص نے حضور کو سلام نہ کیا میں نے اپنے جی میں کہا سخت تعجب ہے ہر جمعہ کو تو خلائق کا حضور پر تو ازدحام ہوتا تھا کہ ہم مسجد تک بمشکل پہنچ پاتے تھے آج کیا واقعہ ہے کہ کوئی سلام تک نہیں کرتا یہ بات ابھی میرے دل میں پوری آنے بھی نہ پائی تھی کہ حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا اور لوگ معاً تسلیم و مجرا کے لئے چاروں طرف دولت قرب نصیب تھی یہ خطرہ میرے دل میں آتے ہی معاً حضور نے میری طرف پھر کر دیکھا اور تبسم اور ارشاد کیا اے عمر تمہیں نے تو اس کی خواہش کی تھی

اوما علمت ان قلوب الناس بیدی ان شئت صرفتها عنی وان شئت اقبلت بها الی.

کیا تمہیں نہیں معلوم کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں۔

## شارح مشکوٰۃ صاحب مرقاۃ کا حوالہ

احناف اور جمہ اہل ملت کا مجدد حضرت علامہ مصنف تصانیف کثیرہ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نزہۃ الخاطر الفاتر شریف میں ذکر کی عارف باللہ سیدی نور الملت والدین جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف صفحہ ۲۶۸ میں اس حدیث کو لا کر ارشادِ اقدس کا ترجمہ یوں تحریر فرماتے ہیں

ندانسته که دلهائے مردم بدست من است اگر خواهم دلهائے ایشاں راز خود بگردانم واگرخواهم روی درخونکنم.

تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں اگر میں چاہوں تو ان کے قلوب اپنے سے ہٹا دوں چاہوں اپنی طرف متوجہ کردوں۔

## مصنف ممدوح مذکور کا دوسرا حوالہ

یہی سلطانِ العلماء حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مذکور میں لکھا کہ ابو صالح مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے شیخ ابو مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو صالح سفر کر کے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر کے حضور حاضر ہو کہ وہ تجھے تعلیم فقر فرمائیں۔ میں بغداد گیا جب حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا میں

نے اس ہیبت وجلال کا کوئی بندہ نہ دیکھا تھا۔ حضور نے مجھے تین چلے خلوت میں بٹھایا پھر میرے پاس تشریف لائے اور قبلہ کی طرف اشارہ فرمیا اے ابو صالح ادھر دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے میں نے عرض کی کعبہ پھر مغرب کی طرف اشارہ فرمایا ادھر دیکھ میں نے دیکھا تو میرا مرشد ابو مدین نظر آیا فرمایا کدھر جانا ہے کعبہ کو یا پیر و مرشد کے پاس۔ میں نے کہا اپنے پیر کے پاس فرمیا ایک قدم جانا چاہتا ہے یا جس طرح آیا تھا میں نے عرض کی جس طرح آیا تھا فرمایا یہ افضل ہے اس کے بعد فرمایا اے ابو صالح اپنے لوحِ دل کو عین اللہ کے ساتھ بالکل صاف کر لے میں نے عرض کی میرے آقا آپ اپنی مدد سے یہ صفت مجھے عطاء فرمائیں۔ یہ سن کر حضور نے ایک نگاہ کرم مجھ پر فرمائی۔

## قلوب خلائق آئینہ دار

بہجۃ الاسرار شریف صفحہ ۱۹۴ میں ہے کہ

كان شيخنا الشيخ محي الدين عبدالقادر رضي الله تعالى عنه اذا تكلم عن يقين لاشك فيه انما انطق فانطق واعطى وافرق وأومر فافعل والعهدة على من امرني والديه على العاقله تكذيبكم لي سم ساعة لاديانكم وسبب لذهاب دنياكم واخرى كم انا سياف انا قتال ويحذركم الله نفسه لولا لجام الشريعة على لساني لا خبرتكم بما تاكلون وماتدخرون في بيوتكم انتم بين يدي كالقوارير نرى مافي بطونكم وظواهركم لولا لجام الحكم على لساني لنطق صاع يوسف بما فيه لكن العلم مستجير بذيل العالم كيلا يبدي مكنونه (فتح شمشیر صفحہ ۳۹)

یعنی حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کوئی عظیم بات فرماتے اس کے بعد ارشاد فرماتے تم پر اللہ عزوجل کا عہد ہے کہ جو حضور نے کہا ہے میں اس یقین سے کام لوں جس میں اصلاً شک نہیں۔ میں بلوایا جاتا ہوں تو کہتا ہوں اور مجھ کو عطا کرتے ہیں تو میں تقسیم فرماتا ہوں اور مجھے حکم ہوتا ہے تو میں کام کرتا ہوں اور ذمہ داری اس کی ہے جس نے مجھے حکم دیا اور خون بہا مددگاروں پر تمہارا میری بات کو جھٹلانا تمہارے دین کے حق میں زہر قاتل ہے جو اسی ساعت ہلاک کرے اس میں تمہاری دنیا و آخرت کی بربادی ہے میں تیغ زن ہوں میں ختم کش ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اگر شریعت کی روک میری زبان پر نہ ہوتی میں تمہیں بتاتا جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو تم سب میرے سامنے شیشہ کی طرح ہو تمہارے فقط ظاہر ہی نہیں بلکہ جو کچھ تمہارے دلوں کے اندر ہے وہ سب ہمارے پیش نظر ہے اگر حکم الٰہی کی روک میری زبان پر نہ ہوتی یوسف (علیہ السلام) کا پیمانہ بول اٹھتا کہ اس میں کیا ہے مگر ہے یہ کہ علم عالم کے دامن سے چھپا ہوا پناہ مانگ رہا ہے کہ راز کی باتیں فاش نہ فرمایئے۔

## صاحب کلام خود شارح

امام اہل سنت، مجدد دین وملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ دلائل لکھ کر فرماتے ہیں

سگ کوئے قادری غفرلہ بمولاہ نے عرض کیا تھا کہ

بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا

اور دو شعر بعد عرض کیا تھا

کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر

کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

اس قصیدۂ مبارک کے وصل چہارم میں ان اشقیاء کا رد تھا جو حضور پُرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص شان کرتے ہیں ظاہر ہے کہ ان کے ناپاک کلموں سے غلامانِ بارگاہ کے قلوب پر کیا کچھ صدمہ نہیں پہنچتا اپنے اور اپنے خواجہ تاشوں کی تسکین کے لئے یہ مصرعہ تھا جس طرح کہ میں نے عرض کیا ہے

رنج اعداء کا رضا چارہ ہی کیا ہے جب انہیں

آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائی دوست

اور یہ اس آیہ کریمہ کا اتباع ہے کہ

ولوشاء اللہ لجمعهم علی الهدی فلاتکونن من الجاهلین

اللہ چاہتا تو سبھی کو ہدایت پر جمع کرتا تو نادان نہ بن۔

جس کو للکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے

جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا

## حل لغات

للکار (مونث) نعرہ، ہانک، پکار، دھمکانا، ہوشیار کرنا۔ چمکار، اسم چمکارنا، دلاسا دینا، گھوڑے کی پیٹھ ٹھونکنا، منہ سے پیار کی آواز نکالنا۔ ہر پھر کے، ناچار مجبور ہو کر۔

## شرح

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جسے للکاریں کہ آ جا اگر مقابلہ کرنا ہے تو وہ آپ کی للکار کی تاب نہ لا کر بے بس

ہوکر واپس ہو جائے اور جسے آپ دلاسہ دے دیں اور پیارے اپنے پاس بلائیں تو لاچار اور مجبور ہو کر آپ کی درگاہ پر ہی حاضری کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

حکم نافذ تیرا خامہ تیرا سیف تیری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

## حل لغات

نافذ، جاری۔ خامہ، قلم۔ سیف، تلوار۔ دم میں، اسی وقت۔ دور، زمانہ۔

## شرح

اے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرا ہی حکم جاری ہے قلم تیرا چلتا ہے تلوار تیری ہے کام کرتی ہے ایک ہی میں آپ جو چاہے کر سکتے ہیں کیونکہ اے شاہا تیرا ہی دور ہے جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ تا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ہی دنیا کے قطب ہیں آپ کے احکام جاری رہیں گے فلہٰذا عرض ہے کہ ہمارے حال پہ رحم فرمانا۔

دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دزد رجیم
الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغریٰ تیرا

## حل لغات

کندہ ہوا، کھدا ہوا، نقش کیا ہوا۔ کہ، تا کہ۔ دزد، چور۔ رجیم، راندہ ہوا، دھتکارا ہوا۔ الٹے ہی پاؤں پھرے، فوری واپس ہو جائے۔ طغریٰ، شاہی مہر۔

## شرح

اے کاش آپ کا نامِ مبارک میرے قلب پر کھدیا جائے تا کہ وہ راندۂ درگاہ یعنی شیطانِ لعین آپ کی شاہی مہر دیکھ کر فوراً ہی واپس چلا جایا کرے اور اس طرح ہمیشہ کے لئے میں شیطان مردود کے شر سے محفوظ ہو جاؤں کیونکہ قاعدہ ہے کہ شیطان اولیاءِ کرام کی پناہ گاہوں پر حملہ نہیں کرتے ہیں وہاں سے شیطان کوسوں دور بھاگتا ہے اسی لئے کسی کامل ولی اللہ سے بیعت ضروری ہے کیونکہ مشائخ کرام فرماتے ہیں

من لاشیخ له فشیخه الشیطان.

جس کا مرشد نہ ہو اس کا مرشد شیطان ہو۔

اس قول کی تائید قرآن مجید سے بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ومن یضلل فلن تجدلہ ولیامرشداً (پارہ ۱۵، سورہ کہف، آیت ۱۷)

اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے۔

لیکن اس میں شرط ہے کہ مرشد کامل ہو اور ناقص کا حال شیخ سعدی قدس سرہ نے بیان فرمایا کہ

آنکہ خود گم است کرا رہبری کند

جو خود گمراہ وہ دوسرے کو خاک رہبری کرے گا۔

دورِ حاضرہ میں مرشد کامل کالعنقاء ہے۔ ہاں رسمیوں کی بہتات ہے اسی لئے امام احمد رضا قدس سرہ نے فرمایا کہ کم از کم پیر و مرشد بننے والے میں چار شرائط ضروری ہیں۔ وہ چار شرائط یہ ہیں

(۱) حضور ﷺ سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، اُویسیہ متصل ہو۔ یہ شرط پیر و مرشد کے سلسلہ جو اپنے مریدوں کو مطبوعہ دیتے ہیں جیسے یہی ہمارا مطبوعہ سلسلہ عزیزوں پیر بھائیوں کو حاضر ہے یا اس سے سلسلہ کے متعلق زبانی طور پر تسلی کر لے۔

(۲) شیخ سنی العقیدہ ہو اگر کسی بدعقیدہ کے ہاتھ لگ جاؤ گے تو وہ سیدھا شیطان تک پہنچائے گا۔ یہ شرط اس لئے ضروری ہے کہ آج کل بہت بڑے بے دینوں بالخصوص وہابی دیوبندی ٹولہ نے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے ان سے بچنا نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ لوگ بڑے مکار، چالباز بظاہر شریعت کے پابند اور عجیب و غریب طریقت کے شعبدے دکھا کر اپنے دامِ تزویر میں پھنساتے ہیں۔ سنی صحیح العقیدہ کہلوانے میں بھی بڑے استاذ ہوتے ہیں ان کی پہچان سخت مشکل ہے کیونکہ وہ ہر رنگ و روپ دھار لیتے ہیں چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی سب کچھ بن جاتے ہیں۔

(۳) عالم ہو۔

(۴) فسق معلن نہ ہو یعنی پیر و مرشد دینی علوم سے واقفیت کے بعد شرعی امور کا پابند اور عامل ہو۔ آج یہ بیماری بھی وبائی ہے کہ اکثر پیر و مرشد بننے والے علم سے کورے اور فسق و فجور سے بھرپور جسے بھی کسی بزرگ کی اولاد ہونے کا شرف ملا ہے وہی پیر مغاں ہے خواہ وہ شرعی علم و عمل صالح سے نہ صرف کوسوں دور بلکہ ابلیس کا دایاں ہاتھ ہو۔

## ہوشیار

اے اپنی نجاتِ اخروی اور دین کے شغف رکھنے والے بھائیوں مذہبی بہروپیوں کی بیعت ہرگز نہ کرو کیونکہ

آنکه خود گم است کرا رهبری کند

جو خود گمراہ دوسرے کی کیا رہبری کریگا۔

نزع میں گور میں میزان پہ سرِ پل پہ کہیں

نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلیٰ تیرا

## حل لغات

نزع، جان کنی۔ گور، قبر۔ میزان، ترازو۔ پل، دریا یا دوسرے پانی کے اوپر سے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچنے کا راستہ مجازاً پل صراط جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا وہ پل جہنم پر بچھایا جائے گا جس سے ہر نیکوکار و بدکار کو گزرنا پڑے گا۔ سرِ پل، پل کا شروع حصہ۔ معلّٰی، بلند۔

## شرح

اے میرے غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ حالتِ نزع اور قبر میں اور میزانِ عمل پر پلصراط پر کہیں بھی آپ کا مقدس دامن میرے ہاتھ نہ چھوٹے اور یہ مسلّم اُصول ہے کہ موت کا وقت یا قبر کی کالی رات یا پلصراط اللہ والوں کی برکت سے ہی منزلیں آساں ہوں گی (نزع کی سختی سب کو معلوم ہے) شیطان کا حملہ بھی اُس وقت سخت ہوتا ہے۔ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ مشہور ہے انہیں بھی حملہ شیطانی سے بچاؤ نصیب ہوا تو حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگاہِ کرم سے اس طرح کے کئی واقعات تاریخ اسلام میں ہیں اور قبر میں بھی غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کئی مریدین کو نجات ملی اور سیدنا امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و دیگر اکابر علماء مشائخ نے لکھا حوالہ جات گزر چکے ہیں۔

دھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر

مطمئن ہوں کہ میرے سر پہ ہے پلا تیرا

## حل لغات

محشر، قیامت۔ جاں سوز قیامت، تکلیف دہ۔ پلا، دامن۔

## شرح

یومِ قیامت کی دھوپ جب کہ سورج سوا نیزہ پر ہوگا بہت بڑی آفت ہے لیکن اے غوث اعالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے اس سے گھبراہٹ نہیں بلکہ میں پُرسکون ہوں اس لئے کہ میرے سر پر آپ کا دامنِ رافت ورحمت سایہ فگن ہے۔

میدانِ حشر کی تفصیلات دیکھئے کہ اس وقت کتنی پریشانی ہوگی وہاں اپنے بھی بیگانے بن جائیں گے، ماں باپ بہن بھائی جانی جگر دوست دشمن ہوں گے لیکن قرآن کا فیصلہ ہے کہ اللہ والوں سے تعلق صحیح ہوگا تو بیڑا پار

کماقال الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدوالا المتقین (پارہ۲۵ سورہ زخرف۔آیت ۶۷)

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔

حدیث شریف میں ہے

المرء مع احب.(بخاری شریف)

جسے جس سے محبت ہے وہ قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔

بہجت اس سر کی ہے جو بہجۃ الاسرار میں ہے
کہ فلک وار مریدوں پہ ہے سایا تیرا

## حل لغات

بہجت، خوشی ومسرت، رونق وشادابی۔سر، سر بہجۃ الاسرار ایک کتاب کا نام جو سوانح غوث پاک پر مشتمل ہے اور بڑی قابل اعتماد ہے۔فلک، آسمان۔وار، مثل طرح۔

## شرح

اے غوث پاک! جس پر آپ کے دستِ اقدس کا سایۂ مبارک ہے دراصل خوشی وشادابی اسی سر کو ہے جیسی کہ کتاب بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ سارے مریدین ومعتقدین آسمان نیلگوں کی طرح حضور غوث پاک کے ہاتھوں کے سایہ کے نیچے ہیں۔خود حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

ان یدی علیٰ مریدی کالسماء علی الارض.

بیشک میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین کے اوپر۔

## تعارف بھجۃ الاسرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اس کے مصنف

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکثر کرامات اور کمالات کا بیان اسی کتاب سے ماخوذ ہیں اسی لئے مخالف اس

کتاب اور اس کے مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ضعیف اور غیر مستند کہنے کی عادت رکھتے ہوں۔ فقیر یہاں کتاب اور اس کے مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف اور توثیق ضروری سمجھتا ہے۔

(۱) امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام اجل سید العلماء، شیخ القراء، امام الوفاء، نور الملۃ والدین ابوالحسن بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی قدس سرہ العزیز دو واسطہ سے امام جلیل الشان شیخ القراء ابوالخیر شمس الدین محمد ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصنف حصن حصین کے استاذ ہیں۔

## فائدہ

ابن الجزری الصید رکو تو مخالفین نہ صرف مانتے ہیں بلکہ اپنی تصانیف میں ان کی تصانیف کے حوالہ جات کو مستند قرار دیتے اور انہیں اسلام کا ایک ستون مانتے ہیں لیکن افسوس کہ ان کے استاذ الاستاذ سے ضد ہے صرف اس لئے کہ وہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہ صرف مداح ہیں بلکہ آپ کے کمالات و کرامات کی اپنی تصنیف ہذا کے ذریعہ خوب ترویج واشاعت فرمائی۔ وجزاہ اللہ خیرا لجزاء

(۲) امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسا متشدد و ناقد صاحبِ میزان الاعتدال ان کی مجلسِ مبارک میں حاضر ہوئے اور کتاب طبقاتِ القراء میں ان کی مدح و ستائش کی اور ان کو امامِ یکتا لکھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو

علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد المقری نورالدین شیخ المقراء بالدیار المصریہ.

علی بن جریر لخمی شطنوفی یکتا امام تھے قاری نورالدین شیخ القراء دیار مصر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

## فائدہ

امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسا ناقد کہ جن کی تنقید سے بڑے بڑے محدثین وائمہ وفقہاء نہ بچ سکے وہ ہمارے ممدوح کی تنقید کے بجائے ان کے مداح ہیں لیکن ہمارے دور کے ناقدین نہیں جہلاء ہیں یا خالم ضدی ہیں مجھے اپنے دور کے قاریوں (گستاخانِ نبوت و ولایت) پر تعجب ہے کہ ایک طرف اس شیخ القراء ہمارے ممدوح کے علم کے ریزہ چین ہیں کہ ان کے علم (فن) قراءۃ سے انہیں معمولی سا حصہ ملا کہ جس کی بدولت بین الاقوامی قاری ہونے پر فخر کرتے ہیں دوسری طرف اس سرچشمہ پر شرک وغیرہ کا فتویٰ داغتے ہیں۔

## ہیں عجب لوگ کھانے غرانے والے

(۳) حضرت امام اجل عارف باللہ سیدی عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرآۃ الجنان میں اس

جناب کو مناقبِ جلیلہ سے یاد فرمایا کہ "کما قال روی الشیخ .الخ" یعنی علی یوسف نورالدین ابوالحسن شافعی استاد محقق ایسے کمال والے جو عقلوں کو حیران کردے بلادِ مصر کے شیخ قاہرہ مصر میں ۶۴۴ھ میں پیداء ہوئے اور مصر کی جامع ازہر میں صدرِ تعلیم پر جلوس فرمایا ان کے فوائد و تحقیق کے سبب خلائق کا ان پر ہجوم ہوا۔ میں نے سنا کہ شاطبیہ پر بھی اس جناب نے شرح لکھی یہ شرح اگر ظاہر ہوتی تو اس کی تمام شرحوں سے بہتر شروح میں ہوتی۔ روزِ شنبہ وقتِ ظہر وفات پائی اور روزِ یکشنبہ بستم ذی الحجہ ۷۱۳ھ میں دفن ہوئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین۔

(۴) امام اجل جلال الملۃ والدین سیوطی نے حسن المحاضرہ باخبار مصر والقاہرہ میں فرمایا

علی بن یوسف بن حریر اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد نور الدین ابو الحسن شیخ القراء بالدیار المصریۃ تصدر للاقراء بالجامع الازہر وتکاثر علیہ الطلبۃ

یعنی علی بن یوسف ابوالحسن نورالدین امام یکتا ہیں اور بلادِ مصر میں شیخ القراء تھے جامع ازہر میں ان کا مسندِ تعلیم پر جلوس اور طلبہ کا ہجوم اور تاریخ ولادت ووفات اسی طرح ذکر فرمائی۔

(۵) امام سیوطی نے اس جناب کا تذکرہ اپنی کتاب طبقات القراء میں لکھا اور اس میں نقل فرمایا کہ

لہ الید الطولیٰ فی علم التفسیر.

علم تفسیر میں اس جناب کو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔

(۶) حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے زبدۃ الاسرار میں اس جناب کے فضائل عالیہ یوں بیان فرمائے۔

بہجۃ الاسرار من تصنیف الشیخ الامام الاجل الفقیہ العالم المقرئ الاوحد البارع نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشافعی اللخمی وبینہ وبین الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسطتان وھو داخل فی بشارۃ قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طوبیٰ لمن رانی ولمن رای من رانی ولمن رای من رای من رانی.

یعنی امام اجل فقیہ عالم مدرس قرأت یکتا عجب صاحبِ کمال نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف شافعی لخمی ان میں اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں صرف دو واسطے ہیں اور وہ حضور پر نور سرکارِ غوثیت کی اس بشارت میں داخل ہیں کہ شادی ہے اسے جس نے مجھ کو دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔

## فائدہ

ان امامِ اجل یکتا نے کہ ایسے اکابر ائمہ جن کی امامت وعظمت وجلالتِ شان کے ایسے مداح ہوئے اپنی کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار ومعدنِ الانوار شریف میں کہ امام اجل وغیرہ اکابر اس سے سند لیتے آئے۔ امامِ اجل شمس الملۃ والدین ابوالخیر ابن الجزری مصنف حصن حصین نے یہ کتاب مستطاب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر حنفی وشطوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھی اور حدیث کی طرح اس کی سند حاصل کی اور علامہ عمر بن عبدالوہاب حلبی نے اس کی روایات معتمد ہونے کی تشریح کی اور حضرت شیخ محقق محدث دہلوی نے زبدۃ الآثار شریف میں فرمایا "ایں کتاب بہجۃ الاسرار کتابے عظیم و شریف و مشہور است" اور زبدۃ الآثار شریف اور اس کی روایات صحیح وثابت ہونے کی تصریح کی۔ ان کے علاوہ دیگر محققین نے بھی ہمارے ممدوح کی تعریف وتوصیف اور آپ کی تصنیف بہجۃ الاسرار کی توثیق فرمائی اور اسے ملفوظات حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہی درجۂ صحت بتایا جیسے کتبِ احادیث میں صحیح بخاری کو درجہ حاصل ہے لیکن تعصب اور ضد اور ولایت دشمنی سے اگر کوئی کہتا ہے کہ یہ کتاب غیر معتبر ہے تو ہمارا اس کے لئے وہی جواب ہے جو اہلِ اسلام ہنود اور دیگر منکرینِ اسلام کو دیتے ہیں جب وہ کہتے ہیں کہ قرآن غیر مستند کتاب ہے۔ (معاذاللہ)

اے رضا چیست غم ار جملہ جہاں دشمن تست
کردہ ام مامنِ خود قبلۂ حاجاتے را

## حل لغات

یہ دونوں مصرعے فارسی ہیں۔ اے، حرفِ ندا۔ رضا، اعلیٰ حضرت احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا تخلص۔ چیست، کیا ہے، کیوں ہے "برائے انکاری"۔ غم، رنج وملال۔ ار، مخفف ہے اگر کا۔ جملہ، تمام۔ جہاں، دنیا۔ دشمن تست، تیرا دشمن۔ کردہ ام، بنالیا ہے میں نے۔ مامن، ٹھکانا۔ خود، اپنا۔ قبلۂ حاجاتے، ایک شخص حاجت وضرورت پوری کرنے والا۔ را، کو۔

## شرح

اے رضا تمام دنیا اگر تیری دشمن ہو جائے تو بھی کوئی رنج وغم نہیں میں نے تو اپنا ٹھکانا ایک ایسی ذات کو بنالیا ہے جو اپنے سب عقیدت مندوں کی باذنہ تعالیٰ وعطاء حاجت روائی فرماتا ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے اہل سنت کے لئے دارین کی فلاح کا ایک بہترین طریقہ بتایا وہ یہی ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت ونسبت مضبوط کی جائے اس کے بعد پھر دنیا میں کسی دشمن کا خطرہ نہ آخرت کا غم۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بتائے ہوئے نسخے پر فقیر نے بہاولپور کی زندگی میں عمل کیا تو الحمدللہ اپنوں بلکہ بیگانوں نے

بھی اعتراف کیا کہ اسے کون چھپے جسے خدار کھے وسیلۂ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حاجت روائی کا بہترین نسخہ ہے خود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار بار فرمایا ہے

مریدی لا تخف واش　　　　　فانی عزوم قاتل عندالقتال

اے میرے مرید دشمن سے خوف نہ کر اس لئے کہ میں ہی اس کے مقابلے میں تیری طرف سے کافی ہوں۔

## امداد و استمداد

مقبولانِ خدا انبیائے عظام و اولیائے کرام کو مظہرِ عنوانِ الٰہی جان کر ان سے مدد مانگنا ان کے دربار میں فریاد کرنا مشکل کے وقت ان کی یاد کرنا شرعاً بلاشبہ جائز ہے۔ صحابہ کرام سے آج تک بزرگانِ دین مشائخ عظام اسی طور پر استمداد واستعانت کرتے آئے ہیں۔ انوار الانتباہ میں امام بخاری کی الادب المفرد سے منقول ہے

ان عمر رضی اللہ تعالی عنہ عنہ حدرت رجلہ فقیل لہ ذکر احب الناس الیک فصاح یامحمداہ فانتشرت.

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاؤں سو گیا تو کسی نے ان سے کہا آپ ان کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے با آواز بلند کہا یا محمداہ تو فوراً پاؤں کھل گیا۔

اور حضرت امام خفاجی نے نسیم الریاض شرح شفاء میں فرمایا ہے

ہذا مما تعاہدہ اہل مصیبۃ.

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تفسیر عزیزی جزء عم سورۂ انشقت میں فرمایا

وبعضے از خواص اولیاء راکہ آلۂ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ واستغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمی گردد واویسیان تحصیل کمالات باطنی از آنہا می نمایند وارباب حاجات ومطالب حل مشکلات خود از آنہا طلبند ومی یابند.

یعنی بعض خواص اولیاء کرام جو بعد وصال بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں اویسی حضرات ان اولیاء سے کمالات حاصل کرتے ہیں اور حاجت مند لوگ ان اولیاء سے اپنی مشکلات کا حل طلب کرتے ہیں اور پاتے ہیں۔

امام غزالی قدس سرہ نے فرمایا

من یستمد فی حیاتہ یستمد بعد مماتہ. (لمعات شرح مشکوٰۃ)

# نعت شریف

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا

خاکی تو وہ آدم جداعلیٰ ہے ہمارا

## حل لغات

خاک، مٹی۔ ماویٰ، ٹھکانا۔ خاکی، مٹی کا بنا ہوا۔ آدم، وہ پہلا انسان جس سے نسلِ انسانی جاری ہوئی، ابوالبشر۔ جد، دادا۔ اعلیٰ، بالائی اوپر والا۔

## شرح

ہم سب انسان مٹی کے ہیں اور مٹی ہی آخر کار ہمارا ٹھکانہ ہے (جس کی مثل یہ ہے) آدم علیہ السلام جو ہمارے جداعلیٰ ہیں اور جن سے انسانی وجود روئے زمین پر آیا وہ مٹی ہی کے بنے ہوئے تھے۔ یہ تمام مضمون قرآنی میں مصرح ہے۔

قرآنی آیت

(۱) ھو الذی خلقکم من تراب. (پارہ ۲۴، سورہ مؤمن، آیت ۶۷)

وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا۔

(۲) خلق الانسان من صلصال کالفخار. (پارہ ۲۷، سورہ رحمٰن، آیت ۱۴)

اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری۔

(۳) منھا خلقنکم و فیھا نعیدکم و منھا نخرجکم تارۃ اخری (پارہ ۱۶، سورہ طٰہٰ، آیت ۵۵)

ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

(۴) خلقتنی من نار و خلقتہ من طین (پارہ ۲۳، سورہ ص، آیت ۷۶)

تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

## شانِ درود

کسی صاحبِ دل نے اپنے شیخ و مرشد کامل کے متعلق کسی مولوی کی نسبت میں کہا

چہ نسبت خاک را بعالم پاک

خاک (مولوی صاحب) کو عالم پاک (ولی کامل) سے کیا نسبت

اس پر کسی طعنہ زن نے طعنہ مارا کہ عالم دین کو خاک کیوں کہہ دیا اس کے رد میں فرمایا کہ خاک بھی تو کوئی معمولی شے نہیں اس سے نفرت کیوں چند امثلہ قائم فرمائیں ان میں ایک یہی ہے کہ ہمارے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا فرمایا ہم ان کی اولاد ہیں۔

ہاں اس خاک کو کیمیا بنانا یا پھر جہنم کا ایندھن بنانا انسان کے اپنے اختیار میں۔اسی لئے علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نوری ہے نہ ناری ہے

اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں

یہ خاک تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا

## حل لغات

خاک کرے (اردو) مٹی بنادے، مارڈالے۔طلب، تلاش، آرزو، جستجو۔سرکار، آقا، والی۔تمغہ، سرکاری مہر، ٹھپہ (میڈل) عزت کا نشان جیسے آج کل مشہور ہے۔

## شرح

بارگاہِ رب العالمین میں تمنا اور یہ دعا کی جارہی ہے کہ خداوند قدوس جل جالہ اپنی راہ طلب میں ہمیں غبار بنادے (یعنی مٹی بن جائیں تو خود بخود پاک جائیں) کیونکہ یہی تو ہماری عظمت و شرافت کی نشانی ہے۔چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ان خلقنٰھم من طین لازب (پارہ۲۳، سورہ صٰفّٰت، آیت ۱۱)

بے شک ہم نے ان کو چپکتی مٹی بنایا۔

پھر فرمایا

ولقد کرمنا بنی آدم۔ (پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، آیت ۷۰)

اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔

اسی پچھلی آیت کی طرف اشارہ ہے کہ انسان باوجودیکہ مٹی کا پتلا ہے لیکن عزت یوں ملی کہ اس کی...... سے ملکوت وقدس عاجز ہیں۔یہی علم العقائد کا مسلم قاعدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام جملہ ملائکہ کرام سے افضل ہیں۔(خلافا للمعتزلہ) اور

جملہ اولیاء کرام سوائے مخصوص ملائکہ کے باقی تمام فرشتوں سے افضل ہیں عوام تو کالانعام ہیں ان کی بات نہیں۔

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم

اس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

## حل لغات

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم، جہاں چلتے پھرتے تھے۔ سید عالم، جہاں کے سردار یہ لقب خاص ہے آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ کا۔ قربان، نچھاور۔ دل شیدا، عاشق دل، دیوانہ قلب۔

## شرح

جس سرزمین یعنی مدینہ طیبہ پر سید عالم قدم رکھتے تھے اس زمین پر ہمارا دل قربان ہے کیونکہ حضور جس زمین پر خرامِ ناز فرماتے تھے اس کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ خدا اس سرزمین کی قسم یاد فرماتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

لا اقسم بهذا البلد ٥ وانت حل بهذا البلد. (پارہ ۳۰ سورہ بلد آیت ۱،۲)

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

یہ تو ہوا شہر جس کی اللہ تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی ویسے بھی علماءِ کرام کا اتفاق ہے کہ جہاں حضور ﷺ آرام فرما ہیں وہ کعبہ و بیت المعمور اور عرشِ معلیٰ جملہ کائنات کے ہر مقام سے افضل ہے۔

## فائدہ

حضور نبی پاک ﷺ کے بارے میں جواہر البحار جلد صفحہ ۶۰ میں ہے

فاین ماحل بقعة اضاءت تلك البقعة بنوري.

جہاں بھی حضور سرور عالم ﷺ نے قدم مبارک رکھا وہ جگہ آپ کے قدموں کے صدقے بقعۂ نور بن گئی۔

حضرت عارف رومی فرماتے ہیں

اهل نور سبهت نور و بلد نور      حائشکه آمد محمد (ﷺ) کرد نور

آپ کے اہل نور اور شہر نور بلکہ جس جگہ بھی آپ تشریف لائے اسے بھی نور بنا دیا۔

خم ہو گئی پشت فلک اس طعن زمیں سے

سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

## حل لغات

خم، جھک گئی اور ٹیڑھی۔ پشتِ فلک، آسمان کی پیٹھ۔ طعن، طنز اور نیزہ مارنا، آواز کسنا۔ سن، خبردار، توجہ سے سن۔

## شرح

زمین کے طنز سے آسمان کی کمر ٹیڑھی ہوگئی۔ انسان کہیں بھی ہو اپنے سر کے اوپر نظر کرے گا تو آسمان بالکل سیدھا دکھائی دے گا اور کنارۂ آسمان پر نظر ڈالے گا تو کمان کی سی کجی اور ٹیڑھا پن محسوس کرے گا آسمان کو اپنی بلندیوں پر فخر تھا لیکن جب زمین نے اس پر طعنہ مارا کہ سن ہم پر حضور نبی کریم ﷺ کا وہ مدینہ ہے جس کی مثل تیرے پاس نہیں تو آسمان کی پشت مارے شرم کے جھک گئی۔

## فضائل مدینہ

مدینہ منورہ حضور کا دار الہجرۃ ہے جو روئے زمین میں سب سے افضل و اعلیٰ ہے اور سرکار کا محبوب ترین شہر ہے۔

سرکار نے یثرب (مصائب کی جگہ) سے مدینہ طیبہ بنادیا۔

## احادیث مبارکہ

قال رسول الله ﷺ امرت بقرية تاكل القرى يقولون يثرب وهي المدينة تنفي الناس كما ينفي الكير خبث الحديد.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسے قریہ (شہر) میں ہجرت کرکے جانے کا حکم دیا گیا ہے جو تمام قریوں پر غالب ہو جائے گا۔ اسے لوگ یثرب (مصائب والی جگہ) کہتے ہیں حالانکہ وہ (یہ ان کی بڑی غلط بات ہے) مدینہ ہوگیا ہے لوگوں کو پاک کر دیتا ہے جیسے کہ بھٹی لوہے کے زنگ کو۔

مزید فضائلِ مدینہ کی تصنیف "محبوبِ مدینہ" میں پڑھئے۔

## مژدۂ بہار اے زائر مدینہ

نجدی کی حکومت کو مدینہ پاک کے فیوضات سے اس کے مشیروں نے محروم رکھا اس لئے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ مدینہ پاک کوئی نفسہ کوئی فضیلت نہیں سوائے اس کے اس میں مسجد نبوی ہے اور بس فلہذا مدینہ پاک کو آنے والا صرف اور صرف مسجد نبوی میں جانے کی نیت کرے۔ اگر اس نے بلاواسطہ مسجد نبوی کے براہ راست مدینہ منورہ کا یا اس کے مکین رحمۃ للعلمین ﷺ کے ہاں حاضری کا یا آپ کے مزارِ اقدس کی نیت کی تو مشرک اور بدعتی متصور ہوگا اسی لئے ان کے چھوٹے

بڑے اسی عقیدہ کے نہ صرف پابند بلکہ دوسروں کو بھی اسی عقیدہ پر مجبور کرتے ہیں بلکہ موسمِ حج میں تو ہر زبان میں کروڑوں کی تعداد میں ایسے رسائل وغیرہ شائع ہوتے ہیں جن میں عقیدہ مذکورہ پر زور دیا جاتا ہے حالانکہ یہ حقیقت سے عقیدہ کوسوں دور ہے یہاں فقیر ان کا رد نہیں لکھ رہا۔ محبوبِ مدینہ میں بہت کچھ لکھ چکا ہے یہاں صرف چند فضائل برائے حاضری بارگاہِ رسول ﷺ عرض کر دوں۔

تمام اکابرین صالحین کا اس پر اجماع ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضری مستحب بلکہ آپ کی شفاعت کے حصول کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہے۔ قرآن حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيماً

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۶۴)

گو اس آیتِ کریمہ کا شانِ نزول خاص واقعہ کے بارے میں ہے لیکن اصول یہ ہے کہ خاص واقعہ کے بجائے عام الفاظ کا اعتبار کیا جاتا ہے یعنی ہر وہ شخص یقیناً اللہ بزرگ و برتر کی رحمت اور بخشش سے بہرہ مند ہوتا ہے جسے حاضری جیسی بڑی سعادت حاصل ہو کر ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ومن يخرج من بيته مهاجراً الى الله ورسوله ثم يدركه الموت فقدوقع اجره على الله.

اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا۔

(پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۱۰۰)

گو اس آیۂ مبارکہ میں زیارتِ نبوی کی تصریح نہیں بلکہ اللہ اور اس کے محبوب کی طرف ہجرت کا ذکر ہے لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضری خصوصاً دور سے سفر کر کے آنا اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت ہی تو ہے۔

بہت سی احادیث مبارکہ بھی یہ ثابت کرتی ہیں کہ رسول انور ﷺ نے فرمایا

من زار قبرى وجبت له شفاعتى۔ (بیہقی)

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہو گی۔

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے اور سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لئے نہ آیا تو مجھ پر

حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔" (طبرانی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھائے گا۔ (بیہقی)

دار قطنی و طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔

ایک مومن کی زندگی کی سب سے بڑی سعادت سرورِ کائنات ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے اس مبارک دربارِ رسالت ﷺ کی برکتوں اور فضیلتوں کا ذکر کیا جائے سر کے بل بھی جائیں تو مشتاقانِ دید اپنی آنکھوں کی پیاس نہیں بجھا سکتے۔ وہ سرزمین جہاں نبی رحمت ﷺ کے قدم مبارک پڑے وہ گلیاں جن سے نبی کریم ﷺ گزرے وہ خطۂ پاک جہاں آپ نے قیام فرمایا اس کی زیارت ایک مومن کے دل کی معراج ہے وہ گلیاں جن کو بڑے بڑے اولیاء نے اپنی پلکوں سے صاف کیا ہو وہ گلیاں جہاں علماء و صلحاء و اولیاء با ادب ہو کر ننگے پاؤں چلے ہوں اس زمین کا چپہ چپہ مبارک و افضل ہے۔ یہ وہ در ہے جہاں سے منگتوں کو خالی ہاتھ نہیں لوٹنا پڑتا، جہاں شاہ و گدا، امیر و غریب، لاچار و خوشحال سب مرادیں لے کر جاتے ہیں اور اپنے دامن خوشیوں سے بھر کر لے آتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اس در سے وہ کچھ بھی ملتا ہے جو مقدر میں نہ ہو مقدر کا لکھا تو مل ہی جاتا ہے یہ اسی در کا کمال ہے کہ وہ کچھ بھی دے ڈالتے ہیں جو مقدر میں نہ لکھا ہو۔ چنانچہ اس درِ اقدس کی حاضری ہر مسلمان کی دلی آرزو اور اس کی زندگی کی اعلیٰ ترین خواہش بن جاتی ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون ○

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز نہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔ (پارہ ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۹)

### فائدہ

جب شہداء کی حیات ثابت ہے تو انبیاء مرسلین کی حیات بطریقِ اولیٰ ثابت ہوگی اور عقلاً بھی ان کی حیات ثابت ہے گو بظاہر قبور میں ان کے اجسامِ ارواح سے خالی ہیں مگر ان کی مثال اس طرح ہے کہ مثلاً گہری نیند سونے والا کائنات کے عجائبات موجود پاتا ہے اور ایسے ایسے اسرار پر آگاہی پالیتا ہے جو اس کے لئے نافع ہوں اور بیدار ہونے کے بعد

دوسروں سے بیان کرتا ہے۔

پھر یہ بات بھی مسلم ہے کہ سرورِ دو عالم ﷺ کے امتی نماز میں یا نماز کے علاوہ آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں درود وسلام عرض کرر ہے ہوتے ہیں اور ان کا وہ درود وسلام آپ کی خدمتِ اقدس میں متقرر پہنچ رہا ہوتا ہے اور آپ ﷺ درود پڑھنے والے کے لئے دعا اور سلام عرض کرنے والے کے سلام کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔

## بلال در رسول پر

یہ واقعہ جس کی سند نہایت جید ہے یہ ثابت کرنے کو کافی ہے کہ درِ رسول ﷺ کی حاضری کس قدر افضل ہے۔

ابن عساکر نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المقدس کو فتح فرمایا تو اسوقت حضرت بلالِ حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملکِ شام میں دریا کے مقام پر رہائش پذیر تھے انہی دنوں میں خواب میں آقا علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا

ما هذه الجفوة يا بلال اما ان لک ان تزورني؟

اے بلال یہ کیسی بے وفائی ہے کیا تیرا ملاقات کے لئے آنے کو جی نہیں چاہتا؟

ہجر وفراق کی حالت میں تڑپتے ہوئے جاگے۔ سواری پر سوار ہو کر شہرِ مدینہ پہنچے جب آپ کی قبر کی زیارت کی

فجعل يبكي عنده ويمرغ وجهه عليه.

تو بار بار روپڑتے اور چہرے کو بار بار قبرِ انور پر رکھتے۔

اتنے میں حسنین کریمین تشریف لائے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو بغل میں لے کر چوما ان دونوں نے آپ سے کہا ہم وہی اذان آپ سے سننا چاہتے ہیں جو آپ ہمارے جدِ امجد کو سنایا کرتے تھے اور ہاتھ پکڑ کر اذان کی جگہ کھڑا کر دیا۔

جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان شروع کی تو مدینہ منورہ میں ایک زلزلہ شروع ہو گیا جیسے جیسے اذان پڑھتے جاتے زلزلہ بڑھتا جاتا جب آپ "اشهدان محمد رسول الله" پر پہنچے تو پردہ دار خواتین بھی گھروں سے باہر نکل آئیں۔ ہر شخص کی زبان پر تھا کہ یوں لگتا ہے گویا قیامت برپا ہوگئی ہے اور رسول اللہ ﷺ دوبارہ حیاتِ ظاہری میں تشریف لے آئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اس دن سے بڑھ کر اہلِ مدینہ کو اشکبار ہوتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ چنانچہ درِ اقدس کی حاضری کی دلیل میں یہ واقعہ نہایت قوی ہے۔

## محروم کی سزا

دربارِ رسالت میں حاضری کے ترک کے متعلق علامہ ابن حجر نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تارکِ زیارت کو بار بار متنبہ فرمایا اور اس کے انجام سے آگاہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا

من حج ولم یزرنی فقد جفانی۔

جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ سے جفا کی۔

اسی طرح یحییٰ بن الحسینی نعمان بن شبل کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ محمد بن الفضل المدینی انہوں نے جابر انہوں نے محمد بن علی انہوں نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مرفوعاً روایت کی

من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی و من لم یزرنی فقد جفانی

جس نے بعد از وصال میری قبر انور کی زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری حیات میں زیارت کی اور جس نے میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر جفا کی۔

علامہ شیخ احمد الحضر اوی لکھتے ہیں شیخ مفتی جمال المکی نے ہم سے بیان فرمایا کہ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہوں نے استطاعت کے باوجود آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر نہ دی۔

فاورثھم اللہ عزوجل بذلک ظلمۃ محسوسۃ ظھرت علی وجوھھم وفترۃ عن الخیرات قطعتھم عن عبادۃ اللہ سبحانہ وتعالی وشغلتھم بالدنیا الی ان ماتوا علی ذالک وکثیرین غلبت علیھم مظالم الناس الی ان منحوا منھا قبرا.

اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی تاریکی میں مبتلا فرما دیا جو ان کے چہروں سے عیاں تھی نیز خیرات و حسنات سے اس طرح دور کر دیا کہ عبادت الٰہی ان سے ترک ہو گئی۔ دنیا میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ موت آ گئی اور بہت سے ایسے ہیں جن پر لوگوں کے مظالم غالب آ گئے پھر وہ قبر تک جاری رہے۔

## انتباہ

غور فرمایئے تارکینِ زیارت کس طرح دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل و رسوا ہوتے ہیں اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ زیارت سے فیض یاب ہونے والے کتنے خوش قسمت ہوتے ہیں کہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو ہوتے ہیں اور تارکین شرمندہ۔

## مقصد زیارت

شیخ احمد المعروف النقشبندی لکھتے ہیں کہ زیارت سے مراد شرعاً یہ ہے کہ آپ کی بارگاہ کی حاضری مسجد نبوی شہر مدینہ کی

زیارت اس میں قیام، آپ کی خدمت میں سلام، حصولِ اسلام، شفاعت کے لئے آپ کا بارگاہِ الٰہی میں توسل تا کہ زائر کو اس بات کی خوشخبری حاصل ہو جائے کہ اس کا خاتمہ ایمان و اسلام پر ہو گا یہی زیارت ہے۔

امام ابن حجر مکی کے بقول زیارت کے لئے وہی شرائط ہیں جو حج کے لئے استطاعت کی شرائط ہیں جب صاحبِ استطاعت نے آپ کی طرف سفر کیا، آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اپنی یا جس نے بھیجا ہے اس کی ذات کی بخشش کی درخواست کی تو وہ زائر قرار پائے گا اور یہی وہ زیارت ہے جس پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے خود رسولِ رحمت، نورِ مجسم، شفیعِ معظم ﷺ کا ارشادِ گرامی

**من زار قبری وجبت له شفاعتی**

زیارت کی اہمیت اور فوائد میں سب سے قابلِ غور ہے۔

چنانچہ اگر خلوصِ دل سے زائر زیارت کو جائے گا تو یقیناً رسول اللہ ﷺ اسے انعام و اکرام سے نوازیں گے اس کے درجات بلند ہوں گے اور یقیناً ان لوگوں میں اس کی شمولیت ہو جائے گی جو بلا حساب جنت میں جائیں گے۔

پھر زیارتِ نبوی ﷺ کے فائدوں میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ خود زائر کا سلام سنتے ہیں اور اس کا جواب عنایت فرماتے ہیں بلکہ اپنا عقیدہ تو یہ ہے کہ سرکارِ ابد قرار، مالک و مختار ﷺ کا دربارِ دُر بار اب بھی اس طرح سجا ہوا ہے جیسے چودہ سو سال پہلے سجا رہتا تھا جہاں بن مانگے ہر شے ملتی ہے جب حاضرِ حضور ہو کر مانگا جائے تو رحمتِ کائنات ﷺ عطائے کریمانہ محروم نہیں فرماتے۔

## حکایت

سیدنا ابن الجلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور مجھ پر دو ایک فاقے گزرے تو میں نے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر عرض کی

**انا ضیفک یا رسول الله** (ﷺ)

یعنی میں آپ کا مہمان ہوں۔

پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا تو سرکارِ مدینہ ﷺ خواب میں تشریف لائے اور مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی اور میں خواب میں ہی کھانے لگا ابھی آدھی ہی ختم کی تھی کہ میری آنکھ کھل گئی جب کہ آدھی ہاتھ میں موجود تھی۔

(رحمت کائنات صفحہ ۱۱۴)

سچ ہے

سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں
سلطان وگدا سب کو سرکار کھلاتے ہیں

اس قسم کے ہزاروں واقعات ومشاہدات اب بھی ہورہے ہیں۔ تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب "مدد یا رسول اللہ" کا مطالعہ فرمایئے۔

## چکر بازوں کے چکر

ایک لاکھ اور پچاس ہزار ثواب یا نبی علیہ السلام زندہ بھی ہیں یا نہیں (معاذ اللہ) ودیگر چکر بازیاں سابق دور کے گستاخوں کو بھی لے ڈوبیں آج بھی اگر کوئی ڈوبتا ہے تو.................

## حکایت

عارف باللہ حضرت علامہ نبہانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے تو ایک آدمی نے پیغام دیا کہ سرکار کو عرض کرنا کہ روضۂ اقدس پر حاضر ہونے کی بڑی تمنا ہے لیکن چونکہ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بھی ہیں اس لئے میں حاضر نہیں ہوسکتا۔ جب یہ بزرگ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو یاد آنے کے باوجود اس شخص کا پیغام سرکار کی بارگاہ میں عرض کرنے کی جرأت نہ کرسکے لیکن جب مدینہ منورہ سے رخصتی کا وقت آیا تو سرکار علیہ السلام نے ان کو اپنی زیارت سے مشرف کرکے فرمایا تو نے مجھے اس شخص کا پیغام نہیں پہنچایا لیکن میرا پیغام اس کو ضرور پہنچا دینا کہ تحقیق اللہ عزوجل اور میں خود اس شخص سے بیزار ہوں جوان (ابوبکر و عمر) سے بیزار ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

## نوٹ

اس جیسے درجنوں واقعات فقیر کی کتاب "گستاخوں کا برا انجام" پڑھئے۔

## فائدہ

اس مصرعہ میں اختلاف کو دور فرمایا جو مشہور ہے کہ زمین افضل ہے یا آسمان۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس اختلاف کو ایک مصرعہ میں حل فرمایا جو بعض شعراء مناظرہ کے طور پر منظوم مشہور ہے۔

## زمین و آسمان کا مناظرہ

مالکِ کائنات نے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا پھر ان کا آپس میں ایک دوسرے سے مناظرہ ہوا۔

فلک بولا کہ مجھ میں ماہ و خورشید درخشاں ہیں

زمین بولی کہ مجھ میں گل ہیں کھلائے خنداں ہیں
فلک بولا زمین سے مجھ میں انوارِ الٰہی ہیں
زمین بولی فلک سے مجھ میں اسرارِ الٰہی ہیں
فلک بولا کہ مجھ میں کہکشاں تاروں کی جڑی ہوگی
زمین سن کر یہ بولی مجھ میں پھولوں کی لڑی ہوگی
فلک بولا گھٹا اُٹھ کر میری تجھ کو نہلا دے گی
زمین بولی کہ مجھ کو عاجزی تجھ سے بڑھا دے گی
فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھ کو
زمین بولی ملا ہے خاکساری کا شرف مجھ کو
فلک بولا کہ تارے مجھ میں ہیں تاروں سے زینت ہے
زمین بولی کہ غنچے مجھ میں ہیں غنچوں میں نکہت ہے
فلک بولا میرے اوپر ملائکہ کے محل ہوں گے
زمین بولی کہ مجھ میں بیل بوٹے اور پھل ہونگے
زمین بولی کہ مجھ میں بیل بوٹے اور پھل ہونگے
فلک بولا ستاروں سے مزین میرا سینہ ہے
زمین بولی کہ مجھ پر طور ہے مکہ ، مدینہ ہے
فلک بولا کہ مجھ پر کرسی و عرشِ اعلیٰ ہوں گے
زمین بولی کہ مجھ پر اولیاء و انبیاء ہوں گے

آمنہ کا چاند ارضِ بطحا کے افق پر طلوع ہوا تو زمین نے مسرت میں ڈوب کر اپنا سر اونچا کر لیا اور آسمان کو مخاطب کر کے کہا کہ اے آسمان اب میں تجھ سے بہر صورت بہتر ہوں کیونکہ مجھ پر سید عالم ﷺ جلوہ فرما ہیں وہ روح دو عالم جن کے صدقے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کُل کائنات کی تخلیق کی۔ یہ سن کر آسمان نے اعترافِ عجز کرتے ہوئے سر کو جھکا دیا۔

ن نے کب ناک شہنشاہ سے پایا

## حل لغات

شہنشہ، سب سے بڑا بادشاہ، یہ دراصل شاہانِ شاہ تھا مخفف کردیا گیا۔ اس لفظ میں اضافت مقلوبی ہے کیونکہ اضافت سے پہلے یہ دراصل شاہ شاہان ہے۔ حیدر، شیر، یہ لقب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا جوان کی والدہ فاطمہ بنت اسد نے رکھا تھا۔ کرار، دشمن پر تابڑ توڑ حملہ کرنے والا، بہادر۔ مولیٰ، آقا، ناصر، مددگار، محبوب۔

## شرح

حضور پُرنور ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت ابوتراب کا لقب عطا فرمایا تھا جب وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ناراض ہوکر مسجد نبوی میں لیٹ گئے تھے تو ان کی پشت مبارکہ پر خاک لگ گئی تھی۔ حضور سرورِ عالم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیار و محبت سے فرمایا

قم یا اباتراب

مٹی والا

فرما کر آپ کو اٹھا دیا یہ مٹی کو بہت بڑا شرف ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوتراب سے بہت خوش ہوا کرتے تھے یہی ابوتراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مٹی والے) ہم سب کے آقا و مددگار ہیں۔

## ازالۂ وہم

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مولیٰ شیعی شعار نہیں یہ وہابیہ کا وہم ہے الحمدللہ وہ ہمارے (اہل سنت) بلکہ سب کے آقا و مولیٰ ہیں کوئی باغی ہوکر آپ کا مولیٰ ہونا نہیں مانتا تو اس کی بدقسمتی ہے کیونکہ حدیث شریف میں حضور ﷺ نے تصریح فرمائی ہے

من کنت مولاہ فعلی مولاہ.

جس کا میں مولیٰ ہوں اسی کے حضرت علی مولیٰ ہیں۔

لیکن اس سے خلافت بلافصل کا استدلال بھی جاہلانہ حرکت ہے اس لئے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیاء و رسل علی نبینا و علیہم السلام کے مولیٰ تو نہیں ہو سکتے کیونکہ غیر نبی نبی کا آقا و مولیٰ کیسا۔ اس معنی پر حدیث مخصوص عنہ البعض ٹھہری۔ دوسرا یہ کہ یہ حدیث سنداً صحیح نہیں جس حدیث کی سند صحیح نہ ہو اس سے عقائد کا استدلال نہیں البتہ فضائل کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے لیکن اس حد تک جو صاحب فضیلت کے لائق ہو۔ اسی لئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب ثلاثہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل ثابت نہ ہوئے بلکہ انبیاء ورسل اور اصحابِ ثلاثہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ماسوا آپ واقعی ہم سب کے آقا و مولیٰ ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تیسرا جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مولیٰ اپنے عموم پر ہو تو مولیٰ بمعنی محبوب ہے اور حضور سرورِ عالم ﷺ جملہ کائنات کے محبوب ہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خلقِ خدا کے ہر فرد کے محبوب ہیں سوائے کفار و مشرکین اور منافقین اور خوارج و نواصب کے۔

چوتھا یہ کہ مولیٰ اٹھارہ معنوں میں آتا ہے تو ایک معنی متعین کرنا ترجیح بلا مرجح ہے۔

پانچویں یہ کہ یہ جملہ حضور ﷺ نے سیدنا علی المرتضیٰ پر منکرین کے چند بیجا اعتراضات کے جواب میں فرمائے تاکہ اعدائے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معمولی شخصیت نہ سمجھیں بلکہ انہیں یقین تو ہو کہ حبیبِ کبریا ﷺ ان کے طرفدار ہیں۔

اے مدعیو خاک کو تم خاک نہ سمجھے
اس خاک میں مدفون شہ بطحا ہے ہمارا

## حل لغات

اے مدعیو، بترکیب اردو، اے دعویٰ کرنے والو، اے مخالفو۔ خاک (فارسی) مٹی۔ تم خاک نہ سمجھے (اردو) بالکل نہ سمجھ سکے۔ اس خاک میں (اردو) اس زمین میں۔ مدفون (عربی) دفن کیا ہوا۔ شہ بطحا (فارسی) مکہ کے بادشاہ۔

## شرح

اے مخالفو! تم مٹی کی عظمت کو بالکل نہ سمجھ سکے حالانکہ اس کی بہت بڑی عظمت ہے اس لئے کہ سید دو عالم شہ بطحا اسی میں مدفون ہیں اور آپ کا مدفن عرش و کرسی، لوح و قلم سے بھی عظیم ہے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا

ان اللہ سمی المدینۃ طابۃ.

بے شک اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابۃ (طیب) کہہ دیا بیشک الرکھا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ لامثل القتل فی سبیل اللہ ماعلی الارض بقعۃ احب الی ان یکون قبری بھا منھا ثلث مرات. (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴)

اللہ کے رسول ﷺ نے تین بار فرمایا کہ شہادت فی سبیل اللہ سے بڑھ کر کوئی موت نہیں اور اپنی قبر کے لئے مدینہ منورہ سے زیادہ محبوب روئے زمین کا کوئی ٹکڑا نہیں۔

## افضلیت مدینہ

جن حضرات نے شہر مدینہ کو شہر مکہ سے افضل مانا ہے انہوں نے ایک دلیل یہ بھی لکھی ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں جس شہر میں آپ کی سکونت اور پھر اس میں دائمی آرام گاہ بنائی تو وہ مقام افضل ہونا چاہیے یہی وجہ ہے کہ موافق و مخالف سب کو مسلم ہے۔

حضور سرورِ عالم ﷺ کی آرام گاہ جملہ کائنات یہاں تک کہ عرشِ معلیٰ اور بیت المعمور اور کعبہ معظمہ سے بھی افضل ہے اسی لئے آپ کا شہر کعبہ و بیت الحرام کو چھوڑ کر شہر مکہ اور جملہ بلاد سے افضل ہے۔ اس کے متعلق فقیر نے کتاب "[illegible] مدینہ" میں مفصل بحث لکھی ہے۔ مختلف مذاہب کے ساتھ آخر میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا یہ فیصلہ لکھا کہ

طیبہ نہ سہی مکہ ہی افضل زاہد — ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

یہاں صرف ایک حدیث شریف مع شرح پر اکتفا کرتا ہوں۔ [illegible] میں ہے

لا یخرج احد رغبة عنها الا اخلف الله فیها خیراً منها الا ان المدینه کالکیر تنفی الخبث لاتقوم الساعة حتی تنفی المدینة شرارها کما ینفی الکیر خبث الحدید

مدینہ سے روگردانی کرکے جو بھی یہاں سے نکل جاتا ہے تو مدینہ میں اس کا عوض بدل بہتر اس میں ٹھہراتا ہے۔ خبردار مدینہ بھٹی کی طرح پلیدی دور کرتا ہے اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک مدینہ پاک فسادیوں اور شرارتیوں کو نہ نکال دے جیسے بھٹی لوہے کی زنگ نکالتی ہے۔

## فائدہ

اس سے پہلے فصل میں "تنفی الناس" کے الفاظ ہیں۔ ایک روایت میں "تنفی الرجال" ہے اس سے شرارتی لوگ یا ان کی خباثت مراد ہے اسی لئے خبث الرجال کا لفظ بھی مروی ہے۔

(۲) بخاری شریف میں ہے

انها طيبة تنفی الذنوب کما تنفی الکیر خبث الفضة.

یعنی مدینہ پاک ہے اور گناہوں کی نجاست ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی وغیرہ میل کو دور کرتی ہے۔

## حکایت

(۳) صحیحین میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک اعرابی آیا اور آپ سے بیعت کی کہ وہ مدینہ میں ٹھہریگا۔ دوسرے دن اتفاقاً وہ بیمار پڑ گیا اسے تپ لگ گیا اس نے حضور نبی پاک ﷺ سے بیعت توڑنے کی درخواست کی اور اپنے اصلی وطن

جانے کی اجازت چاہی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا

المدینه کالکیر یخرج خبثها وتنصع.

مدینہ پاک بھٹی کی طرح ہے وہ اپنی میل کو نکال کر باہر پھینکتا ہے اور صاف کرتا ہے۔

## فوائد

(۱) یہی معنی ظاہر ہے کہ اس سے خبیث لوگوں کو وعید سنانا ہے۔

(۲) یہ حرف حضور اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے مخصوص نہیں جیسا کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ

لاتقوم الساعة حتی تنفی المدینة شرارها.

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مدینہ پاک اپنے شریروں کو دور نہ کرے۔

(۳) دورِ حاضرہ میں یہ معجزہ (مشتمل بر علم غیب) اظہر من الشمس ہے کہ ہمارے جیسے تو ہر آن تصور میں ہیں

میں یہاں ہوں میرا دل مدینے میں ہے

اور ایک برادری شب و روز کئی چکر دے کر حاضری مدینہ سے روکتے ہیں اور خود اگر وہاں پہنچ جائیں تو

لایجاورونک فیها الا قلیلا o ملعونین. (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۶۱، ۶۲)

پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن پھٹکارے ہوئے۔

پھر مدینہ پاک ان سے خالی کرالیا جائے گا اور وہ وہاں سے نکال دیئے جائیں گے حکم کے مطابق مدینہ پاک سے لاکھ نیکی کی لالچ سے بہت جلد نکل جاتے ہیں۔

## موازنہ مدینہ پاک و مکہ شریف

ہمیں حق نہیں کہ ہم مکہ و مدینہ کے درمیان کسی قسم کی تفریق کا اظہار کریں لیکن جب سے نجدی وہابی برسر اقتدار ہوئے عوام کے ذہن مدینہ پاک کی ہر فضیلت سے پہلو بچانے کے عادی بنتے جا رہے ہیں۔ یہاں صرف ایک نمونہ عرض کرنا ہے وہ یہ کہ آج کل عوام بلکہ بہت سے خواص سمجھنے لگ گئے کہ مدینہ پاک (مسجد نبوی) میں پچاس ہزار اور مکہ معظمہ (مسجد الحرام) میں ایک لاکھ نیکی اور دعوٰی میں وہی مشہور حدیث حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ اس پر فقیر نے کتاب "محبوب مدینہ" میں طویل بحث لکھی ہے۔ اختصاراً یہاں ملاحظہ ہو۔

(۱) پچاس ہزار نیکی مدینہ پاک کے متعلق مسلم اور ایک لاکھ مکہ معظمہ کی لیکن اس ارشاد کے بعد حضور نبی پاک ﷺ نے دعا فرمائی کہ

اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ (متفق علیہ)

اے اللہ مدینہ پاک میں مکہ معظمہ کی برکتوں سے دوگنی برکتیں پیدا فرما۔

مسلم شریف کی روایت میں ہے

اللھم بارک فی مدینتنا اللھم اجعل مع البرکۃ برکتین

اے اللہ ہمارے مدینہ میں برکت دے۔ اے اللہ ایک برکت میں دو برکتیں جمع فرما۔

قاعدہ مسلم ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ہر دعا مستجاب ہے اور یہ دعا بھی یقیناً مستجاب ہوئی جس کا مشاہدہ آج حرمین کے زائرین کو نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے۔ دنیوی اور حسی امور یہاں تک کھانے پینے وغیرہ میں مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ میں کئی گنا زائد برکات محسوس ہوتی ہیں۔

## فائدہ

امام سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی مدینہ پاک کے لئے دعا یعنی برکات کا سوال نہ صرف اُمورِ دنیویہ کے متعلق تھا بلکہ اُمورِ دینیہ کو بھی شامل تھا۔ اس معنی پر اب مدینہ پاک کی ایک نیکی اڑھائی لاکھ ہوئی پچاس ہزار دعاؤں کے بغیر پہلے دو لاکھ کہ مکہ معظمہ کے ایک لاکھ سے دوگنا دعا ہے۔ (خلاصۃ الوفاء)

نیز اگر صرف وہی پچاس ہزار والی بات بھی ہو تو مکہ معظمہ کی لاکھ نیکی اور مدینہ کی ایک کا مقابلہ کہاں اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ کبھی تھوڑی شے اپنی برکات کی وجہ سے کثیر شے سے بڑھ جاتی ہے۔ (خلاصۃ الوفاء مجموعہ از نخبہ ۳۱)

لوگ لاکھ کا نام سن کر پھولے نہیں سماتے یہ نہیں سمجھتے کہ مدینہ کی ایک نیکی ہیرا اور جوہر اور مکہ معظمہ کی صرف گنتی کا ایک لاکھ۔

## نوٹ

نیکی کے عاشق کو یہ ڈر ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک نیکی کا لاکھ ملتا ہے تو یہاں کی ایک برائی بھی لاکھ کے برابر ہوتی ہے اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ مکہ معظمہ سے واپسی پر سودا برابر ہو جائے تو غنیمت ہے ورنہ گھاٹے اور خسارہ کا خطرہ ہے اور مدینہ تو مدینہ ہی ہے یہاں وفادار امتی سے گناہ کا صدور کہاں اگر ہوا بھی تو ایک گناہ کا ایک ہی لکھا جاتا ہے۔

## موازنہ عبادت مکہ ومدینہ

اگرچہ یہ موازنہ بھی نامناسب ہے لیکن نجدی وہابی تاثرات کہ مدینہ پاک کی حاضری کو سمجھایا جا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مکہ میں حج، عمرے، طواف وغیرہ وغیرہ اور کہتے ہیں کہ پہلے تو مدینے کی حاضری ضروری نہیں اگر کچھ ہے تو صرف مسجد

نبوی کی نیت ہو جس میں صرف پچاس ہزار نیکی ملے گی اور بس۔ علامہ سمہودی کی خلاصۃ الوفاء اور ملا علی قاری کی المسلک المتقسط شرح کا بیان ملاحظہ ہو۔

| مکہ معظمہ | مدینہ طیبہ |
| --- | --- |
| حج | جماعت مسجد نبوی میں آپ کے سامنے ﷺ بالخصوص ریاض الجنۃ میں |
| عمرہ | مسجد قبا کا دوگانہ |
| طواف | مدینہ پاک کی گلیوں میں گھومنا بار بار روضہ پاک کے اوپر سے گنبد کے نظاروں میں بسنا |
| زیارت کعبہ | زیارت گنبد خضرا |

مزید تفصیل فقیر کی کتاب "محبوب مدینہ" میں ہے۔

## فیصلہ اویسی غفرلہ

ایسے موازنے عشاق کے لئے موزوں نہیں لیکن جہاں نجدیت وہابیت کے اثرات کا غلبہ ہو وہاں مدینہ طیبہ کے فضائل ایسے طریقے سے بیان کئے جائیں جن میں مکہ معظمہ کی تحقیر کا پہلو نہ نکلے۔

دلپذیر است اخبار فضائل مدینہ منورہ و دیگر اختصار کردند در جہت متعدد و اختلاف فرمودند کہ علماء بتفضیل مکہ معظمہ عظمہا اللہ تعالیٰ تعظیما بدلیل آنکہ قال ﷺ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ ولولا انی اخرجت منک ما خرجت منہ ترمذی ابن فضل مدینۃ الرسول ﷺ جزئی من وجہ است نہ کلی پس نیست نزاعی در فضل ہمہ گر در رفع تعارض پس فضل مکہ معظمہ در جداست وفضل مدینہ منورہ در جہت و کرمہا اللہ تعالیٰ تکریماً وتفضیل ہمہ گر نہ فضل کلی در تفضیل سیکند در باب آنچہ درو است تعارض واہست طرفی از طرفین۔ (مدارج الحق مطبوعہ نولکشور ہند صفحہ ۳۹)

اور فضائل مدینہ منورہ کے اخبار بہت ہیں لیکن میں نے مدعا کے موافق اختصار کیا اور بعض علماء نے مکہ معظمہ کی فضیلت میں اختلاف فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کی عظمت و معظم کرے اس دلیل سے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اے مکہ اللہ کی قسم تو بہت بہتر ہے خدا کی زمین میں سے اور محبوب تر ہے خدا کی زمین میں سے اور اگر میں نہ نکالا جاتا تجھ سے نہ نکلتا" میں کہتا ہوں اہل دل کی سمجھ میں مدینہ رسول ﷺ کی یہ فضیلت جزئی من وجہ ہے نہ کلی کیونکہ یہ وجہ خاص کے سبب یہ جزئی فضیلت مدینہ

رسول ﷺ کو حاصل ہے بلکہ کلی طور پر۔ لہٰذا اس فضیلت جزئی من وجہ ہی تعارض فضیلت اٹھ جانے کے سبب کہ دونوں میں ہوتا تھی کوئی نزاع باہمی فضیلت میں نہیں ہے۔ پس مکہ معظمہ کی فضیلت اپنی حد میں ہے اور مدینہ منورہ کی فضیلت اپنی حد میں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو بزرگی میں تکرما اور مرتبہ میں کلی فضیلت کے ساتھ ایک کو دوسرے پر بیدریغ فضیلت نہیں دیتا ہے کیونکہ مرتبہ میں معارضہ شان سے ایک طرف کی اہانت نہ ہو۔

## برادارانِ اسلام سے اپیل

توحید کے دم بھرنے والے تو مکہ معظمہ کو بڑھاتے ہیں اور حقیقت یہی ہے انہیں مدینہ پاک سے دلچسپی نہیں لیکن ہمارے سنی مسلمان برادری بھی عشقِ رسول ﷺ میں مکہ معظمہ میں طنز کرتے نظر آتے ہیں۔ کبھی جلال و جمال کے اشاروں سے تو کبھی مکہ والوں کے ایذائے رسول اللہ ﷺ کو سامنے رکھ کر مکہ معظمہ کی خفت و تحقیر کا پہلو اختیار کر دیتے ہیں انہیں چاہیے کہ عشقِ رسول ﷺ کا تقاضا پورا کریں کہ دونوں سے یوں محبت ہو کہ مکہ معظمہ میں بھی آپ کا ڈیرہ رہا اور مدینہ طیبہ میں بقایا زندگی بسر فرمائی اور تا حال اسی میں رونق افروز ہیں فلہٰذا ہمیں دونوں شہر مبارک محبوب ہیں۔

ہے خاک سے تعمیر مزار شہ کونین
معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا

## حل لغات

معمور، تعمیر کیا ہوا، آباد۔ اسی خاک سے، اسی مٹی سے۔ شہ کونین، دنیا و آخرت کا بادشاہ یعنی ہمارے نبی پاک ﷺ۔

قبلہ، سمت، توجہ۔

## شرح

یعنی مٹی کی یہ عظمت ہے کہ اس سے حضور ﷺ کا روضہ اقدس بنا ہے اور کعبہ معظمہ بھی اسی سے تعمیر ہوا ہے۔ یاد رہے کہ پتھر بھی جنسِ ارض یعنی مٹی ہی سے ہے اسی لئے یہ کوئی شبہ نہ کرے کہ کعبہ کی تعمیر تو پتھروں سے ہے تو ہم نے اس کا ازالہ عرض کر دیا ہے کہ پتھر بھی مٹی کی جنس ہے۔

اس مسئلہ کی تحقیق مطلوب ہو تو امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتاویٰ رضویہ شریف کی جلد اول باب التیمم کا مطالعہ کیجئے جس میں ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مٹی کی بیشمار قسمیں بیان فرمائی ہیں جن میں پتھر بھی شامل ہیں۔

ہم خاک اُڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی

آباد رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا

## حل لغات

خاک اُڑائیں گے، آوارہ پھریں گے، حیران وسرگردان پھرتے رہیں گے۔ مدینہ، شہر، مدینۃ الرسول کا مخفف ہے جب بھی یہ لفظ مطلق (مدینہ) ہو وہاں یہی مدینۃ الرسول (ﷺ) مراد ہوگا۔

## شرح

جس سرزمین پر ہمارے پیارے نبی کا پیارا شہر آباد ہے اگر وہ مٹی نہ پائی یعنی اس کی زیارت نہ کی اور وہاں نہ پہنچے تو ساری عمر یونہی حیران وسرگردان رہیں گے۔

## فضائل زیارت مدینہ پاک

عن النبی ﷺ قال من زارنی کان معی وکان فی جواری یوم القیمۃ ومن سکن المدینۃ وصبر علی بلائها کنت له شهیدا وشفیعا یوم القیمۃ ومن مات فی احد الحرمین بعثه الله من الآمنین یوم القیمۃ۔

جس نے میری زیارت کی وہ قیامت میں میرے قرب میں ہوگا اور جو مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر ہوگا اور وہاں کی تکالیف پر صبر کرے تو میں قیامت میں اس کا گواہ و شفیع ہوں گا اور جو حرمین کی کسی ایک جگہ میں مرا قیامت میں اللہ اسے تمام مصائب سے مامون ومحفوظ اُٹھائیگا۔

## فضیلت گنبد خضراء

محدثین کرام کا مذہب ہے کہ شہر مدینہ مکہ کے شہر سے افضل ہے سوائے حرم معلّٰی کے لیکن فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ شہر افضل ہے اس کی تفصیل میں نہیں پڑتے کیونکہ بے ادبی کا شائبہ ہے۔ امام اہل سنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے فرمایا

طیبہ نہ سہی مکہ ہی افضل زاہد

ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

لیکن اس میں دونوں متفق ہیں کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی آرام گاہ کعبہ معظمہ اور عرشِ معلّٰی سے بھی افضل ہے۔

المکة افضل منها علی الراجح الا منه الاعضاء الشریفه علیه الصلوة والسلام فانه افضل مطلقاً

حتی من الکعبة و العرش الکرسی۔

فتوی یہ ہے کہ مکہ معظمہ شہر مدینہ سے افضل ہے مگر اس زمین سے نہیں جس میں مل گئے ہیں اعضائے شریفہ یعنی تربت مبارک آپ کی وہ فضیلت مطلقہ رکھتی ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش معلی و کرسی سے حضرت کی قبر مبارک افضل ہے۔

یہ قبہ منورہ جو حضرت کا خاص ایوان ہے اور تربت شریف کا سائبان یہ سب زمین عرشِ معلی سے افضل ہے۔ اب حدیث شریف جو بخاری، مسلم میں وارد ہوئی ہے صراحتاً ثابت کررہی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے

مابین منبری و قبری روضة من ریاض الجنة.

وہ زمین جو درمیان منبر اور قبر میری کے جس قدر احاطہ وسیع رکھتی ہے یہ ایک باغیچہ ہے جنت کے باغات سے کیونکہ یہ سب زمین احاطہ و دامنِ عرشِ معلی میں شمار کی جاتی ہے۔ اب حدیث اور فقہ اس باب میں متفق ہیں اب بتلاؤ کیوں نہ اہل سنت و جماعت کے لئے یہ آستانہ ایونِ محمدی ہے متبرک و جائے ادب قابل الاحترام نہ سمجھا جائے گا بلکہ یہاں کی مٹی چائتی بیماروں کے لئے خاک شفاء اور مومنین کی چشموں کا سرمہ ہے۔

کسے کہ خاک درش نیست خاک برسر اوست

اب اس گنبد خضریٰ جو کہ نور علیٰ نور ہے کون دشمن دین حقارت کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے۔

خداوند کریم اپنے حبیب پاک کے ایوان عالیشان کا خود بخو د محافظ ہے پس یہ ایوانِ نبوی مہبط ملائکہ و مورد فرشتگان بے شمار ہیں جیسا کہ حدیث شریف مشکوۃ جلد ۲ باب الکرامات میں وارد ہوئی ہے

ان كعباً دخل على عائشه فذكرا على رسول الله ﷺ فقال كعب ما من يوم يطلع الا نزل سبعون الفاً من الملائكة حتى يحفوا بقبر رسول الله ﷺ يضربون باجنحتهم ويصلون على رسول الله ﷺ حتى اذا امسوا عرجوا وهبطوا فصنعوا مثل ذالک حتى اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعين الفاً من الملائكة.

حضرت کعب احبار صحابی حضرت عائشہ کے حجرے میں داخل ہوئے کہ جہاں حضرت عائشہ تشریف رکھتی تھیں بعد وفات حضور ﷺ کے اسی حجرہ شریفہ میں اور صحابی بھی موجود تھے پس ذکر کرنے لگے یہ سب حضور ﷺ کا۔ پس فرمایا کعب نے کہ نہیں طلوع ہوتا ہے کوئی روز مگر یہ کہ نازل ہوتے ہیں ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ اردگرد قبر شریف کے آتے ہیں اور مارتے ہیں بازو اپنے اور درود شریف پڑھتے ہیں ملائکہ آپ پر۔ پس وہ فرشتے ان حجرہ میں رہتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو وہ فرشتگان آسمان پر عروج کر جاتے ہیں اور اترتے ہیں آسمان سے دیگر ستر ہزار فرشتے پھر وہ بھی وہی کام کرتے ہیں جو زمین

کے فرشتے اترتے رہتے ہیں یہاں تک کہ قیامت تک جب قبر آپ کی شق ہوگی تو ستر ہزار فرشتے روزانہ قبر پر تشریف لاتے رہیں گے۔

پس اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ روضۂ اقدس کا مرتبہ جو آپ کی آرام گاہ ہے سب سے بڑھ کر ہے اس لئے کہ وہاں اس ایوانِ محمدی میں ہر وقت ستر ہزار فرشتوں کا درود اور اژدہام رہتا ہے کہ ہر طرح سے ملائکہ ادب آداب قبر شریف اور درود شریف آپ پر پڑھتے ہیں تعظیم وتکریم وزیارت کر کے برکت وخوشنودیٔ خداوند حاصل کرتے ہیں اور یہ تا قیامت ہوتا رہے گا۔

## خدا حافظ

اس سے ثابت ہوا کہ گنبد خضراء کا محافظ خود خدا تعالیٰ ہے جیسا کہ مذکورہ بالا سے واضح ہے۔

## رسول اللہ ﷺ خود محافظ ہیں

صدیوں پہلے یہ واقعہ روح فرسا ہو چکا ہے جس کی تصدیق ہر دور کے مورخ نے کی یہاں تک کہ اپنی تصنیف میں کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ تحریہ انداز یہ میں بیان کیا۔ وہ واقعہ ہے عاشق صادق نورالدین زنگی قدس سرہ کا جسے تفصیل سے آگے ذکر کروں گا۔ وہ شہنشاہ نورالدین جن کی حضرت سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تعریف ومدح میں لکھتے ہیں

نیلائد چوبکر بعداز عمر

یعنی اپنے ہاتھ دو بچہ وتجہ دیتے ہیں ہاتھ ہم

عمر بن عبدالعزیز کے اور بعض صحابہ میں سے حضرت انس و دیگر صحابہ رسول عمر بن عبدالعزیز کے عہد میں حیات تھے بلکہ صحابہ کرام تو اس نیک کام کرنے پر عمر بن عبدالعزیز کو شاباش اور آفرین کہہ رہے تھے بعد ترکوں نے وہ زیب و زینت تعمیر بینظیر روضۂ اقدس کر کے پوری طرح سے حفاظت کی ہے نہ کوئی ایسا کر سکتا ہے نہ کریگا۔ انہوں نے اپنے آپ کو عرب کے بادشاہ کبھی نہیں کہلایا یہی کہتے رہے کہ ہم خادم الحرمین ہیں ترکوں ہی کی تعمیر سے اس قبہ منورہ کا نام گنبد خضراء رکھا گیا ہے۔ خبردار کوئی مسلمان اہل سنت ہو کر وہابیوں کی صحبت میں آ کر کچھ روضہ شریف اور یا اس قبہ نورعلی نور کی بے ادبی کر بیٹھے فوراً اس کا ایمان سلب ہوگا اور شفاعت سے محروم۔ وہابی نجدی جو منہ میں آیا کفر بکتے اور یہ تو خود ہی اہل سنت وجماعت سے خارج ہیں یعنی خوارج کی شاخ ہیں جیسا کہ فتاویٰ شامی میں تصریح ہے اور فقیر نے ''[illegible] دیوبند'' میں اسے تحقیق سے لکھا ہے۔

## عقیدۂ مشائخ

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کے کلام کی مسلم یا غیر مسلم دین و دنیا میں تقلید کرتے ہیں اور

بالواسطہ حضرت پیرانِ پیر کے مرید ہیں اور خاندانِ قادریہ سہروردیہ کے اماموں میں ہیں آپ حضرت کے محل کی یہ شان اور فضیلت فرماتے ہیں

عرش است مکین پایہ زایوان محمد

جبریل امین خادم دربانِ محمد

عرش تو رسول اللہ ﷺ کے شاہی کا ایک چھوٹا سا پایہ ہے جبرئیل امین علیہ السلام تو آپ کے دربان اور خادم ہیں۔

## تاریخ گنبد خضراء

گنبد خضراء کا کمرہ وہی بیت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے جسے حضور سرورِ عالم ﷺ نے ہجرت کے بعد تعمیر مسجد نبوی کے دوران بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے بنایا تھا پھر مدنی زندگی میں یہ کمرہ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رہائش کے ساتھ حضور سرور عالم ﷺ بھی یہاں رونق افروز رہے۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد آپ کو اسی کمرہ میں دفنایا گیا آپ کے وصل کے بعد بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کے دو حصے کر دیئے ایک حصہ میں خود رہتی تھیں دوسرا حصہ زیارت گاہ اہل ایمان رہی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال ۵۷ھ کے بعد جب لوگ کثرت سے قبر اطہر کی خاک اٹھا اٹھا کرلے جانے لگے تو دروازہ بند کر دیا گیا اور زیارت کرنے والوں کے لئے ایک دریچہ کھول دیا گیا مگر بعد میں اس کھڑکی کو بھی مصلحتاً بند کر دینا پڑا۔ (صفحہ ۱۰۲ آئینہ حرم [illegible])

۱ھ سے لے کر بیت عائشہ پھر مزار رسول ۶۷۸ھ تک بغیر قبہ کے تھا۔ سلطان قلاؤن صالحی نے سب سے پہلی مرتبہ چھوٹا قبہ تعمیر کر دیا۔ (آئینہ حرم صفحہ ۱۰۸)

ظاہر چقمق نے ۸۳۱،۸۵۶ھ قبہ کی تجدید کی نئے سرے سے نئی طرز کا قبہ بنایا۔ ۸۸۶ھ میں ملک الاشراف نے موجود قبہ پر بلند ایک اور قبہ سنگ سفید و سنگ کو بنوایا اس طرح اب دوسرا قبہ بھی تیار ہو گیا۔

## قبہ نیلگوں

موجودہ دو قبوں پر تیسرا قبہ ۸۹۲ھ سلطان قاتبائی نے بنوایا یہ بڑا قبہ سنگ جس کا رنگ سفید تھا۔ گنبد خضراء ۱۲۵۵ھ میں سلطان محمود عبدالحمید خان ثانی نے نیلگونی کو سبز رنگ چڑھایا (جو تا حال موجود ہے) اندر کے دو قبے مستور ہیں۔

(آئینہ حرم صفحہ ۱۱۰)

## سفید گنبد

یہی گنبد خضراء جو ادوار سابق میں مختلف اطوار بدلتا رہا قرب قیامت یعنی دجال کے دور میں سفید ہو گیا۔ چنانچہ امام احمد و حاکم کی روایت میں ہے کہ جب دجال مدینہ منورہ میں آئے گا تو جبل احد پر چڑھ کر مدینہ کی طرف نگاہ کر کے اپنے ماننے والوں سے کہے گا کہ یہ سفید محل جو تم مدینے میں دیکھ رہے ہو یہ احمد (ﷺ) کی مسجد ہے پھر وہ مدینہ پاک کی طرف جانے کا ارادہ کرے گا تو مدینہ پاک کے ہر راستہ کے سرے پر فرشتے دیکھے گا جو ننگی تلواریں لے کر مدینہ پاک کی حفاظت کر رہے ہیں اس کے بعد جرف میں ڈیرہ ڈالے گا۔ ([illegible])

## فائدہ

یہ جرف ایک وادی ہے آج بھی اسی نام سے مشہور ہے۔ یہ وادی وہی جس کے غربی جانب فہد نے شاہی محل بنایا ہے اسی وادی میں دجال یہودیوں اور اپنے پرستاروں سمیت چند دن قیام کرے گا تو گویا فہد کا یہ شاہی محل دجال کے لئے تیار ہو رہا ہے۔

# تاثرات

الحاج سید وجاہت رسول شاہ صاحب (کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! امام احمد رضا کے اردو اور فارسی کلام کا مجموعہ دیوانِ "حدائقِ بخشش" کے نام سے موسوم ہے۔ واقعی اس میں بخشش کے ایسے باغ ہیں جن کے پھولوں سے علم و ادب، حقیقت و معرفت اور عشق و محبت کی جانفزا مہک ہمارے ایمان وعقیدہ کو معطر کرتی ہے۔ حدائقِ بخشش کا ایک ایک شعر پڑھتے جائیں ہر لفظ سے عشق و محبت پھوٹتا ہوا نظر آیگا۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا

دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

اسی در پہ مچلتے ہیں اُٹھ جاتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

آپ کا نعتیہ کلام غزل، قصیدہ، مثنوی، قطعات، رباعیات غرض تمام اصنافِ چمن کا سدا بہار چمن ہے اس میں تشبیہ واستعارات، اقتباسات، فصاحت و بلاغت، حسنِ تعلیل، حسنِ تعجیب، حسنِ طلب و حسن تضاد وندرتِ بیان شکوہ الفاظ وغیرہ کی تمام خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں یعنی امام کا کلام امام الکلام ہے۔ لیکن بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی امام احمد رضا کی جدت پسند طبیعت اور فکر رسا نے بعض ایسی ایجادات و اختراعات کی ہیں کہ وہ امام کے کلام کے علاوہ اور کہیں نہیں ملیں گی۔ نامور محقق اور ادیب حضرت شمس بریلوی صاحب نے حدائقِ بخشش کے تحقیقی جائزے میں امام صاحب کی ان خوبیوں کو ان کی ادبیات میں عرض کیا ہے فرماتے ہیں سب سے اول تو یہ عرض کروں گا کہ حضرت رضا قدس سرہ اس خصوصیت میں منفرد ہیں کہ آپ نے چار زبانوں میں غزل ارشاد فرمائی۔ آپ کی اس مشہور نعتیہ غزل کا پہلا مصرعہ ہے

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا

حضرت رضا بریلوی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ نے مدحتِ شہ کونین میں محض شاعرانہ تعلی قافیہ، وردیف شوکتِ الفاظ حسن الفاظ دیبان علم وعروض اور صنائع بدائع کی بنیاد پر اشعار نہیں کہے ہیں بلکہ آپ کے ہر نعتیہ شعر میں قرآن

حکیم، ارشاداتِ نبوی اور آثار واخبار اور دینی مباحث کے ارشاد کیا ہے اور تلمیحات بکثرت ہیں جن سے حضرت رضا علیہ الرحمتہ کے پائے گئے علم کا اندازہ ہوتا ہے اور شہ کونین ﷺ سے والہانہ عشق کا جو جذبہ آپ کے دل میں موجزن ہے اس کا پتہ بھی چلتا ہے۔ مثلاً

[illegible]

ایسا امی کس لئے منت کشِ استاد ہو　　　　کیا کفایت اس کو اقرأ ربک الاکرم نہیں

وہ خدا نے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا　　　　کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

ضرورت اس امر کی تھی کہ حدائقِ بخشش کی شرح کوئی ایسی شخصیت کرے جو علومِ قرآن وحدیث سے نہ صرف پوری طرح واقف ہو بلکہ ان سے شغف بھی رکھتا ہو اس لئے کہ حدائق بخشش کی شرح محض اردو ادب کے کسی شاعر کے اشعار کی شرح نہیں ہے بلکہ بقولِ شیخ الحدیث علامہ نصر اللہ خاں افغانی مدظلہ العالی یہ قرآنی آیات واحادیث وآثار کی شرح ہے۔ یہ بحر العلوم کے اشعار کی شرح ہے جس نے دریا کو کوزے میں بند کیا ہوا ہے۔ یہ بات بہت خوش آئند ہے اور اس کی ضرورت بہت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ کوئی باذوق عالم وفاضل شخصیت حدائق بخشش کی شرح کی طرف متوجہ ہو۔ مقامِ مسرت ہے کہ حضرت علامہ ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور نے پانچ مجلدات میں حدائق بخشش ([illegible]) کی شرح تحریر فرمائی جو مرحلہ وار شائع ہو رہی ہے۔

حضرت علامہ اُویسی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ذات محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ کو غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی اور محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما سے شرفِ تلمیذ حاصل ہے۔

ایک طویل عرصہ سے جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں علومِ قرآن وحدیث کا درس دے رہے ہیں۔ صاحبِ تصانیف کثیرہ ہیں۔ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کے فتاوی اور دیگر کتب آپ کے زیر مطالعہ رہتی ہیں خود امام احمد رضا کی شخصیت کے حوالہ سے کئی مقالے تحریر فرما چکے ہیں۔ خاص کر آپ کا مقالہ "امام احمد رضا اور علمِ حدیث" عوام وخواص دونوں میں بہت مقبول ہوا پہلی بار مرکزی مجلس لاہور سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا تھا۔

حضرت نے احقر پر نظر کرم فرماتے ہوئے اپنی عظیم اور اہم شرح کے لئے چند الفاظ تحریر کرنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی اپنی شرح کا ایک نمونہ مسودہ کی صورت میں بھیجا جس میں حدائقِ بخشش کے پہلے شعر

[illegible]

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

کی شرح تقریر ۵۰۶ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ علم و عمل اور ذوقِ شعر و ادب دونوں کے اعتبار سے احقر خود کو اس منصب کا اہل نہیں پاتا کہ امام احمد رضا کے نعتیہ اشعار اور علامہ اُویسی جیسی فاضل شخصیت کی نگارشات پر کچھ بول لکھ سکوں محض تعمیل ارشاد اور حصولِ سعادت کے لئے چند کلمات تحریر کرنے کی ہمت کی۔

حدائقِ بخشش کے اس پہلے شعر کی شرح کے نمونہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ نے شعر کی شرح کے تمام لوازمات کو مدنظر رکھا ہے مشکل الفاظ کے لئے حل لغت کا خاص اہتمام کیا ہے، محاورات اور استعارات کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں ضرورت محسوس کی ہے وہاں فوائد بھی بیان کئے گئے ہیں اور قرآنی احادیث و اشاروں کی شرح وبسط کے ساتھ تشریح کی گئی۔ اس کے علاوہ قرآنی آیات و احادیث و آثار کے پس منظر میں جو واقعات و احوال پوشیدہ ہیں ان کو قاری کے افادہ کے لئے کھول کر بیان کیا گیا ہے اور ساتھ ہی برآمدہ شدت نکات پر غور و فکر کی دعوت بھی دی گئی ہے۔ احقر کے ناچیز خیال میں اگر اس شرح کی ایڈیٹنگ، پیراگرافنگ جدید نہج پر کی جائے تو اس شرح کی ملکی اور غیر ملکی محققین اور جامعات کے اساتذہ طلباء کے لئے مزید بڑھ جائے گی۔

یقین ہے کہ جس طرح اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت کے نعتیہ اشعار فصاحت و بلاغت اور حسنِ معنوی یا صدروی کا نمونہ ہیں اسی طرح اس کی شرح میں بھی الفاظ و معنی و نثری جملوں اور تراکیب میں بھی حسنِ انتخاب سے کام کیا گیا ہوگا یہ بات ہم سب کے لئے باعثِ فخر ہے کہ ابھی تک کسی زبان کے نعتیہ دیوانوں کی شرح ابھی تک نہیں لکھی گئی۔

نعتیہ شعر و ادب کی شرح پر جو کچھ لٹریچر ملتا ہے اس میں چند نعتیہ غزلوں یا قصائد اسلامیہ کی شرحوں کے علاوہ اور زیادہ کچھ نہیں ملتا۔

یہ شرف صرف حسانِ الہند حضرت رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کو حاصل ہے کہ ان کے نعتیہ دیوان کی مکمل شرح لکھی جا رہی ہے اور حضرت علامہ اُویسی مدظلہ العالی کے حصہ میں یہ سعادت آئی کہ انہوں نے پہلی بار کلامِ رضا کی مکمل شرح فرمائی۔

اس سے قبل حدائقِ بخشش کی شرح کا کام مولانا مفتی ابوالظفر علامہ یسین راز امجدی و اعظمی زید مجدہ صدر المدرسین دار العلوم قادریہ رضویہ میر سعود آباد کراچی نے شروع کی تھی۔ چند نعتوں کے شرح کا مجموعہ "حدائق بخشش" مکتبہ امجدیہ دار العلوم قادریہ رضویہ سعود آباد میر کراچی سے ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔

حدائقِ بخشش کے نام سے اس میں حدائقِ بخشش کی ۲۶ نعتوں کی شرح کی گئی ہے لیکن پھر یہ سلسلہ مفتی صاحب اپنی

مصروفیت کی وجہ سے جاری نہ رکھ سکے لیکن اس شرح میں تفصیل کے بجائے اختصار سے کام لیا گیا ہے اس کے بعد مرکز تحقیقاتِ اسلامی لاہور سے مفتی محمد خان قادری صاحب نے سلامِ رضا کی شرح ''شرح سلامِ رضا'' کے نام سے تجویز فرمائی جو اسی ادارہ کی طرف جون ۱۹۹۳ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کی ضخامت تقریباً ۹۵ صفحات ہیں یہ سلامِ رضا کی پہلی شرح ہے جو اس سے پہلے کسی نے تحریر نہیں کی تھی۔ حال ہی میں راقم مفتی صاحب محترم کو اس اہل و معتبر علمی کارنامہ (شرح سلامِ رضا) پر مبارکباد دینے لاہور ان کے دولت کدہ پر حاضر ہوا تو انہوں یہ مژدہ سنایا کہ اب وہ حدائقِ بخشش کی شرح کا کام شروع کر رہے ہیں۔ فجزاهم الله احسن الجزاء

حضرت علامہ اُویسی صاحب مدظلہ العالی قابلِ مبارکباد ہیں کہ انہوں نے شرح کلامِ رضا لکھ کر نہ صرف اردو نعتیہ ادب میں بلکہ تمام زبانوں کے نعتیہ ادب میں ایک اہم اضافہ کیا ہے۔

احقر دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ کی اس عظیم علمی و دینی کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، فیوضاتِ فیضِ رضا سے فیضیاب فرمائے اور ان کی تصنیف کو قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

خادم العلماء والفقراء سید وجاہت رسول قادری عفی عنہ